جینی مارکس کے خطوط

تراجم

شاہ محمد مری

جملہ حقوق محفوظ

جینی مارکس کے خطوط

(تراجم)

شاہ محمد مری

اشاعت:2015

قیمت:200روپے

پبلشر:

سنگت اکیڈمی آف سائنسز،کوئٹہ

ڈسٹری بیوٹرز:

سیلز اینڈ سروسز

کبیر بلڈنگ، جناح روڈ،کوئٹہ

فون:2843229-81-92+

فیکس:2837672-81-92+

اسٹاکسٹ:

یونیورسٹی بک پوائنٹ

شاپ نمبر10، کمپلیکس

بلوچستان یونیورسٹی،کوئٹہ

فون:0345 8813838

''دکھ ہمیں فولاد بناتا ہے، اور پیار ہمیں زندہ رکھتا ہے!''

جینی مارکس

فہرست

1839-40 ۔جینی ویسٹ فالن کا مارکس کو خط

10 اگست 1841 ۔جینی کا مارکس کو خط

مارچ 1843 ۔ مارکس کو جینی کا خط

21 جون، 1844 ۔ پیرس میں موجود مارکس کو جینی کا خط

4 اور 10 اگست 1844 کے درمیان ۔ پیرس میں موجود مارکس کو خط

11 اور 18 اگست 1844 کے درمیان ۔جینی کا خط پیرس میں موجود مارکس کو خط

10 فروری، 1845 ۔جینی کا خط برسیلز میں موجود مارکس کو خط

24 اگست 1845 کے بعد لکھا گیا۔جینی کا برسیلز میں موجود مارکس کو خط

24 مارچ، 1846 ۔جینی کا برسیلز میں موجود مارکس کو خط

17 مارچ، 1848 ۔جینی کا خط ہام میں موجود جوزف ویدیمیر کو خط

14 جولائی، 1849 ۔جینی کا خط کولون میں موجود کیرولین شولر کے نام

20 مئی 1850 ۔فرینکفرٹ میں موجود جوزف وی دی میر کے نام جینی کا خط

20 جون 1850 ۔جینی مارکس کا خط فرینکفرٹ میں موجود جوزف وی دی میر کو

19 دسمبر 1850 ۔جینی مارکس کا مانچسٹر میں موجود فریڈرک اینگلز کو خط

11 جنوری 1851 ۔جینی مارکس کا مانچسٹر میں موجود فریڈرک اینگلز کو خط

17 دسمبر 1851 ۔جینی مارکس کا مانچسٹر میں موجود فریڈرک اینگلز کو خط

17 دسمبر 1851 ۔جینی مارکس کا مانچسٹر میں موجود فریڈرک اینگلز کو خط

7 جنوری‘ 1852 ۔جینی کا مانچسٹر میں موجود فریڈرک اینگلز کو خط

9 جنوری 1852 ۔وی دی میر کو جینی کا خط

16 جنوری 1852 ۔جینی کا مانچسٹر میں موجود فریڈرک اینگلز کو خط

27 فروری 1852 ۔جینی مارکس کا نیویارک میں موجود جوزف وی دیمیر کو خط

15 اکتوبر 1852 ۔جینی کا واشنگٹن میں موجود اڈولف کلس کو خط

30 اکتوبر 1852 ۔جینی کا واشنگٹن میں موجود اڈولف کلس کے نام خط

10 مارچ، 1853 ۔جینی کا واشنگٹن میں موجود اڈولف کلس کے نام خط

27 اپریل‘ 1853 ۔جینی کا خط فریڈرک اینگلز کو خط

28 مارچ، 1856 ۔جینی مارکس کا مانچسٹر میں موجود اینگلز

12 اپریل 1857 ۔جینی کا فریڈرک اینگلز کو خط

31 جولائی، 1857 ۔جینی کا خط فریڈرک اینگلز کے نام

تقریباً 14 اگست 1857 ۔جینی کا فریڈرک اینگلز کے نام خط

دسمبر 1857 ۔جینی کا خط کونراڈ شرام کے نام

9 اپریل 1858 ۔جینی کا فریڈرک اینگلز کے نام خط

9 اپریل‘ 1858 ۔جینی کا برلن میں موجود فرڈینانڈ لاسال کو خط

9 مئی 1858 ۔جینی کا خط مارکس کے نام

13 اگست 1859 ۔کے بعد جینی مارکس کا خط فریڈرک اینگلز کے نام

4 نومبر 1859 ۔جینی مارکس کا مانچسٹر میں موجود فریڈرک اینگلز کو خط

23 یا 24 دسمبر 1859 ۔جینی مارکس کا مانچسٹر میں موجود فریڈرک اینگلز کو خط

16 مارچ 1860 ۔جینی مارکس کا مانچسٹر میں موجود کارل مارکس کو خط

14 اگست 1860 ۔جینی کا خط مانچسٹر میں موجود فریڈرک اینگلز کے نام

5 اکتوبر 1860 ۔فریڈرک اینگلز کو جینی کا خط

11 مارچ، 1861 ۔جینی کا خط لوئیس وی دیمیر کے نام

16 مارچ‘ 1861 ۔جینی مارکس کا خط مانچسٹر میں موجود فریڈرک اینگلز کے نام

21 اور 24 مارچ 1861 ۔جینی مارکس کا خط فریڈرک اینگلز کے نام

اپریل 1861 کا اوائل ۔جینی مارکس کا مانچسٹر میں موجود فریڈرک اینگلز کو خط

6 جولائی 1863 ۔جینی مارکس کا خط فولڈا میں موجود برٹا مارخیم کے نام

12 اکتوبر 1863 ۔جینی مارکس کا فولڈا میں موجود برٹا مارخیم کے نام خط

نومبر 1863 کی شروعات ۔فریڈرک اینگلز کو جینی کا خط

تقریباً 24 نومبر 1863 ۔مانچسٹر میں موجود فریڈرک اینگلز کے نام جینی کا خط

تقریباً 24 نومبر 1863 ۔برلن میں موجود ویلہلم لیبخت کو جینی کا خط

وسط جون 1864 ۔جینی مارکس کا خط کارل ایلسنر کے نام

جنوری 1866 ۔جینی کا خط جان فلپ بیکر کے نام

فروری 1866 کا اوائل ۔جینی مارکس کا خط سگفرڈ میئر کے نام

26 فروری 1866 ۔جینی کا خط ہینوور میں موجود لڈوگ کوگلمین کے نام

یکم اپریل 1866 ۔جینی مارکس کا خط ہینوور میں موجود لڈوگ کوگلمین کے نام

24 دسمبر 1866 ۔جینی کا مانچسٹر میں موجود فریڈرک اینگلز کو خط

5 اکتوبر 1867 ۔جینی کا خط جوہان فلپ بیکر کے نام

5 اکتوبر 1867 ۔جینی کا خط جوہان فلپ بیکر کے نام

24 دسمبر 1867 ۔جینی مارکس کا خط ہینوور میں موجود لڈوگ کوگلمین کے نام

5 اکتوبر 1867 ۔جینی مارکس کا خط جنیوا میں موجود جوہان فلپ بیکر کے نام

10 جنوری 1868 کے بعد ۔جینی مارکس کا خط جنیوا میں موجود فلپ بیکر کے نام

15 ستمبر 1869 ۔جینی مارکس کا خط لڈوگ کوگلمین کے نام

پیش لفظ

آج انٹرنیٹ، ای میل ،فیس بک ، ایس ایم ایس،موبائل فون، وائبر اورٹوئیٹر کی آمد سے نہ صرف ٹیلی گرام، ٹیلی فون جیسے اہم ترین شعبے بند ہو چکے ہیں بلکہ ڈاک، خط وکتابت اورڈاک خانے کا سارا تصور بدل کر رہ گیا ہے۔آج کے نوجوانوں کو اندازہ ہی نہیں کہ ماضی میں خط (چٹھی، ٹپال) کتنی اہمیت رکھتے تھے۔ اراضی ، جائیداد، بادشاہتیں حتیٰ کہ زندگی مرگ کے فیصلے خطوط کیا کرتے تھے۔

جب میں نے شروع شروع میں ایک آدھ خط ہی پڑھا تو یہ سمجھا کہ یہ اُس بڑی انسان کے عشقیہ خطوط ہیں۔محبت ناموں پرفوت ہوجانا ویسے ہی ہمارے اِس خطے کی کمزوری ہے۔(وجہ: سماجی بندشیں اس اقدام کا گلاگھونٹ دیتی رہی ہیں)۔ یہاں کم سنی کی شادیوں کے باعث اور تعلیم و خواندگی کی غیر موجودگی میں محبوب اور محبوبہ میں خط و کتابت جیسے مظہر کا وجود کبھی نہ رہا۔اوراگرآج کی نسل میں کسی کو لکھنے کا نصیبہ ہوبھی تو ایسے، جیسے بہت بڑا جرم سرزد ہورہا ہو۔

فیوڈل و ماقبل فیوڈل اخلاقیات میں مدفون مڈل کلاس............ میں نے جینی کے لکھے سارے خطوط پڑھے ہی نہیں، اورشروع ہوگیا ترجمہ کرنے۔ وہ تو بعد میں معلوم ہوا کہ یہ سارے خطوط صرف محبت نامے نہیں ہیں۔

بلاشبہ مارکس کی محبوبہ جینی ویسٹ فالن نے اپنے محبوب کو جو عشقیہ خطوط لکھے، وہ اِس کتاب میں شامل ہیں۔ اِن خطوط میں محبوب کی وفا پر شکوک ہیں، اُس پر بے وفائی کے الزامات

ہیں، اُس کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رفاقت وساتھ رہنے کی مچلتی آرزوئیں ہیں۔ ذہنی کشمکش محبت کے ابتدائی ایام میں ساری بے قراری کا سبب ہوتی ہے۔ جینی کے مارکس کے نام کچھ خطوط اُسی ابتدائی زندگی کے بارے میں ہیں۔

مگر ہم جانتے ہیں کہ سماجی طور پر اس ذمہ دار خاتون نے بعد میں مارکس سے شادی کی اور اس کے نظریاتی، فلسفیانہ اور انقلابی سفر میں اُس کی ہم سفر رہی۔ اِس حد تک کہ بس، موت ہی دونوں کو جدا کرسکی۔ اُن دونوں کی اولاد ہوئی، اولاد کی پرورش، تعلیم اور شادیاں..........زندگی کے طویل سفر میں وہ دونوں اچھے انسانوں کی حیثیت سے چیلنجوں سے نمٹتے رہے۔ جینی جب ماں سے ملنے جاتی، یا مارکس کسی دوسرے شہر وملک کی مسافرت پہ جاتا تو اُس کے نام جینی کے خطوط محبت کے علاوہ بچوں کے بارے میں، تحریک کے بارے میں، مارکس کی تصانیف کے بارے میں، اور مارکسزم کے بارے میں تفصیل سے بھرے ہوتے تھے۔

پھر اُس کے اِن خطوط میں بے شمار خطوط وہ بھی ہیں جو اُس نے مارکسزم کے شریک بانی اور خاندانی دوست فریڈرک اینگلز کو لکھے۔ اتنے زیادہ خطوط، اتنے مفصل خطوط اور اس قدر معلوماتی، کہ اینگلز کے بارے میں اُسے ہمارے لیے ''گوگل سرچ'' کی حیثیت حاصل ہے۔ اُس کے کُل ساٹھ خطوط میں سے تیئس صرف اینگلز کو لکھے گئے ہیں۔ اِن خطوط میں ہم دیکھتے ہیں کہ جینی اور اُس کا خاندان اینگلز اور اُس کے خانوادے سے بہت قریبی، بلاتکلف اور ہم دردانہ دوستی رکھتے تھے۔

بعد میں جب مارکس اپنی اہم ترین تصانیف میں مصروف تھا، یا جگر اور پھوڑوں کی بیماریوں سے جنگِ میں غلطاں تھا تو مارکس کی فکری ہم سفر ہونے کے ناطے وہ پوری دنیا میں مارکسزم سے متعلقہ ساتھیوں دوستوں سے خط وکتابت کرتی تھی ۔محض مارکس کی منشی بن کر نہیں بلکہ خود کارواں میں شامل ساتھی کے بطور، مورچہ میں موجود سپاہی کے بطور۔

یوں اُس کے خطوط نہ صرف مارکس اور اس کے خاندان کے بارے میں معلومات کا بنیادی سرچشمہ ہیں، بلکہ مارکسزم کے تشکیلی مراحل کے بھی چشمِ دید اور ہم سفر گواہ کا بیانیہ ہیں۔ صرف نظریہ کی ہی نہیں بلکہ وہ مارکسسٹ تحریک کے ابتدائی برسوں کی بہادر ''ترجمان اور ریکارڈ بردار''

ہے۔ ہڑتالوں، جلسوں جلوسوں اور کانفرنسوں میں حصہ دار رپورٹر۔

اسی طرح وہ مارکسی تحریک کی تنظیم کے اولین برسوں کے بارے میں بھی ہماری معلومات کا ایک ذریعہ ہے۔ اُس کے خطوط اس تحریک وتنظیم اور نظریہ سازی میں شامل افراد کے بارے میں بھی ہمیں بتاتے ہیں۔

آخری بات یہ کہ وہ اپنے اور مارکس کی اولاد (بیٹیوں، دامادوں اور نواسوں) کے بارے میں اپنے خطوط میں ہمیں بہت کچھ بتاتی ہے۔ یہ سب، خود بڑے نام ور لوگ بن گئے۔

جینی کے خطوط ماؤں کے لیے ٹریننگ مینوئل بھی ہیں۔ اور انقلابی عورت کے لیے گائیڈ لائن بھی۔ دوستیاں کس طرح نبھائی جاتی ہیں، انسان دوستی کیسے کی جاتی ہے، نظریہ پہ کیسے اٹل رہا جاتا ہے، اپنی ذات قربان کرکے دوسروں کی صلاحیتیں فروغ کیسے دی جاتی ہیں، غربت کا مقابلہ کیسے کیا جاتا ہے، دکھوں کا سامنا کرنا کیسا ہوتا ہے۔ انقلابی معمولی سی فتوحات پہ جشن کیسے منایا جاتا ہے..........ایک بھرپور انسان کی بھرپور سرگزشت ۔مگر اِن میں کوئی حکم تحکم نہیں، کوئی برتری نہیں، یک طرف لیکچر بازی نہیں، رونا دھونا نہیں، خودنمائی اور زخم نمائی نہیں..........ایک فطری انسان کی بلاتصنع ابلاغ..........ایک مکمل انقلابی انسان کے انسانی آرزوؤں آدرشوں آپ بیتیوں پر مشتمل خطوط۔

شاہ محمد مری

خطوط

جینی ویسٹ فالن کا مارکس کو خط

ٹرائر

1839-40

میرے پیارے اور واحد محبوب!

جانِ من، تم اب مجھ سے ناراض نہیں ہوناں؟ ۔اور کیا تم میرے لیے پریشان نہیں ہو؟۔ میں نے جب پچھلا خط لکھا تھا، تو میں بہت پریشان تھی، اور ایسے موقعوں پر مجھے ہر چیز اُس کی اصل سے زیادہ سیاہ اور زیادہ خوف ناک نظر آتی ہے۔

میرے اکلوتے اور واحد محبوب۔ تمھیں اِس قدر پریشان کرنے پر معافی چاہتی ہوں، مگر میری محبت اور وفا داری پر تمہارے شک نے مجھے برباد کر کے رکھ دیا تھا۔ مجھے بتاؤ کارل، تم ایسا کیسے کر سکتے تھے، تم مجھے اس قدر خشک خط کس طرح لکھ سکے تھے ۔تم نے صرف اس وجہ سے مجھ پر شک کیا تھا کہ میں معمول سے زیادہ عرصے تک خاموش رہی تھی ۔ میں تمہارے خط پہ محسوس کیے جانے والے دکھ کو، ایڈگر کے دکھ کو، اور بلا شبہ بہت سارے دکھوں کو جنھوں نے میری روح کو نا قابلِ بیان دکھ دیے، دیر تک، اپنے ساتھ لگائے رہی۔ ایسا میں نے صرف تمھیں تکلیف سے بچانے کے لیے کیا، اور اپنے آپ کو پریشان ہونے سے بچانے کے لیے کیا، اس لیے کہ مجھے تم اور اپنا خاندان

عزیز ہیں۔

اوہ کارل، تم مجھے کس قدر کم جانتے ہو، تم میری حالت کا کس قدر کم ادراک رکھتے ہو، اور تمھیں یہ بات کس قدر کم معلوم ہے کہ میرا غم کہاں پر ہے، میرا دل کہاں خون کے آنسو روتا ہے۔ ایک لڑکی کی محبت، ایک مرد کی محبت سے مختلف ہوتی ہے، یہ مختلف ہوئے بنا ہو ہی نہیں سکتی۔ ایک لڑکی، بلا شبہ ایک مرد کو محبت، اپنا آپ، اور اپنا وجود دے ڈالتی ہے، بالکل غیر منقسم اور ہمیشہ کے لیے۔ عام حالات پر غور کرو، تمھیں میرا کچھ خیال نہیں۔ تم مجھ پر اعتبار نہیں کرتے۔ اور یہ کہ میں تمہاری موجودہ رومانوی نوجوان محبت کو محفوظ رکھنے کے قابل نہیں ہوں، جسے میں شروع سے جان گئی تھی، اور اسے بہت گہرائی میں محسوس کیا تھا۔ اِس سے بہت قبل جب یہ مجھ پر اس قدر سرد مہری اور عقل مندی اور با جواز طور پر واضح کر دی گئی۔ ہائے کارل! مجھے وہ چیز مصیبت زدہ کرتی ہے، جو کسی بھی دوسری لڑکی کو نا قابلِ بیاں خوشی دیتی ہے.......... تمہاری حسین، رقت انگیز، پر جوش محبت، اس کے متعلق تم جو نا قابلِ بیاں خوب صورت باتیں کرتے ہو، تمہارے تصور کی پُر اثر تخلیقات........... یہ سب کچھ مجھے پریشان کر دیتی ہیں اور اکثر مجھے دل شکستگی تک گھٹا دیتی ہیں۔ اگر تمہاری جلتی ہوئی محبت ختم ہو جائے اور تم سرد مہر اور دست بردار ہو جاؤ تو میں مسرت کے سامنے جس قدر زیادہ ہتھیار ڈالتی ہوں، اسی قدر زیادہ میری تقدیر خوف ناک ہو جاتی ہے۔

دیکھو کارل، تمہاری محبت کے استقلال پر تشویش، مجھ سے ہر خوشی چھین لیتی ہے۔ میں تمہاری محبت سے اس لیے اتنا مکمل لطف اندوز نہیں ہو سکتی، کہ میں اب اپنے آپ کو اس کا مزید یقین نہیں دلا سکتی۔ اس سے زیادہ خوف ناک چیز مجھ پہ نہیں آ سکتی۔ کارل، یہی وجہ ہے کہ میں تمہاری اس قدر مکمل ممنون نہیں ہوں، تمہاری محبت سے اس قدر مکمل مسحور نہیں ہوں، جتنی کہ واقعی یہ مستحق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں اکثر تمھیں بیرونی معاملات یاد دلاتی ہوں، زندگی کے، حقیقت کے، بجائے مکمل طور پر محبت کی دنیا سے چمٹے رہنے کے (جو تم اس قدر اچھی طرح کر سکتے ہو)، اُس میں جذب ہونے سے، اور تمہارے ساتھ ایک بلند تر، عزیز تر روحانی ملاپ کے، اور اُس میں دوسری ہر چیز بھلا کر، صرف اُسی میں راحت اور مسرت پا کر۔ کارل، کاش تم میرے دکھ کو محض محسوس ہی کر سکتے

تو تم میرے ساتھ نرمی سے پیش آتے اور ہر جگہ گھناؤنی بے رنگی اور معمولی قابلیت نہ دیکھتے، ہر جگہ سچی محبت اور احساسات کی گہرائی کی کمی کو تصور نہ کرتے۔

اوہ کارل، کاش میں تمہاری محبت میں محفوظ آرام کر سکتی تو میرا دماغ اس قدر نہ جلتا، میرا دل اس قدر نہ دُکھتا اور نہ اس قدر خون بہاتا۔ کاش میں تمہارے دل میں ہمیشہ کے لیے حفاظت سے رہتی، تو خدا جانتا ہے کہ میری روح زندگی اور سرد مہر بے رنگی کے بارے میں نہ سوچتی۔ مگر اے میرے فرشتے! تمھیں میرا کوئی خیال نہیں، تمھیں مجھ پر اعتبار نہیں، اور تمہاری محبت کو (جس کے لیے میں ہر چیز، ہاں ہر چیز قربان کرتی) میں تازہ اور جوان نہیں رکھ سکتی۔ اُس تصور میں بھی میں موت ہے، ایک بار اسے میری روح میں محسوس کرو، تمھیں میرے لیے عظیم تر خیال ہو گا، جب میں وہ مسرت تلاش کرتی ہوں جو تمہاری محبت سے باہر ہوتی ہے۔ میں مکمل طور پر محسوس کرتی ہوں کہ تم ہر چیز میں کس قدر حق بجانب ہو، مگر میری صورت حال پر بھی سوچو، غمگین سوچوں کی طرف میرے جھکاؤ کے بارے میں سوچو، اِن سب باتوں پر اچھی طرح سوچو، تب تم میری طرف اس قدر سخت نہ رہو گے۔ کاش تم ایک لمحے کے لیے ایک لڑکی ہوتے، اور مزید برآں، ایک ایسی مخصوص لڑکی جیسی کہ میں ہوں۔

اس لیے محبوب' تمہارے پچھلے خط کے وقت سے میں نے خود کو اس خوف سے اذیت دی کہ میری خاطر تم ایک جھگڑے اور پھر ایک ڈوئیل میں پڑ جاؤ گے۔ اپنی سوچوں میں دن رات میں نے تمھیں زخمی دیکھا، خون بہتے اور بیمار دیکھا۔ اور کارل، سچی بات تو یہ ہے کہ میں اس سوچ پہ کوئی خاص نا خوش نہ تھی، اس لیے کہ میں نے زندہ دلی سے تصور کیا کہ تمہارا دایاں ہاتھ ضائع ہو چکا ہے، اور کارل' میں اُس کی وجہ سے بہت خوش تھی، ایک انتہائی مسرت کی حالت میں تھی۔ دیکھو نا میری جان، میں نے سوچا کہ اُس صورت میں تمہارے لیے واقعی میں ضروری ہو جاؤں گی، پھر تم مجھے ہمیشہ اپنے ساتھ رکھو گے اور مجھ سے محبت کرو گے۔ میں نے یہ بھی سوچا کہ میں تمہارے سارے پیارے آسمانی خیالات کو لکھوں گی اور تمہارے لیے واقعتاً فائدہ مند ہوں گی۔ یہ سب کچھ میں نے اس قدر قدرتی اور پر مسرت انداز میں تصور کر لیا کہ اپنے خیالات میں، میں مسلسل تمہاری پیاری

آواز سنتی رہی، مجھ پر برسائے ہوئے تمہارے سارے پیارے الفاظ، اور میں نے اُن میں سے ہر ایک کو غور سے سنا اور احتیاط کے ساتھ دوسرے لوگوں کے لیے محفوظ کیا۔ میں ہمیشہ ایسی چیزیں تصور کرتی رہتی ہوں، مگر پھر میں اُس صورت میں خوش ہوں، اس لیے کہ تب میں تمہارے ساتھ ہوں گی، تمہاری ہوں گی، مکمل طور پر تمہاری۔ کاش میں اعتبار کرتی کہ یہ ممکن ہے تو میں مکمل مطمئن ہو جاتی ۔

پیارے اور واحد محبوب! جلد مجھے لکھو اور مجھے بتاؤ کہ تم ٹھیک ہو۔ اور یہ کہ تم مجھے ہمیشہ پیار کرتے ہو۔ مگر پیارے کارل، میں تم سے ذرا سی سنجیدگی سے دوبارہ کہتی ہوں۔ تم یہ بتاؤ کہ تم کس طرح میری وفاداری پہ شک کر سکتے ہو۔ ہائے کارل! تم خود کو کسی اور کے گرہن میں آنے تو دو، یہ بات نہیں کہ میں دوسرے لوگوں میں عمدہ خصوصیات تسلیم نہیں کر سکتی، اور تمھیں اس طور پر سمجھنے میں ناکام ہوئی ہوں کہ تم پہ کوئی حاوی نہیں ہوسکتا۔ مگر کارل، میں تمھیں ناقابلِ بیاں طور پر پیار کرتی ہوں، کس طرح کسی اور میں محبت کرنے کے لائق کوئی چیز دیکھ سکتی ہوں؟ ۔آہ پیارے کارل! میں کبھی بھی، کسی صورت بھی تمہاری طرف کم ملتفت نہیں ہوئی، پھر بھی تم مجھ پر اعتبار نہیں کرتے۔ مگر یہ عجب ہے کہ جس شخص کا تم نے ذکر کیا وہ تو ٹرائر میں کبھی دیکھا بھی نہیں گیا، جسے کوئی جانتا تک نہیں ۔جب کہ میں سماج میں ہر طرح کے مردوں کے ساتھ زندہ دل اور مسرور گفتگو میں مصروف دیکھی جا سکتی ہوں۔ میں عموماً اچھی خاصی خوش مزاج اور تنگ کرنے والی ہوں، میں مکمل اجنبیوں کے ساتھ اکثر مذاق کرتی ہوں اور ایک زندہ دل گفتگو کرتی ہوں، ایسی چیزیں جو میں تم سے نہیں کر سکتی ۔ کارل، میں کسی کے ساتھ بھی بول اور گفتگو کر سکتی ہوں، مگر جونہی تم میری طرف محض جذبات سے دیکھ بھی لو، تو میں ہیجان میں ایک لفظ بھی نہیں کہہ سکتی، میری رگوں میں دوڑتا خون رک جاتا ہے اور میری روح کانپ جاتی ہے۔

اکثر میں جب اچانک تمہارے بارے میں سوچتی ہوں تو میں جذبات سے مغلوب ہو جاتی ہوں۔ اس قدر کہ میں کسی بھی قیمت پہ ایک لفظ بول نہیں پاتی۔ آہ! مجھے نہیں معلوم کہ یہ کس طرح ہوتا ہے، مگر تمہارے بارے میں سوچتے ہوئے میں ایک مخمور احساس میں مبتلا ہو جاتی ہوں۔

اور میں تمہارے بارے میں محض تنہائی اور خاص مواقع پر نہیں سوچتی، میری تو ساری زندگی اور سارا وجود تمہارے بارے میں سوچ میں گم ہے۔ اکثر مجھ پر وہ چیزیں وقوع پذیر ہوتی ہیں جو تم نے مجھ سے کہی ہیں یا ان کے بارے میں پوچھا ہے، اور پھر میں ناقابلِ بیاں عظیم الشان احساسات کی رَو میں بہہ جاتی ہوں۔ اور کارل، جب تم نے میرا بوسہ لیا تھا، اور مجھے اپنی طرف بھینچا تھا اور اپنی بانہوں میں مضبوط تھاما تھا، اور میں خوف اور کپکپاہٹ میں سانس نہیں لے پا رہی تھی، اور تم مجھے اس قدر خصوصیت سے، اس قدر نرمی سے دیکھ رہے تھے۔ آہ، جانِ من تم نہیں جانتے کہ تم مجھے اکثر کس طرح دیکھتے رہے ہو۔ پیارے کارل، کاش تم یہ جانتے، کہ میرے پاس ایک خصوصی احساس ہے، میں کبھی سوچتی ہوں کہ میں اُسے تم سے بیان نہیں کر سکتی۔ کتنا عمدہ ہو گا جب میں بالآخر ہمیشہ کے لیے تمہارے ساتھ ہو جاؤں گی اور تم مجھے اپنی ننھی بیوی کہہ کر پکارو گے۔ یقین کرو جان، تب میں تمھیں بتا سکوں گی کہ میں کیا سوچتی تھی، تب اس قدر خوف ناک شرمیلا پن محسوس نہ ہو گا جتنا کہ اب محسوس ہوتا ہے۔ پیارے کارل، تم جیسا محبوب رکھنا کس قدر پیارا ہے۔ کاش تم یہ جان سکتے کہ میں کبھی بھی کسی اور سے محبت نہیں کر سکتی ہوں۔ پیارے محبوب، تمہیں یقیناً وہ ساری باتیں یاد نہیں جو تم نے مجھ سے کی تھیں۔ ایک بار تم نے مجھ سے ایک ایسی عمدہ بات کہی جو ایک شخص محض اُس وقت کہہ سکتا ہے جب وہ مکمل طور پر محبت میں مبتلا ہو اور اپنی محبوبہ کو مکمل طور پر اپنا سمجھتا ہو۔ تم نے اکثر ایسی کوئی پیاری بات کہہ دی، تمھیں یاد ہے ڈیئر کارل؟! اگر وہ سب کچھ تمہیں بتا دوں جو میں سوچتی رہی ......اور میرے پیارے بدمعاش، تم یقیناً سوچتے ہو کہ میں نے پہلے ہی تمھیں سب کچھ بتا دیا ہے، مگر تم بالکل غلط ہو...... جب میں مزید تمہاری محبوبہ نہ رہوں گی، تب میں تمھیں یہ بھی بتاؤں گی کہ وہ باتیں کوئی صرف اُس وقت کہتا ہے جب وہ مکمل طور پر اپنی محبوبہ کا ہوتا ہے۔ یقیناً عزیز کارل، تب بھی تم ہر چیز بتا دو گے اور پھر میری طرف اس قدر پیار سے دیکھو گے۔ وہ میرے لیے دنیا میں سب سے خوب صورت چیز تھی۔ آہ میرے محبوب! تم نے پہلی بار میری طرف عجیب نظروں سے دیکھا تھا اور پھر فوراً دوسری طرف دیکھا، اور پھر دوبارہ میری طرف دیکھا، اور میں نے بھی ایسا ہی کیا، جب تک کہ بالآخر ہم نے ایک لمبے وقت تک ایک دوسرے کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھا تھا اور خوب گہرے

طور پر دیکھا اور پھر آنکھیں دوسری طرف نہ کر سکے۔

عزیز ترین، آئندہ مجھ سے ناراض نہ ہونا اور ہمیشہ مجھے نرمی سے لکھنا، میں بہت خوش ہو جاؤں گی۔اور میری صحت کے بارے میں اس قدر تشویش میں مبتلا نہ ہو۔میں اسے اکثر اس سے بد تر تصور کرتی ہوں ۔بہت عرصے کے بعد اب واقعی بہتر محسوس کر رہی ہوں ۔ میں نے اب دوائیں لینا بھی بند کر دی ہیں ، اور میری بھوک بھی دوبارہ بہت اچھی ہو گئی ہے ۔ میں وِٹن ڈورف باغ میں کافی سیر کرتی ہوں اور سارا دن بہت چست رہتی ہوں ۔مگر، بد قسمتی سے، میں کچھ پڑھ نہیں سکتی۔کاش میں ایسی کوئی کتاب جانتی جسے میں اچھی طرح سمجھ پاتی اور جو میری توجہ اِدھر اُدھر کرتی۔ میں اکثر ایک صفحہ پڑھنے پر ایک گھنٹہ لگاتی ہوں اور پھر بھی کچھ سمجھ نہیں پاتی۔یقینی بات یہ ہے میرے محبوب' کہ میں کمی پوری کر پاؤں گی، خواہ حال میں کچھ پیچھے رہ بھی جاؤں۔تم دوبارہ آگے بڑھنے میں میری مدد کرو گے۔ میں چیزوں کو سمجھنے میں تیز رفتار بھی ہوں۔شاید تمھیں کسی کتاب کا پتہ ہو، مگر اُسے ایک خصوصی طرز کا ہونا چاہیے، ذرا سا عالمانہ تا کہ میں ہر چیز نہ سمجھوں، مگر پھر بھی کچھ نہ کچھ سمجھنے میں کامیاب ہو جاؤں جیسے کہ ایک دھند میں سے کچھ اس طرح کی چیز جسے ہر ایک پڑھنا پسند نہ کرے۔ یہ پریوں کے قصے نہ ہوں، اور شاعری نہ ہو، میں وہ برداشت نہ کر پاؤں گی۔میرا خیال ہے کہ اگر میں اپنے دماغ کو تھوڑی سی ورزش دینے لگوں تو میرے لیے اچھا ہوگا۔اپنے ہاتھوں سے کام کرنا دماغ کو اچھی خاصی وسعت دیتا ہے۔

پیارے کارل، بس تم ٹھیک ٹھاک رہو، تمھیں میری قسم............

جینی کا خط کارل مارکس کے نام

ٹرائر

10 اگست 1841

میرے ننھے وحشی!

میں بہت خوش ہوں کہ تم خوش ہو۔اور اس بات پر بھی کہ میرے خط نے تمھیں مسرور کر دیا، اور یہ کہ تم میرے لیے بے چین ہو، اور یہ کہ تم وال پیپر لگے کمروں میں رہتے ہو، اور یہ کہ تم نے کولون میں شیمپین پی ہے، اور یہ کہ وہاں ہیگل کلب ہیں، اور یہ کہ تم خواب دیکھتے رہے ہو، اور یہ کہ الختصر، تم میرے ہو، میرے اپنے سویٹ ہارٹ ہو، میرے پیارے وحشی خصی نہ کیے ہوئے نر سؤر۔

مگر اس سب میں، میں نے ایک چیز محسوس کی؛ تم میری یونانی کے لیے میری تھوڑی سی تعریف کر سکتے تھے، اور تم میری علمیت کے لیے چھوٹا سا تعریفی مضمون وقف کر سکتے تھے۔

مگر یہ تم لوگوں کی، تم ہیگلیز جنٹلمین لوگوں کی خاصیت ہے، کہ تم لوگ کسی ایسی بات کو تسلیم نہیں کرتے ہو (خواہ وہ عمدگی کی بلندی پہ کیوں نہ ہو) جو ہو بہو تم لوگوں کے خیالات کے مطابق نہ ہو۔اس لیے مجھے منکسر ہونا ہوگا اور اپنے لارل کے تاج پر اکتفا کرنا ہوگا۔

ہاں، سویٹ ہارٹ، مجھے ابھی تک آرام کرنا ہوتا ہے، افسوس، اور وہ بھی پروں والے نرم

گدے اور سرہانے پر۔ حتیٰ کہ یہ چھوٹا سا خط بھی میرے چھوٹے بستر سے اپنی دنیا کو بھیجا جا رہا ہے۔

اتوار کو میں نے سامنے کے کمرے میں چہل قدمی کی مہم جوئی کی تھی، مگر یہ میرے لیے بری ثابت ہوئی اور مجھے دوبارہ ایسا کرنے سے توبہ کرنی پڑتی ہے۔ شیلیچر نے ابھی ابھی مجھے بتایا کہ اُسے ایک نوجوان انقلابی کی طرف سے ایک خط ملا مگر یہ کہ اس نوجوان انقلابی کا اپنے ہم وطنوں کے بارے میں رائے بہت غلط ہے۔ وہ نہیں سمجھتا کہ وہ شیئرز یا کوئی چیز حاصل کرسکتا ہے۔

آہ، ڈیئر ڈیئر سویٹ ہارٹ! اب تم خود کو سیاست میں بھی شامل کر رہے ہو۔ یہ بلاشبہ سب چیزوں سے زیادہ خطرناک ہے۔ ڈیئر ننھے کارل، ہمیشہ یاد رکھنا کہ گھر میں تمھاری ایک محبوبہ ہے جو کہ امید کرتی ہے اور مبتلا ہے، اور مکمل طور پر تمھاری قسمت پہ انحصار کرتی ہے۔ ڈیئر ڈیئر سویٹ ہارٹ، مجھے تمھیں دوبارہ دیکھنے کی کس قدر شدید خواہش ہے۔

بدقسمتی سے میں ابھی تک وہ دن متعین نہیں کرسکتی اور نہ کرسکوں گی، جب میں دوبارہ مکمل طور پر صحت یاب ہو جاؤں اور مجھے سفر کی اجازت ملے۔

ڈیئر سویٹ ہارٹ، مجھے اب تمھیں الوداع کہنا چاہیے۔ اس لیے کہ تم نے مجھے چند سطریں لکھنے کا کہا تھا اور یہاں صفحہ پہلے ہی تقریباً آخر تک بھر چکا ہے۔ مگر آج میں قانون پہ زیادہ سختی سے کاربند ہونا نہیں چاہتی، اور میرا ارادہ ہے کہ جن چند سطروں کا کہا گیا ہے، انھیں بہت سارے صفحوں تک کھینچ کرلے جاؤں۔ اور یہ بات سچ ہے، ہے ناں جان، کہ تم اس بات پر اپنی ننھی جینی سے ناراض نہ ہوگے۔ آج میرا چکراتا، بھنبھناتا چھوٹا سا سر اچھا خاصا خالی ہے اور اس میں بہ مشکل کوئی چیز موجود ہے سوائے پہیوں کے، گھنٹیوں کے اور مشینوں کے۔ ساری سوچیں گئیں۔ مگر دوسری طرف، میرا چھوٹا دل بہت بھرا ہوا ہے، یہ تمھاری محبت سے اور تمھاری تمنا سے اور تمھارے لیے جلتی ہوئی چاہ سے، بہت چھلک رہا ہے، اے میرے لامتناہی محبوب۔

کیا اسی دوران وآبان کے ہاتھ پنسل سے لکھا گیا ایک خط تمھیں نہیں ملا؟۔ شاید قاصد اب مزید اچھا نہیں رہا، اور مستقبل میں مجھے خط براہِ راست اپنے آقا اور مالک کو بھیجنے چاہئیں۔

کموڈور نیپیئر ابھی ابھی اپنے سفید چوغے میں گزرا ہے۔ اس منظر سے دماغ مفلوج

ہوجاتا ہے۔ یہ مجھے ایسا لگتا ہے جیسے فریس چُنر میں بھیڑیوں کا ایک تنگ نالہ ہو، جب اچانک وحشی فوج اور ساری عجیب وغریب صورتیں اس میں سے گزریں، ہمارے مصیبت زدہ چھوٹے سے تھیٹر کے سٹیج پر ہمیشہ تار دکھائی دیے جس پر باز، الو اور مگرمچھ باندھے گئے تھے............ اِس معاملے میں طریقہ ذرا سا مختلف ہے۔

کل، پہلی بار والد کو اپنی پابند حالت سے باہر آنے کی اجازت ملے گی اور اُسے ایک کرسی پر بٹھا دیا جائے گا۔ وہ اپنی سست رفتار صحت یابی سے کچھ کچھ مایوس ہے، مگر وہ بغیر کسی وقفے کے اپنے احکامات شدت سے جاری کرتا رہتا ہے، اور بہت جلد انھیں آرڈر آف کمانڈرز کا "گرینڈ کراس" عطا کیا جائے گا۔

اگر میں یہاں مصیبت زدہ حالت میں لیٹی نہ ہوتی تو میں جلد ہی اپنا سامان پیک کر رہی ہوتی۔ ہر چیز تیار ہے۔ فراکیں اور گلوبند اور زنانہ بے چھجے کی ٹوپیاں اچھی حالت میں ہیں۔ بس صرف پہننے والی اچھی حالت میں نہیں ہے۔ آہ، عزیز ترین ہستی! میں اپنی بے خواب راتوں میں کیسے تمھارے بارے میں اور تمھاری محبت کے بارے میں سوچتی رہتی ہوں، کتنی کثرت سے میں تمھاری لیے دعائیں کرتی رہتی ہوں، اور تمھارے لیے منتیں مانگتی رہتی ہوں، اور کتنی مٹھاس سے پھر میں نے اکثر اُن منتوں کے خواب دیکھے جو پوری ہوتی تھیں اور ہوں گی............ اس شام ہیزنگر، بون میں اداکاری کرے گا۔ کیا تم جاؤ گے؟۔ میں نے اُس کو ڈونا ڈیانا کے بطور دیکھا ہے۔

عزیز ترین کارل۔ مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کرنی چاہیں، وہ سب جو ابھی کہنا باقی ہیں............ مگر ماں اُسے مزید برداشت نہیں کرے گی............ وہ میرا قلم لے جائے گی اور میں حتیٰ کہ سب سے زیادہ گرمجوش اور محبت بھرے سلام تک کا اظہار نہ کرسکوں گی۔ بس ایک بوسہ ہر انگلی پر اور پھر دور فاصلوں میں اڑتے ہوئے جاؤ، اڑتے ہوئے میرے کارل تک جاؤ اور اس کے ہونٹوں پر اس قدر گرم جوشی سے دباؤ دو جس گرم جوشی اور ہمدردی سے تم اُس کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ اور ہاں، پھر محبت کے گونگے پیامبر نہ رہنا اور اس کے کان میں محبت کے وہ سارے ننھے منے، میٹھے اور خفیہ اظہارات کی سرگوشی کرنا جو محبت تمھیں عطا کرتی ہے............ اسے سب کچھ بتا دینا............ مگر نہیں، کچھ باتیں اپنی مالکن کے کہنے کے لیے بھی چھوڑ دینا۔

کولون میں موجود مارکس کو جینی کا خط

کروز ناخ

مارچ 1843

گو کہ دو سپر پاوروں (جینی اور مارکس) کی آخری کانفرنس کے موقع پر کسی خاص نکتے پر کوئی معاہدہ نہ ہوا، نہ ہی خط و کتابت کا سلسلہ شروع کرنے کا کوئی قول وقرار یا سمجھوتہ ہوا، اور نتیجتاً جبر کے کوئی خارجہ ذرائع وجود نہیں رکھتے۔ البتہ خوب صورت گھنگریالی زلفوں کے ساتھ ننھی کاتب داخلی طور پر مجبور محسوس کرتی ہے کہ اظہار کرے۔ اور بلا شبہ تمہاری طرف عمیق ترین محبت کا اظہار کرے، اے میرے عزیز، اچھے اور واحد سویٹ ہارٹ!۔

میرا خیال ہے کہ تم کبھی اتنے زیادہ پیارے اور اتنے میٹھے اور اتنے دل فریب نہ رہے۔ اس سے پہلے ہم جب بھی جدا ہوتے تو میں تمہارے خیالات میں مگن رہتی۔ اور ہمیشہ چاہتی کہ دوبارہ تمھیں پاؤں تا کہ ایک بار پھر تمھیں بتادوں کہ میں تم سے کتنی محبت کرتی ہوں۔ مگر، ابھی پچھلا موقع تمہاری فتح مند روانگی کا تھا۔ میں بالکل نہیں جانتی کہ تم میرے دل کی گہرائیوں سے مجھے کس قدر عزیز تھے جب میں نے تمھیں مزید مستی میں نہیں دیکھا۔ میرے پاس محض تمہاری وہ وفادار پورٹریٹ ہے جسے میری روح نے اپنے سامنے فرشتوں والی ساری نرمی اور اچھائی میں دیکھا، جو

محبت کے عروج اور روحانی چمک کے ساتھ زندگی سے بھر پور کھڑا ہے۔ میرے عزیز ترین کارل، اگر تم یہاں آ جاتے تو تم اپنی ننھی سی بہادر لڑکی میں مسرت کی عظیم وسعت دیکھتے۔ اور خواہ تم اُس سے دوبارہ بھی زیادہ برے ارادے دکھاتے، اور اُس سے بھی زیادہ مکار ارادوں سے آتے، تو بھی میں کسی ردِ عملی اقدامات کی کوئی کوشش نہ کرتی۔ میں صبر سے اپنا سر جھکاتی اور اِسے مکار اور شیطان لڑکے کے سامنے قربان کر لیتی۔

کیا؟ کس طرح............ کیا تم اب بھی ملگجی روشنی میں ہماری گفتگوئیں یاد رکھتے ہو، ہماری کھیلیں، گھنٹوں کی ہماری نیندیں؟۔ اے میرے دل کے محبوب، تم بہت اچھے، بہت پیارے، بہت خیال رکھنے والے اور بہت مسرت بخش تھے!۔

بہت شان دار، بہت فتح مند۔ میں تمھیں اپنے سامنے دیکھتی ہوں، میرا دل تمہاری مسلسل موجودگی کے لیے بہت خواہش مند ہے۔ یہ بہت مسرت اور دل فریبی سے تمہارے لیے تھرّایا کرتا ہے، بہت بے چینی سے تمہارا پیچھا کرتا ہے، اُن سارے راستوں پہ جن پہ تم چلتے ہو............ ہر جگہ میں تمہارے ساتھ ہوتی ہوں، میں تمہارے آگے آگے چلتی ہوں، تمہارے پیچھے پیچھے آتی ہوں۔ کاش میں تمہارے سارے راستے کو صاف اور ہموار کرتی اور ہر وہ چیز صاف کر دیتی جو تمہاری راہ میں رکاوٹ بن سکتی ہو۔ مگر پھر یہ ہم عورتوں کے بس میں نہیں کہ ہمیں مقدر کے کاموں میں سرگرم مداخلت کرنے کی کبھی اجازت ہو۔ ہمیں انسان کے ظہور میں آنے کے وقت سے حالتِ جمود میں رہنے کی سزا دی گئی ہے، دادی حوا کے گناہ سے؛ انتظار میں ڈال دیا گیا ہے، امید کرنے میں، برداشت کرنے میں، مصیبت جھیلنے میں۔ ہمیں زیادہ سے زیادہ جرابیں بُننے کے، سوئی دھاگوں کے، چابیوں کے سپرد کیا گیا ہے اور اُس کے آگے سب چیز برائی ہے۔ محض اُس وقت جب یہ فیصلہ کرنا ہو کہ دوئچے جھربوچر کہاں سے چھاپی جائے تبھی ایک زنانہ ویٹو مداخلت کرتی ہے اور بڑے سے بڑے کردار کا کوئی نظر نہ آنے والا چھوٹا سا حصہ ادا کرتی ہے۔

آج شام سٹارسبرگ کے بارے میں مجھے ایک چھوٹا سا خیال آیا۔ اگر تم اِس طرح فرانس کے لیے جرمنی سے غداری کرو گے تو مادرِ وطن کو تمہاری واپسی منع نہیں کی جائے گی اور کیا یہ بھی ممکن

نہیں ہوگا کہ لبرل اقتدارِاعلیٰ تمھیں واضح طور پر بتا دے گا: ''جلاوطن ہو جاؤ اور بلکہ دور ہی رہو اگر تم اسے میری ریاست میں پسند نہیں کرتے''۔ مگر یہ سب کچھ، جیسا کہ میں نے کہا ہے، محض ایک تصور ہے، اور ہمارا پرانا دوست روج یقیناً جانتا ہوگا کہ کیا کیا جانا چاہیے، بالخصوص جب ایک پرائیویٹ ننھا چوزہ اِس طرح پس منظر میں گھات لگا تا رہے اور ایک علیحدہ پٹیشن کے ساتھ باہر آئے۔ اس لیے معاملے کو دادا ابراہیم کی جھولی کے حوالے کرو۔

آج صبح، جب میں چیزیں ٹھیک کر رہی تھی، ہر چیز کو اپنی اپنی جگہوں پر واپس رکھ رہی تھی، سگار کے ٹوٹوں کو اکٹھا کر رہی تھی، اور راکھ کو جھاڑ رہی تھی .... تو مجھے یہ منسلک صفحہ ملا۔ تم نے ہمارے دوست لڈوگ کو الگ کر دیا اور ایک فیصلہ کن صفحہ یہاں چھوڑ دیا۔............، اگر اس کی جلد کرنی ہے، تو اس کی فوری ضرورت ہوگی۔ سارا کام تباہ ہو جائے گا۔ تم نے یقیناً کچھ اور صفحے بھی ضائع کیے ہوں گے۔ یہ ایک ضرر رساں اور قابلِ ترس بات ہے۔ اکھڑے ہوئے صفحوں کا ضرور خیال رکھا کرو۔

اب میں تمھیں اس بے آرامی اور بدقسمتی کے بارے میں بتاتی ہوں جو تمہارے جانے کے فوراً بعد تمھاری اِس محبوبہ پہ نازل ہوئی۔ میں نے فوراً دیکھا کہ تم نے اپنی پیاری ناک پہ کوئی توجہ نہ دی تھی اور اسے ہوا کے رحم وکرم پر، اور موسم اور چلتی ہوا کے رحم وکرم پر، اور تقدیر کے سارے نشیب وفراز پر چھوڑ رکھا ہے، بغیر ایک مددگار رومال ساتھ لیے۔ اس بات نے، مجھ میں بہت تشویش پیدا کی۔

نائی آ گیا۔ میں نے اسے بہت مفید جانا اور شاذ و نادر خوش خلقی سے میں نے اس سے پوچھا کہ محترم ڈاکٹر (مارکس) اس کا کتنا مقروض ہے۔ جواب تھا ساڑھے سات چاندی کے گروچن۔ میں نے فوراً رقم اپنے ہاتھ میں پکڑی اور ڈھائی گروچن کی بچت ہوئی۔ چونکہ میرے پاس ریز گاری نہ تھی، اس لیے میں نے اچھی نیت سے اسے چاندی کے آٹھ گروچن دیے کہ وہ مجھے ریز گاری دے گا۔ مگر پتہ ہے اس بدمعاش نے کیا کیا؟۔ اس نے میرا شکریہ ادا کیا اور سارا پیسہ جیب میں ڈال دیا۔ میرے بقیہ پیسے گئے اور میں اُن کے لیے صرف سیٹیاں ہی بجا سکتی تھی۔ میں ابھی تک

اُسے لعنت ملامت کر رہی تھی، مگر شاید وہ میری بے چین نگاہوں کا مطلب نہ سمجھ سکا، یا ماں نے مجھے شانت کرنے کی کوشش کی .... مختصر یہ کہ میرا بقیہ پیسہ گیا جس طرح کہ ساری اچھی چیزیں جاتی ہیں۔ وہ ایک مایوسی تھی''۔

اب میں آتی ہوں لباس کے معاملے پر۔ میں آج صبح باہر گئی اور وولف کی دکان پر بہت سے نئے گوٹا اور کناری دیکھے۔ اگر تم انہیں منتخب کرنے دو گے تو پھر میرے محبوب، میں تمھیں کہتی ہوں کہ معاملات میرے حوالے کر دو۔ عمومی طور پر سویٹ ہارٹ، میں فی الحال ترجیح دوں گی کہ تم کچھ بھی نہ خریدو اور پیسہ سفر کے لیے بچاؤ۔ دیکھو نا، محبوب، میں تب تمہارے ساتھ ہوں گی اور ہم دونوں خریداری کریں گے، اور اگر کوئی ہمیں ٹھگے گا، تو کم از کم ہم دونوں کی رفاقت میں ایسا ہوگا۔ اس لیے جانِ من، اب کچھ نہ خریدو۔ اس بات کا اطلاق پھولوں کے ہار پر بھی ہوتا ہے۔ مجھے خدشہ ہے تمہیں بہت زیادہ ادائیگی کرنی پڑے گی، اور مل کر اسے پسند کرنا یقیناً بہت اچھا ہوگا۔ اگر تم پھول خریدنے پر ہی مصر ہو تو وہ گلابی رنگ کے ہوں۔ وہ میرے سبز لباس پہ خوب جچیں گے۔ مگر میں اس سارے جھمیلے کو ترک کرنے کو ترجیح دوں گی۔ بلاشبہ سویٹ ہارٹ، یہ بہتر ہوگا۔ یہ تم اُس وقت کر سکتے ہو جب تم میرے پیارے قانونی، چرچ میں کی ہوئی شادی والے خاوند ہو گے۔ اور ایک بات اور: اس سے قبل کہ مجھے بھول جائے، رجحان واقعتاً نیک نیت نہیں ہے، اور تمہارے ارادے قابلِ فہم طور پر خبیث ہیں۔ تم اندر گھس آئے تو کیا تم ایک بھگوڑے کی حیثیت میں بھونکے تھے؟۔ یا انھوں نے رحم کے ساتھ انصاف کی ملاوٹ کی تھی؟۔ کیا اوپن ہاتم واپس آ گیا اور کیا کلاسن ابھی تک غصے میں ہے؟۔ میں جس قدر جلد ممکن ہو سکے گا لافارگ کو خط ارسال کروں گی۔ کیا تم نے بری خبر والا خط E [.....] کو دیا ہے؟۔ کیا پاسپورٹ والے رضامند ہیں؟''۔

''عزیز ترین محبوب، یہ چلتے چلاتے سوالات ہیں، میں اصل مسئلے پر اب آتی ہوں۔ کیا تم سٹیمر پر لوگوں سے اچھی طرح پیش آئے تھے، یا پھر وہاں کوئی مادام ہرمی موجود تھی؟۔ تم برے لڑکے! میں یہ سب کچھ تم سے باہر نکال کر رہوں گی۔ ہر وقت سٹیم کشتیوں پر۔ میں سماجی معاہدہ، یا ہماری شادی کے کاغذات میں اس قسم کی آوارہ گردی پہ فوری پابندی لگا دوں گی، اور اس طرح کے کبیرہ گناہوں پہ،

سخت سزا ہو گی ۔ ایسے سارے کیس مخصوص کروں گی اور ان پر سزائیں مخصوص کروں گی ، اور میں فوجداری قانون کی طرح کا شادی کا ایک دوسرا قانون بناؤں گی ۔ میں تمھیں سیدھا کروں گی ۔

''کل شام میں پھر تھک کر چور ہو گئی ، مگر پھر بھی میں نے ایک انڈا کھایا ۔ خوراک کے شیئرز اس طرح برے نہیں جا رہے اور ڈسلڈ فورڈ حصصوں کی طرح اوپر جا رہے ہیں ۔ جب تم آؤ گے تو امید رکھنی چاہیے کہ دونوں برابر ہوں گے ، اور ریاست منافع کی ضمانت دیتی ہے ۔ البتہ ، الوداع اب ۔ جدا ہونا دردناک ہے ۔ یہ دل کو درد دیتا ہے ۔

الوداع میرے اکلوتے محبوب ، میٹھے ، سیاہ رنگت والے ، ننھے سے خاوند ۔ ''کیا'' کیسے ! آہ ، تم بے ایمان چہرہ ۔

الوداع ۔ جلد لکھنا ۔

جینی کا پیرس میں موجود مارکس کے نام خط

21 جون 1844

''دیکھو میری جان ، میں تم سے قانون کے مطابق نہیں نمٹتی اور آنکھ کے بدلے آنکھ ، دانت کے بدلے دانت اور خط کے بدلے خط نہیں مانگتی ۔ میں سخی اور بڑی شان والی ہوں ۔ مگر مجھے امید ہے کہ تمہارے سامنے میری دوگنی صورت مجھے جلد ہی سنہرے پھل دے گی ، جواب میں چند سطریں ، جن کے لیے میرا دل تمنا کر رہا ہے ، چند الفاظ جو مجھے یہ بتا دیں کہ تم ٹھیک ہو رہے ہو ۔ میں یہ بھی جاننا چاہتی ہوں کہ تم میرے لیے اداس ہو رہے ہو ، اور تم سے سننا چاہتی ہوں کہ تمھیں...... ۔

ہماری ننھی کے بارے میں ایک بلٹن ، اس لیے کہ بہرحال وہ ہمارے الائنس کی چیف ہے ۔ اور بہ یک وقت تمہاری اور میری ہوتے ہوئے وہ ہماری محبت کی سب سے قریبی رسی ہے ۔ ننھی سی گڑیا سفر کے بعد بہت تکلیف میں تھی اور بیمار تھی ۔ معلوم ہوا کہ وہ نہ صرف قبض کا شکار رہی بلکہ بسیار خوراکی کا بھی ۔ ہمیں ''موٹے سؤر'' کو بلانا پڑا ، اور اس کا فیصلہ یہ تھا کہ لازمی طور پر اسے ایک دودھ پلانے والی نرس کی سہولت میسر ہو ، اس لیے کہ مصنوعی خوراک سے وہ آسانی سے تندرست نہیں ہوسکتی ۔ تم میری پریشانی کا اندازہ کر سکتے ہو ۔ مگر وہ سب کچھ اب گزر گیا ۔ پیاری ننھی ''عقل مند آنکھیں'' اب ایک صحت مند نوجوان دودھ پلانے والی نرس سے شان دار خوراک

لے رہی ہے۔ یہ نرس بآربیلن کی ہے، اُس کشتی بان کی بیٹی جس کے ساتھ پیارے ابا اکثر سفر کر چکے۔ اچھے وقتوں میں جب یہ لڑکی ابھی بچی تھی، ماں نے اس کے لیے پورے لباس کے لیے کپڑے مہیا کیے تھے۔ اور کیا عجیب اتفاق ہے کہ وہی غریب بچی، جسے ابا ہر روز ایک ''کروئٹزر'' دیا کرتا تھا، آج ہماری بچی کو زندگی اور صحت دے رہی ہے۔ اُس کی زندگی بچانا آسان نہ تھا، مگر اب وہ کسی بھی خطرے سے باہر ہے۔ اپنی ساری بیماریوں کے باوجود وہ نمایاں طور پر خوب صورت لگتی ہے، اور ایک ننھی سی شہزادی کی طرح سفید پھول کی مانند نازک اور شفاف ہے۔ پیرس میں ہم اسے بیماری سے نہیں نکال سکتے تھے۔ اس لیے یہ سفر تو پہلے ہی قیمتی بن چکا ہے۔ علاوہ ازیں، میں دوبارہ اپنی اچھی پیاری ماں کے ساتھ ہوں، جو عظیم ترین جدوجہد کے ساتھ ہم سے جدا ہونا سہ سکی ہے۔

ماں نے وٹنڈورف میں بہت برا وقت گزارا۔ وہ زیادہ کھردرے لوگ ہیں...... اس دودھ پلانے والی نرس کی ایک دوسری بات یہ ہے کہ وہ ایک ملازمہ کے بطور بھی بہت کارآمد ہے اور ہمارے ساتھ رہنے کے لیے راضی ہے۔ چونکہ وہ تین سال تک میٹز میں رہ چکی ہے، اس لیے فرانسیسی بھی بول لیتی ہے۔ لہٰذا میرا واپسی کا سفر مکمل طور پر محفوظ ہے۔ قسمت کے کیا پینترے ہیں، ہے ناں؟!۔

فی الحال پیاری ماں کو بہت سارا خرچہ برداشت کرنا پڑ رہا ہے۔ وہ بہت غریب ہے۔ اس کے پاس جو کچھ ہے، ایڈگر اُس سے چھین لیتا ہے اور پھر ایک کے بعد دوسرا بکواس خط لکھتا رہتا ہے۔ بجائے اس کے کہ خود اپنے حالات کو انقلابیانا شروع کردے، وہ قریب آنے والے انقلابات، اور سارے موجود حالات کا تختہ الٹنے پر خوش ہوتا ہے۔ وہ اکثر ناخوش گوار بحثیں جنم دیتا ہے اور جنونی انقلابی نوجوان نسل پہ بالواسطہ حملے کرتا ہے۔ عمومی طور پر چیزوں کی موجودہ حالت کی تبدیلی کی شدید خواہش اب اِس تناسب سے کہیں بھی موجود نہیں ہے، جس تناسب سے سطح پر چیزیں اس قدر خوف ناک طور پر بے جان نظر آتی ہیں۔

لیکن آؤ، ہم انقلاب کی بات سے اپنی دودھ پلانے والی نرس کی طرف لوٹ آئیں۔ میں سفر سے بچی ہوئی رقم میں سے ماہانہ چار تھیلر اُسے ادا کروں گی۔ اُسی بچی ہوئی رقم سے میں ڈاکٹر اور دوائی کی ادائیگی کروں گی۔ یہ صحیح ہے کہ ماں مجھے ایسا کرنے نہیں دینا چاہتی مگر اسے تو

صرف خوراک پر اپنی بساط سے زیادہ خرچ کرنا پڑتا ہے۔ غربت کے باوجود وہ ہر بات کو اپنے شائستہ حالات کے مطابق رکھتی ہے۔ ٹرائیر میں لوگ اُس کی طرف بہت اچھا رویہ رکھتے ہیں اور یہ بات مجھے کسی قدر مطمئن کرتی ہے۔

مجھے کسی کے گھر جانے کی ضرورت نہیں، اس لیے کہ وہ سب میرے پاس آتے ہیں اور صبح سے لے کر رات تک مجمع لگائے رہتے ہیں۔ میں تمھیں اُن سب کے نام نہیں گنوا سکتی۔ آج بھی میں نے محبِّ وطن لہمین کو رخصت کیا، جو بر سبیلِ تذکرہ، بہت زیادہ دوستانہ مزاج والا ہے، اور صرف اس بات پہ خوف زدہ ہے کہ کہیں وہاں تمہارے جامع سائنسی مطالعے میں حرج نہ آئے۔ میں ہر ایک سے نوابوں کی طرح پیش آتی ہوں اور میری بیرونی وضع قطع اسے مکمل طور پر جواز بخشتی ہے۔ اس لیے کہ میں اُن سب میں سے زیادہ خوش نما ہوں اور اپنی زندگی میں کسی بھی وقت سے زیادہ اب اچھی نظر آتی ہوں اور زیادہ شباب پر بھی ہوں۔ سب لوگ اس بات پہ متفق ہیں۔ اور لوگ مستقل طور پر ہر وآغ کی وہ تعریف دہراتے ہیں، جس نے مجھ سے پوچھا ''میری بپتسمہ کی توثیق کب ہوگئی ہے''۔ میں خود سے سوچتی ہوں، عاجزی سے پیش آنے کا کیا فائدہ، یہ کسی کو مشکل وقت میں کام نہیں آسکتی۔ اور لوگ بہت خوش ہوتے ہیں اگر انہیں اپنی پشیمانی کے اظہار کا موقع ملے۔ اس حقیقت کے باوجود کہ میرا سارا وجود اطمینان اور ''دولت مندی'' ظاہر کرتا ہے، پھر بھی ہر شخص کا خیال ہے کہ تم مضبوط زمین پر قدم جمائے ہوئے ہو۔ میں جانتی ہوں کہ ہمارے قدم چٹان جیسی مضبوط زمین پر نہیں جمے ہوئے۔ مگر ایک مضبوط زمین ہے کہاں؟ کیا ہر جگہ زلزلہ کے آثار نظر نہیں آتے اور اُس زمین کی کھوکھلی بنیاد نظر نہیں آتی جس پر سماج نے اپنے مندر اور دکانیں کھڑی کر رکھی ہیں؟۔ میرا خیال ہے کہ وقت، وہی پرانا خچر، جلد ہی زیرِ زمین قرض لینا بند کردے گا.......... بلاشبہ برسلز میں دوبارہ طوفان آئے ہیں۔ کاش ہم ذرا سے وقت کے لیے بوجھ سہار سکیں، جب تک کہ ہماری ننھی بڑی ہو جائے۔ اس وقت تک، تم میرے ذہن کو سکون میں رکھو گے، ہیں ناں میرے میٹھے فرشتے، میرے دل کے اکیلے اور واحد محبوب؟۔ میرا دل 19 جون کو تم پر گیا!۔ یہ تمہاری محبت میں کس قدر رزور اور محبت سے دھڑکا تھا۔

اب آ ؤ واقعات کی جانب ۔ ہماری شادی کی سالگرہ سے پہلے تک ہمارا ننھا بچہ دوبارہ تندرست ہوا اور صحت مندانداز میں ،اور بے قرار خواہش کے ساتھ دودھ پینے لگا۔ پھر میں اپنے مشکل سفر پر نکل کھڑی ہوئی ....تم جانتے ہو کہاں کے لیے؟۔میں نے اپنا عمدہ پیرس فراک پہنا اور میرا چہرہ جوش سے چمک رہا تھا۔ جب میں نے گھنٹی بجائی تو میرا دل تقریباً سنائی دینے کی حد تک زور سے دھڑک رہا تھا۔میرے ذہن میں ہر بات چل رہی تھی۔دروازہ کھلا اور جٹ چن نمودار ہوئی۔اس نے مجھے گلے لگایا، چوما اور ڈرائنگ روم لے گئی، جہاں تمہاری ماں اور سوفی بیٹھی ہوئی تھیں۔دونوں نے فوراً مجھے گلے لگایا۔تمہاری ماں نے مجھے ''تُو'' کہہ کر پکارا،اور سوفی نے مجھے اپنے پاس صوفے پہ بٹھایا۔ اسے بیماری نے خوف ناک حد تک تباہ کر دیا تھا۔لگتا ہے وہ دوبارہ کبھی تندرست نہ ہوگی۔اور جٹ چن تو اس سے بھی بری حالت میں ہے۔صرف تمہاری ماں بہتر حالت میں اور آسودہ لگتی ہے۔وہ خوش طبعی کی حد تک شاداں و مسرور ہے۔افسوس یہ شگفتہ مزاجی کسی طرح نامبارک لگتی ہے۔ساری لڑکیاں مساوی طور پر پیار کرنے والیاں تھیں، بالخصوص کیرولین۔اگلی صبح تمہاری ماں نو بجے ہی بچے کو دیکھنے آ گئی۔سہ پہر کو سوفی آئی اور اُس صبح ننھی کیرولین نے بھی ہماری ننھی فرشتہ کا چکر لگایا۔کیا تم ایسی تبدیلی کا تصور کر سکتے ہو؟۔کتنا فرق ڈالتی ہے کامیابی، یا ہمارے معاملے میں تو کامیابی کا ''دکھاوا''، جسے عیارانہ طریقوں سے برقرار رکھنا مجھے آتا ہے۔

یہ عجیب خبر ہے، ہے ناں؟۔ذرا سوچو، وقت کیسے گزرتا ہے اور حتیٰ کہ وہ فربہ ترین سؤر بھی۔ شیلچر بھی اب مزید ایک سیاستدان، اور ایک سوشلسٹ نہیں رہا..........فرینکن تھیلر جزوی طور پر سمجھتا ہے کہ تمہارا اگروہ پاگل ہے، مگر وہ سوچتا ہے کہ یہ مناسب وقت ہے کہ تم نے بائیر پر حملہ کیا۔آہ، کارل جو کچھ تم کرنے جا رہے ہو اُسے جلد کر دو۔اور نیز جلد مجھے اپنے زندہ رہنے کی نشانی دے دو۔نرم ترین محبت کرنے والی ماں عظیم ہمدردی سے میرا خیال رکھ رہی ہے، میری ننھی کی مناسب طور پر دیکھ بھال کی جا رہی ہے۔سارا ٹرائیر حیرت سے دیکھتا ہے، تعریف کرتا ہے اور سلام دعا کرتا ہے، مگر پھر بھی میرا دل اور روح تمہاری طرف مڑے ہوئے ہیں۔کاش میں تمھیں زیادہ جلد جلد دیکھ پاتی، اور تم سے پوچھتی؛ ایسا کس لیے ہے۔یا تمہارے لیے یہ والا گیت گا لیتی؛ ''کیا تم یہ بھی جانتے ہو کہ کل کے بعد آنے والا

دن کون سا ہوگا؟''۔اے میرے پیارے دل، میں بہت بے چینی سے تمھیں چومنا چاہتی ہوں۔

بہر حال، تمہیں اخبار، ٹرائر شچے زی تنگ پڑھنا چاہیے۔یہ اب کافی اچھا ہو گیا ہے۔تمہارا کیا حال ہے؟۔ مجھے تم سے دور ہوئے آٹھ دن ہو چکے ہیں۔حتیٰ کہ یہاں، اچھی کوالٹی کے دودھ کے باوجود بھی ایک دودھ پلانے والی نرس کے بغیر ہمارے بچے کے لیے اپنی بیماری سے نکلنا ممکن نہ ہوتا۔اس کا پورا معدہ گڑ بڑ تھا۔آج شیلچر نے مجھے یقین دلایا کہ وہ اب بالکل محفوظ ہے۔ کاش بے چاری ماں اس قدر پریشانیوں میں نہ ہوتی، اور بالخصوص ایڈگر کی وجہ سے، جو کہ اپنے نکمے پن کو ڈھانپنے اور چھپانے کے لیے زمانوں کی عظیم نشانیوں اور سماج کی ساری مصیبتوں کو استعمال کرتا ہے۔اب پھر چھٹیاں آ رہی ہیں اور ایک بار پھر امتحان میں کچھ نہ نکلے گا۔ یہ ناقابلِ معافی ہے۔ماں نے اپنے لیے ہر چیز کو حرام کر رکھا ہے، جب کہ ایڈگر کولون میں مزے کر رہا ہے، سارے اوپیراؤں میں جاتا ہے۔اور وہ یہ سب کچھ خود خط میں لکھتا ہے۔وہ اپنی ننھی بہن کے بارے میں ہمدردترین انداز میں ذکر کرتا ہے، اپنی ننھی جینی کے بارے میں، مگر میں اس پراگندہ دماغ کی طرف نرم روی رکھنے کو ناممکن دیکھتی ہوں۔

عزیز ترین جان! میں اکثر ہم لوگوں کے مستقبل کے لیے بہت پریشان رہتی ہوں، ابھی بھی اور بعد میں بھی۔اور میرا خیال ہے میں یہاں اپنی دولت مندی کا ناٹک کرنے اور ملمع سازی کرنے کی سزا پاؤں گی۔ اگر ہو سکے تو تم اس بارے میں میرے دماغ کو مطمئن کر دو۔ سارے اطراف سے ایک مستقل آمدنی کی باتیں ہی ہوتی ہیں۔ میں انھیں محض اپنے گلابی گالوں، اپنی شفاف جلد، اپنے مخملین چوغے، پروں والے ہیٹ اور سمارٹ '' مانگ پٹی'' سے جواب دیتی ہوں۔اس کا بہترین اور عمیق ترین اثر ہوتا ہے، اور اگر میں نتیجے میں مغموم ہو جاتی ہوں تو کسی کو نظر نہیں آتا۔ ہمارے بچے کی اس قدر حسین سفید رنگت ہے کہ ہر شخص اُس پر حیران ہو جاتا ہے۔وہ بہت عمدہ اور نازک بچی ہے۔شیلچر بچے کی طرف بہت ملتفت اور مہربان ہے۔آج وہ بالکل بھی جانا نہیں چاہتا تھا، پھر ''خدا کا غضب'' آ گیا، اور پھر ریورکان، پھر لہمین، اور پھر پوپی۔ یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہتا ہے۔کل ''درخت کا مینڈک'' بھی اپنی مچھلی کی کھال کی طرح کی بیگم کے ساتھ یہاں

تھا۔ میں نے اُن کو نہیں دیکھا۔ تمہارے خاندان کے ارکان (بشمول مکمل ساز و سامان کے ساتھ سوفی کے) گزرتے ہوئے ادھر آئے۔ مگر وہ کس قدر بیمار لگتی ہے!!!............ اگر سیبن کا س اور ھینز سے ملاقات ہو تو میرا سلام کہنا۔ میں جلد ہی تمہاری خبر سنوں گی، ہیں ناں؟۔ اور کیا تم لانگ جومیو کے ''کوچوان'' نامی گیت کو بہادری سے گا رہے ہو؟۔

......اس قدر جھنجھلاہٹ اور نفرت سے نہ لکھو۔ پتہ ہے، تمہارے دوسرے مضامین نے کس قدر زیادہ اثر ڈالا ہے۔ یا تو حقیقتِ حال مزید زیرک انداز میں لکھو یا مزاح میں اور ہلکے پھلکے انداز میں۔ پلیز، میری جان! اپنا قلم کاغذ پر دوڑنے کے لئے چھوڑ دو۔ خواہ وہ کبھی اپنے فقرے کے ساتھ ہی لڑکھڑا جائے اور گر جائے۔ تمہارے تصورات ہمیشہ سپاہی کی طرح تن کے سیدھے کھڑے ہوتے ہیں، اس قدر باعزت طور پر مستحکم اور جرأت مند۔ اور وہ قدیم گارڈ کی طرح کہہ سکتے ہیں کہ؛ یہ مر جائے گا مگر ہتھیار نہیں ڈالے گا۔ اس سے کیا فرق پڑے گا کہ اگر کبھی کبھار یونیفارم ذرا سا کھلا ڈلا رہے اور بٹن اس قدر مضبوطی سے بند نہ ہوں؟۔ فرانسیسی سپاہیوں میں سب سے عمدہ چیز اُن کا آزادانہ اور سہل انداز ہے۔ جب تم ہمارے بیساکھی والے پروشیائیوں کے بارے میں سوچتے ہو تو کیا تم پہ کپکپی طاری نہیں ہوتی؟......بس ذرا سا تسمہ کو ڈھیلا کر دو اور گلوبند اور ہیلمٹ کو ہٹا دو۔ لفظ کو اپنا راستہ بنانے دو اور الفاظ کو اسی طرح سیٹ کر دو جس طرح کہ وہ خود بخود اترتے جاتے ہیں۔ اس طرح کی آرمی کو سخت مارچ نہیں کرنا پڑتا۔ اور تمہاری فوجیں محاذ پر قابض ہوتی جا رہی ہیں، ہیں نا؟ ۔اُن کے جنرل کے لیے دعائیں۔

میرے سیاہی مائل مالک! خدا حافظ، عزیز ترین دل، میرے محبوب، میری ساری ہستی۔ حال میں میں اپنے پیارے جرمنی میں ہوں، ہر چیز میرے آس پاس ہے مع میری ننھی کے اور میری ماں کے، مگر پھر بھی میرا دل غمگین ہے اس لیے کہ تم نہیں ہو۔ یہ دل تمہارے لیے بے چین ہے، اور یہ تمہارے لیے اور تمہارے سیاہ پیغام رسانوں کے لیے انتظار کرتا ہے۔

خدا حافظ

تمہاری............Schipp Schribb

پیرس میں موجود مارکس کے نام جینی کا خط

ٹرائیر

4 اور 10 اگست 1844 کے درمیان

میں نے تمہارا خط اُسی لمحے وصول کیا جب گھنٹیاں بج رہی تھیں، بندوقیں چل رہی تھیں اور نیکوکار ہجوم، آسمانی آقا کا شکریہ ادا کرنے کلیساؤں میں ریوڑوں کی طرح داخل ہو رہا تھا جس نے کہ اس قدر معجزانہ طور پر اُن کے زمینی آقا کو بچایا۔ تم تصور کر سکتے ہو کہ میں نے کس خصوصی محسوسات کے ساتھ جشن کے دوران ہائنے کی شاعری پڑھی اور اپنے حمدیہ شور کے ساتھ سریلی آواز بھی نکالی۔ کیا تمہارا پروشیائی دل بھی اُس جرم یا اُس صدمہ بھرے، ناقابلِ غور جرم کی خبر سن کر خوف سے نہیں دھڑکا؟۔ افسوس ضائع شدہ عصمت، اور ضائع شدہ وقار کے لیے!۔ ایسے ہیں پروشیائی نمایاں الفاظ۔ جب میں نے ننھے سبز ٹڈے، کیولری کپتان ایکس کو ضائع شدہ عصمت کے بارے میں جذباتی تقریر کرتے ہوئے سنا تو میں صرف یہ یقین کر سکتی تھی کہ اس سے اس کا مطلب ماں مریم کی مقدس و بے داغ پاکیزگی تھی، اس لیے کہ بہر حال وہ واحد بات ہے جو سرکاری طور پر تصدیق شدہ ہے۔ مگر پروشیائی ریاست کی عصمت!۔ نہیں، میں بہت عرصے سے اس پر یقین ترک کر چکی ہوں۔ جہاں تک اس خوف ناک واقعہ کا تعلق ہے، پاک پروشیائی لوگوں کے لیے ایک تسکین رہتی

ہے،یعنی، یہ کہ اس کارنامے کے پیچھے مقصد کوئی سیاسی جنونیت نہیں تھی، بلکہ واضح طور پر انتقام کے لیے ایک شخصی خواہش تھی۔ وہ اس کے ساتھ خود کو تسلی دیتے ہیں۔مگر یہ بالکل ایک نیا ثبوت ہے کہ جرمنی میں ایک سیاسی انقلاب ناممکن ہے، جب کہ ایک سماجی انقلاب کے سارے تخم موجود ہیں۔ جب وہاں کوئی سیاسی جنونی کبھی رہا ہی نہ ہو تو پھر انتہا کو جانے کی جرأت کون کرتا۔قتل پہ ایک کوشش کا خطرہ مول لینے کو پہلا شخص اس کی طرف خواہش، شدید خواہش سے بہہ گیا۔تین دن تک وہ شخص بھوک سے مرنے کے مستقل خطرے میں برلن میں بے فائدہ بھیک مانگتا رہا............ چنانچہ یہ خفیہ قتل کی ایک سماجی کوشش تھی!۔اگر کوئی چیز ہو جائے تو یہ اسی سمت سے شروع کرے گی............وہ ہے سب سے حساس جگہ،اور اس لحاظ سے ایک جرمن دل بھی زد میں ہے۔

جینی کا پیرس میں موجود کارل مارکس کے نام خط

ٹرائیر

11 اور 18 اگست 1844 کے درمیان

میرے عزیز ترین اور انوکھے کارل!

میرے دل کے محبوب، تم یقین نہیں کر سکتے کہ تم اپنے خطوط سے مجھے کتنا زیادہ خوش کرتے ہو۔اور کس طرح اپنے آخری پادری جیسے خط سے، تم اے میرے دل کے ملاّ اور پادری! اپنی بے چاری کم سن بھیڑ کی سکون آور امن اور شانتی کو دوبارہ بحال کر چکے ہو۔دور سیاہ منظر کے ہر طرح کے اندیشوں اور جھلکیوں کے ساتھ خود کو ٹارچر کرنا یقیناً غلط اور احمقانہ ہے۔میں خود اُن خود عذابی لمحوں میں اُس کا اچھا خاصا ادراک رکھتی ہوں............گو کہ روح خواہش مند ہے، مگر جسم کم زور ہے، اور اس طرح ہمیشہ ہوتا ہے کہ صرف تمہاری مدد ہوتی ہے کہ میں اُن بھوتوں کو جھاڑ پھونک سے بھگانے کے قابل ہوتی ہوں۔تمہاری تازہ خبروں نے مجھے واقعتاً اس قدر اصلی اور حقیقی سکون بخشا ہے کہ دوبارہ اندیشوں میں کڑک ہو جانا واقعی غلط ہوگا۔میں اب توقع کرتی ہوں کہ یہ تاش کے کھیل کی طرح واقع ہوگا، اور میں امید کرتی ہوں کہ کوئی خارجی صورت میری گھر واپسی کا وقت مقرر کرے گی۔شاید ایڈگر کی آمد یا اسی طرح کا کوئی (خارجی) موقع۔میں اس دردناک نکتے کو بادلِ ناخواستہ چھیڑتی ہوں، اور صرف ایڈگر کی موجودگی میں اس معاملے پر کسی فیصلہ کی بات کروں گی۔

بہر حال میں سردیوں سے پہلے آ جاؤں گی۔ بھلا میں ایسے پیارے، دل گرما دینے والے دوستانہ پن کی مزاحمت کس طرح کرسکتی ہوں جو تمہاری سطروں سے مجھ پر چمکتا ہے؟۔اور پھر پس منظر میں بے چینی اور خوف کے سیاہ احساسات ہیں، بے وفائی کا اصلی ڈر، ایک دارالحکومتی شہر کی دلکشیاں اور کششیں ہیں............ یہ ساری ایسی قوتیں اور طاقتیں ہیں جن کا مجھ پر اثر کسی بھی اور چیز سے زیادہ طاقت ور ہے۔ میں ایک طویل عرصے کے بعد ایک بار پھر تمہارے دل کے قریب، تمہاری بانہوں میں اطمینان اور مسرت انگیزی کے ساتھ آرام کرنے کے لیے بہت بے چین ہوں۔ مجھے تم سے ڈھیر ساری باتیں کرنی ہیں، اور تم نے دوبارہ کیا تکلیف میرے لیے لانی ہے کہ میں تو شہزادی کے درجہ پہ فائز ہوں۔اس لیے کہ تقسیم شدہ جرمنی میں چلتے رہنا آسان نہیں۔

تم ننھی مخلوق (بیٹی) کو دیکھ کر بہت خوش ہوگے۔ میں یقین سے کہتی ہوں کہ تم ہمارے بچے کو پہچاننے کے قابل نہ ہوگے، جب تک کہ اس کی چھوٹی آنکھیں اور بالوں کا سیاہ گچھا تم پہ راز افشاں نہ کردے۔ دوسری ہر چیز اب بالکل مختلف ہے، صرف تم سے مشابہت بڑھتی جاتی ہے۔ پچھلے چند دنوں سے وہ جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ شوربہ کچھ کچھ کھانے لگی ہے جو میں اپنے ساتھ لائی ہوں، اور وہ اس سے بہت زیادہ چٹخارے لیتی ہے۔ غسل خانے میں وہ اپنے چھوٹے ہاتھوں سے پانی کے اس قدر چھینٹے اڑاتی ہے کہ سارا کمرہ پانی پانی ہوجاتا ہے، اور پھر وہ اپنی ننھی انگلی پانی میں ڈبوتی ہے اور اس کے بعد تیزی سے اُسے چاٹتی ہے۔اس کا ننھا انگوٹھا جسے اس نے ہمیشہ مڑا ہوا رکھا اور پھر انگلیوں سے درمیان میں جھانکنے جیسا بناتی ہے۔ وہ اس عادت سے اس قدر غیر معمولی طور پر لچک دار اور ملائم بن گئی ہے کہ اس پہ حیران ہوئے بغیر نہیں رہا جاسکتا۔ وہ ایک ننھی سی پیانو نواز بن چکی ہے............ میرا خیال ہے کہ وہ اپنے ننھے سے انگوٹھے کے ساتھ جادوئی کرتب کرسکے گی۔ جب وہ روتی ہے تو ہم فوراً اس کی توجہ وال پیپر پہ پھولوں کی طرف مبذول کرتے ہیں، اور تب وہ ایک چوہیا کی طرح چپ ہوجاتی ہے اور اتنے لمبے وقت تک اُسے دیکھتی ہے کہ اس کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔ ہم بہت دیر تک اس سے بات نہیں کرتے، اس لیے کہ اس سے اُسے خود پر بہت زور لگانا پڑتا ہے۔ وہ ہر آواز کی نقل اتارنا چاہتی ہے اور اس کا جواب دینا چاہتی ہے۔اس کی پیشانی

سوج جاتی ہے اور سرخ ہوجاتی ہے۔ یہ بے حد دباؤ کی ایک علامت ہے۔ حادثاتی طور پر وہ خوش مزاجی کا نکتۂ عروج ہے۔اس پر تمہاری ہر طرح کی نگاہ اُسے ہنسائے گی۔تم دیکھو گے کہ میں کیسی پیاری ننھی مخلوق اپنے ساتھ لاؤں گی۔ جب وہ کسی کو بولتے ہوئے سنتی ہے تو وہ یک دم اُس سمت دیکھنے لگتی ہے اور اُس وقت تک دیکھتی رہے گی جب تک کہ کوئی تازہ واقعہ نہیں ہوتا۔تم بچے کی زندہ دلی کے بارے میں تصور تک نہیں کرسکتے۔ پوری پوری رات اس کی چھوٹی آنکھیں سونے کے لیے بند ہونے سے انکار کرتی ہیں، اور اگر کوئی اس کی طرف دیکھے تو وہ زور سے ہنستی ہے۔ وہ اس وقت سب سے زیادہ خوش ہوتی ہے، جب وہ روشنی یا آگ دیکھتی ہے۔ اِس طریقے سے اس کے عظیم ترین طوفان کو دھیما کیا جاسکتا ہے۔ پیارے کارل، ہماری ننھی گڑیا کتنی دیر تک اس کی اداکاری کرتی رہے گی؟۔ مجھے ڈر ہے، مجھے ڈر ہے کہ جب اس کا ابا اور اماں ایک بار پھر اکٹھے ہوں گے، اور مشترکہ ملکیت میں رہیں گے، تو یہ اداکاری ایک ڈوئٹ (دوگانا) بن سکتی ہے (اس کا کوئی اور بہن بھائی پیدا ہوسکتا ہے: مترجم)۔یا پھر ہم پروشیائی طرز کا فیصلہ کریں؟۔عموماً اُس جگہ بچوں کی بہت بڑی تعداد نظر آتی ہے جہاں وسائل بہت کم ہوتے ہیں۔دس بچوں کے باپ نے جو ایک غریب آدمی ہے، قصبہ کے مجسٹریٹ سے امداد مانگی۔ جب اس پر اتنے زیادہ بچے پیدا کرنے پہ تنقید کی گئی تو اس کا واحد جواب یہ تھا؛ اِس سے، کسی سب سے چھوٹے اور غیر اہم گاؤں میں بھی سال میں ایک جشن ہوتا ہے۔ پھر اُسے امداد دی گئی، اور اب بلاشبہ وہ گیارہواں جشن منارہا ہوگا۔

ہم نے کافی عرصے سے تمہارے عزیزوں کو نہیں دیکھا۔ پہلے عالی وقار ملاقات اور اب شادی کے لیے اہم انتظامات، اس طرح کہ کسی کی موجودگی نامناسب ہے، کوئی دعوتیں موصول نہیں ہوتیں کہ دوبارہ ان کے پاس نہ جانے کی انکساری پیدا ہو۔ شادی 28 اگست کو ہے۔اتوار کو نکاح کا اعلان کیا گیا ہے۔ ساری عظیم الشانی کے باوجود جٹ چن کی صحت روز بہ روز خراب ہوتی جارہی ہے۔اس کی کھانسی اور آواز کا بھرّا جانا بڑھتے جاتے ہیں۔ وہ اب چل نہیں سکتی۔ وہ ایک بھوت کی طرح منڈلاتی ہے، مگر وہ یقیناً شادی شدہ ہوگی۔ یہ عموماً خوف ناک اور غیر محتاط سمجھا جاتا ہے۔ روچول، کہتا ہے کہ یہ اس کے حق میں بہتر ہے تاکہ وہ اپنے بھتیجے کے لیے کچھ محفوظ کرے۔ میں نہیں

جانتی کہ اس کا نتیجہ اچھا ہوگا یا نہیں۔کاش کم از کم وہ ایک شہر میں رہنے جا رہے ہوتے............مگر ایک مصیبت زدہ گاؤں میں، اور وہاں بھی سردیوں میں۔میں تصور نہیں کر سکتی کہ کس طرح تمہارے رشتہ دار اس کے بارے میں خوش اور مسرور ہوں گے۔اگر مقدر اُن کی روحوں کو کسی حد تک کم زور نہ کرے تو اُن کی خود بینی و تکبر سے کوئی نجات نہیں۔اور شان دار پارٹیوں اور زیورات، کان کے زیوروں اور شالوں کے بارے میں شیخی خوری! مجھے تمہاری ماں کی سمجھ نہیں آتی۔ اس نے خود ہمیں بتایا کہ اس کے خیال میں جٹ چن کو ٹی بی ہے، اور پھر بھی اسے شادی کرنے دیتی ہے۔مگر کہتے ہیں کہ جٹ چن بہت شدت سے ایسا چاہتی ہے۔ مجھے تعجب ہے کہ اس سب کا انجام کیا ہوگا۔

ٹرائیر میں ایسی گہما گہمی ہے جو میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ ہر جگہ یہ سرگرمی ہے۔ساری دکانیں تازہ تازہ سجادی گئی ہیں، ہر شخص رہائش کے لیے کمروں کا انتظام کر رہا ہے۔سارا کوبلنز یہاں آ رہا ہے اور سماج کے چوٹی کے لوگ جلوس میں شامل ہو رہے ہیں۔سارے ہوٹل پہلے ہی بھر چکے ہیں۔210 قیام گاہیں قائم ہو چکی ہیں، جہاں شراب بھی بکتی ہے۔نیز سڑکیں، تھیٹر، تصویری چڑیا گھر، بین الاقوامی تھیٹریں، المختصر جس بھی چیز کے بارے میں سوچا جائے وہ اپنی موجودگی کا پہلے ہی اعلان کر رہی ہے۔سارا چوک خیموں سے بھرا ہوا ہے۔گیٹوں کے سامنے لکڑی کے پورے گھر کھڑے کیے گئے ہیں۔ٹرائیر اتوار کو مارچ کرتا ہے۔ ہر ایک کو کسی جلوس میں شامل ہونا ہوتا ہے اور پھر گاؤں آ جاتے ہیں۔ ہر روز تقریباً سولہ ہزار لوگ۔ بیگم سسٹین پہلے ہی 400 تھیلر مالیت کے مقدس کپڑے کی چھوٹی کاپیاں فروخت کر چکی ہے۔ ہر گھر پہ چھ فینگ سے لے کر ایک سو تھیلرز تک کی قیمت کی تسبیحیں ٹنگی ہوئی ہیں۔میں نے بھی اپنی ننھی کے لیے ایک چھوٹا سا تمغے جیسا تحفہ خریدا ہے۔ اور کل اُس نے خود ایک تسبیح حاصل کی۔تم اس ہل چل اور سرگرمی کا تصور نہیں کر سکتے جو یہاں ہو رہی ہے۔اگلے ہفتے آدھا لگزمبرگ آ رہا ہے؛ کزن مائیکل نے بھی اپنی آمد کا اعلان کیا ہے۔سارے لوگ لگتا ہے پاگل ہو گئے ہوں۔انسان کس بارے میں سوچے؟۔ یہ زمانوں کی اچھی نشانی ہے کہ ہر چیز کو انتہاؤں کی طرف جانا ہے، یا ہم اپنی منزل سے ابھی تک بہت دور ہیں؟۔

جہاں تم ہو وہاں بھی ہر دوزخ کو کھلا چھوڑ دیا جا رہا ہے۔کیا چیزوں کو ایک بار پھر پیوند کیا

جا سکتا ہے؟۔اور مجھے بتاؤ کہ اس بے عقل (روج) نے تمہارے مضمون کے بارے میں کیا کہا؟۔کیا اس نے ادلے کا بدلہ کیا ہے؟۔جواب دیا ہے یا خاموش رہا ہے؟۔جنگ واقعی استثنائی طور پر ایک عالی ظرف شخص ہے۔یہ کتنی اچھی بات ہے کہ ایک بار پھر تمہارے پاس ذرا سے پیسے موجود ہیں۔بس یہ بات ذہن میں رکھو کہ جب بٹوہ بھرا ہوتا ہے، تو یہ بہت جلد، پھر خالی ہو جاتا ہے، اور پھر اسے بھرنا کتنا مشکل ہوتا ہے۔تم پیارے اچھے کارل، میرے دل کے ڈارلنگ! میں تمھیں بہت پیار کرتی ہوں، میرا دل تمہارے لیے بہت بے قرار ہے۔ مجھے بہت اچھا لگے گا اگر ایڈگر اپنی دلکش بھانجی کو دیکھ سکے۔ کاش وہ ایک ماموں بیرسٹر بن جائے............تب میں ماں سے اپنی روانگی کی بات ذرا پہلے کر پاؤں گی۔ہماری ننھی گڑیا ابھی ابھی اپنا سوپ پی رہی ہے۔دیکھو نا، وہ مزید بالکل بھی لیٹنا نہیں چاہتی۔وہ سارا وقت سیدھا بیٹھنا چاہتی ہے۔اس طرح وہ اپنے ارد گرد کو بہتر طور پر دیکھنے کے قابل ہوتی ہے۔ مجھے بتاؤ میرے ننھے دل، کچھ عرصہ سے میں نے محسوس کیا کہ تم مزید گیورئیر کا تذکرہ نہیں کرتے۔

کیا معزز کزن کے سلسلے میں کچھ ہوا؟۔اور کیا متبرک جیوارگا کے بارے میں کوئی خبر ہے؟۔

میں شدت سے جاننا چاہتی ہوں کہ پرومیریائی اب کیا کرے گا۔کیا وہ خاموش رہے گا یا شور شرابا کرے گا؟۔یہ خصوصی بات ہے کہ کولون سے کوئی ناخوش گوار خبر نہیں آتی بلکہ ہمیشہ بہترین بات آتی ہے۔بہر حال، ہمارے دوست کس قدر وفادار، کس قدر فکر مند، معاملہ فہم اور خیال رکھنے والے ہیں۔گو کہ پیسہ مانگنا تکلیف دہ ہے، مگر اُن لوگوں سے متعلق یہ ناخوش گوار اور گراں بار نہیں رہتا۔میں لکھنا جاری نہ رکھ سکوں گی، اس لیے کہ بچی اپنی مرغیوں کی طرح کی عمدہ کٹ کٹ ہنسی، اور بات کرنے کی کوششوں سے میری توجہ ہٹائے رکھتی ہے۔تم اس کی پیشانی کی خوب صورتی، اس کی جلد کی شفافیت اور اس کے ننھے ہاتھوں کی حیرت ناک نازکی کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔

میرے دل کے اچھے دل! مجھے جلد دوبارہ لکھو۔میں تمہاری ہینڈ رائٹنگ دیکھ کر بہت زیادہ خوش ہوتی ہوں۔تم پیارے، اچھے، میٹھے، خصی نہ کیے ہوئے نر سؤر۔تم میری چھوٹی گڑیا کے باپ۔

الوداع

میرے دل کے دل

جینی کا خط برسیلز میں موجود مارکس کے نام

پیرس

10 فروری، 1845

.... وہ کل عمارت خالی کرنے کا حکم دینے آ رہا ہے۔ یہ ایک خوف ناک ضرب ہے اور میں تمہیں یہ تصور کرنے چھوڑتی ہوں کہ میں اپنے 200 فرانکوں کے ساتھ کیا کروں گی، اب جب کہ مجھے اسے 980 فرانک بطور ضمانت دینے ہیں جن کا نصف وہ اُس وقت واپس کرے گا جب اُسے کوئی کرایہ دار ملے گا۔

یہ ہیں حکومتی، گوئزوٹ والی، ہمبولڈ والی، بے شرف جعل سازی کے مسرت آمیز نتائج۔

مجھے نہیں معلوم کہ ہم کیا کریں گے۔ آج صبح میں نے پورا پیرس چھان مارا۔ خزانہ بند تھا اور مجھے دوبارہ جانا پڑے گا۔ پھر میں ایک فرنیچر نیلام کرنے والے ایجنٹ اور تاجروں کے پاس گئی۔ مجھے کہیں کوئی کامیابی نہ ملی۔ اور ان پریشانی بھری چکریں کاٹنے کے دوران، مزید یہ ہوا کہ ایوربرک نے مجھے میڈم گلیز سے ملنے پر مجبور کیا، جو ایک خوش اخلاق، بے ساختہ اور مہربان عورت ہے جس نے مجھے بہت مسرور کیا۔ میں اس لمحے تمہیں لکھتے ہوئے خود کو بچے کے ساتھ مصروف رکھے ہوئی ہوں اور بڑبڑا رہی ہوں۔ ننھی جینی کبھی بھی ابّا کہنے سے نہیں رکتی۔ اسے ابھی تک سخت زکام ہے اور

اس کے چھوٹے دانت بہت درد کرتے ہیں۔ لیکن مجھے امید ہے کہ وہ جلد دوبارہ ٹھیک ہو جائے گی۔

میں نے آج اماں سے سنا کہ ایڈگر جلد ہی امتحان دے گا۔

میرے اچھے کارل، کیا تم حیران نہیں ہو رہے ہو کہ میں تمھیں فرانسیسی میں لکھ رہی ہوں؟ مگر ایسا میں نے جان بوجھ کے نہیں کیا۔ میرا ارادہ تھا کہ شروعات چند فرانسیسی فقروں سے کروں گی اور پھر، جس طرح کہ کھانا کھاتے وقت بھوک لگ جاتی ہے، میں اس زبان سے ساتھ چھوڑنے کے قابل نہ رہی۔ میں اِسے تمھیں لکھتے ہوئے اور تم سے بات کرتے ہوئے بہت آسان پاتی ہوں، میں اتنی ہی تیزی سے لکھ رہی ہوں جتنا کہ جرمن زبان میں۔ اور گو کہ یہ کلاسیکل فرنچ نہیں ہوگی مگر مجھے یقین ہے کہ اسے پڑھ کر تمھیں مزہ آئے گا۔ اس کی غلطیوں کو، نا قابلِ بیاں خوب صورتیوں کو پڑھ کر تمھیں لطف آئے گا۔ میں یہ سطور تمھیں اس وقت تک نہیں بھیجوں گی جب تک کہ مجھے تمہارا پہلا خط نہیں ملتا۔ میری طرف سے ہمارے اچھے دوست برگرز کو بہت ساری عمدہ باتیں کہنا۔ ایک ہزار بوسے امی کی طرف سے ابا کو، اور ایک چھوٹا سا بوسہ منسٹر چن کی طرف سے۔ الوداع میرے دوست۔ میں تمھیں دوبارہ دیکھنے کی راہ تک رہی ہوں۔ اب تک تو تم پہلے ہی برسیلز میں ہو گے۔ بہت سارے سلام ہمارے نئے مادر وطن کو۔ الوداع۔

10 فروری

ہائینے وزارتِ داخلہ میں تھا جہاں اسے بتایا گیا کہ انہیں اس بارے میں بالکل کچھ معلوم نہیں ہے۔ لیڈرو اور رولن اس مسئلے کو چیمبر میں اٹھائیں گے جس وقت ہر شخص فرار ہو گیا ہوگا۔ کیا تم نے ''ریفارمے'' پڑھی ہے؟۔ یہ کیا احمق، قابلِ ترس شئے ہے۔ جو بات یہ کہتی ہے وہ تکلیف دِہ حملہ ہے، دوسروں کی طرف سے شدید ترین حملوں سے بھی زیادہ۔ وہاں تمہارے پاس اس عظیم شخص کی تصنیف ہے .... مسٹر باکونن، جو بہر حال آیا اور مجھے تقریر اور ڈرامہ کے بارے ایک سبق دیا تا کہ خود کو مجھ پہ ظاہر کرے۔ ہر وغ بچے سے کھیل رہا ہے۔ ایوربیک مسٹر برگرز اور عوام کے بیٹے کی مسلسل پراگندہ خیالی کے بارے میں مسلسل بولے جا رہا ہے۔ مسٹر وئیل، میرا خصوصی محافظ، میری مدد کو آیا............

برسیلز میں موجود مارکس کے نام جینی کا خط

ٹرائیر

(24 اگست 1845 کے بعد لکھا گیا)۔

میرے محبوب کارل، گو کہ اس موقع پر ہمارے خطوط راستے میں ایک دوسرے کو کراس کر چکے ہوں گے، البتہ میں تمہارے خطوط کو اپنے پچھلے خط کے جواب کے بطور دیکھتی ہوں، اس لیے کہ تمہارا خط اُن سوالوں کا پیشگی اندازہ کرسکتا ہے اور جواب دیتا ہے، جن پہ میرا دماغ مشکوک اور غیر فیصلہ کن تھا۔

صرف ایک بڑا اہم سوال، درزی کا بل ابھی تک موزوں جواب کا انتظار کرتا ہے، جو مجھے امید ہے کہ جلد سامنے آئے گا۔ جانِ من، تم ہر صورتِ حال کو اس قدر پیار بھری توجہ سے وزن دیتے ہو کہ جب میں نے تمہارا پیارا خط پڑھا تو بہت راحت محسوس کی۔ مگر میرا دل ابھی تک روانہ ہونے یا رکنے یا کم از کم ایک تاریخ مقرر کرنے کے بارے میں متذبذب ہے۔ اور ایمان داری کی بات یہ ہے کہ یہ یہیں ٹھہرے رہنے کی طرف زیادہ مائل ہے۔ کاش ہر دن اپنی لمبائی کو دگنا کرسکتا، کاش میں اُن گھنٹوں کے ساتھ سیسے کی طرح وزن ڈال سکتی تاکہ وہ اس قدر تیز رفتاری نہ کرسکیں............آہ، کاش تم جان سکتے کہ ہمارا اکٹھے رہنا میری ماں کے لیے کس قدر مسرت بھری

نعمت ہے، وہ پیاری بچی کا دھیان رکھنے سے نہ ختم ہونے والی مسرت حاصل کرتی ہے، اور وہ میری موجودگی سے بہت شاداں و فرحاں ہے! ۔ اور کیا میں اُس کو محض ایک سردمہر لفظ سے اس تمام مسرتوں سے محروم کردوں؟ ۔ کیا میں یہ سب کچھ اُس سے لے لوں، اور اُس کے پاس سوائے طویل افسردہ سرما کی ویران تنہائی، میری زندگی اور ایڈگر کے مستقبل سے متعلق بے چین فکرمندی کے، کچھ بھی نہ چھوڑوں گی؟ ۔ وہ خود مجھے بے نظیر جرأت کے ساتھ روانگی کے لیے کہتی رہتی ہے، وہ رازدارانہ انداز میں ایک دن مقرر کرتی ہے، میں پھر اگلے دن کے لیے پس و پیش کرتی ہوں اور خود کو ایک اور دن عطا کرتی ہوں............اور پھر ایک مزید دن، ایک اور دن۔ اور پھر بھی یہاں پہلے ہی میرے دن گنتی کے ہیں اور یہ مہلت جلد ہی میرے لیے وقت کو تنگی ترشی سے پورا کرنے کو لازم بنادے گی، اس لیے کہ یہ بے مہری سے قریب تر آ رہی ہے۔ نیز میں یہاں چھوٹے سے جرمنی میں بہت زیادہ سکون سے ہوں! ۔ گو کہ تمہارے جیسے جرمن مخالف کے سامنے ایسا کہنا بہت جرأت مانگتا ہے، ہیں نا؟ ۔ مگر وہ جرأت مجھ میں ہے۔ گناہ گاروں کی اس قدیم سرزمین میں بہت خوشی سے رہا جاسکتا ہے۔ یہ عظیم الشان فرانس اور بلجیم تھے، جہاں میں نے حقیر ترین اور رذیل ترین حالات دیکھے۔ یہاں لوگ بے انداز طور پر حقیر ہیں، زندگی بحیثیت مجموعی ایک پاکٹ ایڈیشن ہے، مگر وہاں ہیرو بھی دیوہیکل نہیں ہیں، نہ ہی فرد ذرہ بھر بہتر ہے۔ مردوں کے لیے ممکن ہے مختلف ہو۔ مگر ایک عورت کے بطور، جس کے مقدر میں ہے کہ اس کے بچے ہوں، سلائی کرنی ہو، کھانا پکانا ہو اور رفو کرنا ہو، میں تباہ حال جرمنی کو ترجیح دیتی ہوں۔ یہاں ابھی تک انسان کا ایک بچہ ہونے کو ساکھ حاصل ہوتی ہے۔ سوئی، باورچی کا چمچہ ابھی تک انسان کو ذرا سا وقار عطا کرتا ہے۔ اور ان سب سے بڑھ کر، کپڑے دھونے، سلائی کرنے اور بچے پالنے پر خرچ کردہ دنوں کا صلہ یہ جان کر دل کی گہرائی میں اطمینان ہوتا ہے کہ اُس نے اپنا فرض پورا کیا ہے۔ مگر اب وہ قدیم فیشن والی چیزیں مثلاً ڈیوٹی، وقار وغیرہ مزید کوئی معنی نہیں رکھتے۔ اب جب کہ ہم اس قدر ایڈوانس ہوچکے ہیں کہ اِس طرح کے پرانے مختصر الفاظ اور جملے جو کسی پارٹی کے اصولوں کو واضح کرتے ہیں، فرسودہ سمجھے جاتے ہیں۔ اب جب کہ ہم اپنے اندر، خودپسندی کے جذبات کو ایک ضرورت سمجھتے ہیں، ہم زندگی کے معمولی فرائض

کی جانب مزید جھکاؤ محسوس نہیں کرتے۔ہم بھی، لطف اندوز ہونا چاہتے ہیں، خود اپنی ذات میں بنی نوعِ انسان کی مسرت کا تجربہ کرنا اور چیزیں سرانجام دینا چاہتے ہیں۔مگر میرے لیے جو چیز جرمنی کے حق میں ترازو کو جھکا دیتی ہے وہ me hercule , کا دیکھنا ہے، مردوں میں وہ شہزادہ شخص، وہ ماڈل شخص............اس جرمنی کے خلاف کوئی ایک لفظ بھی نہ کہے جس میں اِن جیسے لوگ اپنی ننھی ٹانگوں پر کھڑے ہو کر طوفان موڑ دیتے ہیں۔

میں اندازاً وسط ستمبر کے بعد روانہ ہو جاؤں گی۔ممکن ہے وی ڈیمیر کولون تک میرے ساتھ ہو۔شیلپر بھی برسیلز جا رہا ہے اور اس نے کل مجھے بتایا کہ وہ میرے لیے صحیح وقت پر وہاں ہونے کی کوشش کرے گا۔ سارنگی کے گز منچلا، Sir، اِس سے کچھ نہ نکلے گا۔ہمیں شاید بائیر کے ساتھ چسپاں ہونا پڑے گا۔ چھوٹا گھر چلے گا۔ سردیوں میں بہرحال زیادہ جگہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔میری ماں سوچتی ہے کہ بہتر ہوگا اگر ہم ایڈگر کو اُس پورے عرصے تک کسی اور جگہ ٹھہرائیں، شاید ''بو آئس ساوتج''میں۔وہ بہرحال سستا ترین علاقہ ہوگا۔پھر اوپری منزل پر میں اپنے اہم کام کو ختم کر کے دوبارہ نیچے آؤں گی۔ پھر تم وہاں سو سکو گے جہاں اب تمہاری مطالعہ گاہ ہے اور تم اپنا خیمہ ملاقات کے بہت بڑے کمرے میں گاڑ سکو گے............اس میں کوئی مشکل نہ ہوگی۔تب نچلی منزل پہ بچوں کا شور مکمل طور پر بند ہو جائے گا، تم اوپری منزل پر ڈسٹرب نہ ہو گے۔جب چیزیں درست ہو جائیں گی تو میں تمہارے ساتھ آن ملوں گی، اور رہائشی کمرہ، بہرحال، ہمیشہ صاف ستھرا رکھا جا سکے گا۔ دوسری منزل پر دو کمرے ہمارے بہت کم یا بالکل کام کے نہ ہوں گے۔تمام مواقع پر ہمیں پہلی فرصت میں رہائشی کمرے میں ایک اچھا گرم سٹو و اور متعلقہ چیزیں لگانی چاہئیں۔یہ بھی بائیر کا کام ہے، اس لیے کہ گرم نہ ہو سکنے والے کمروں کو چھوڑا نہیں جا سکتا۔ یہ بھی بہتر ہوگا کہ براگراٹ سے وقت پر نمٹا جائے، وگرنہ یہ پاک کردہ یادداشت کے کچن ٹیبل کے معاملے جیسا ہوگا۔اس کے بعد میں باقی چیزیں دیکھ لوں گی۔ جو تیاریاں یہاں ہو سکتی ہیں کی گئی ہیں۔اگر تم آ جاؤ اور مجھ سے ملو تو میرے لیے بہت زبردست ہوگا۔ ورویئرز بہت دور ہے شاید لیگے جتنا دور۔ وہاں کسی سرائے کے بارے میں ضرور معلومات کرو جہاں ہم مل سکیں۔ ویلہلم دی پیسیفک (نادار مخالف اور لوہے جتنے

سخت) نے مجھے یہاں سے کولون تک ایک دن میں سفر کرنے سے سختی سے منع کیا۔سادہ بات یہ ہے کہ میں رات کو بلنز میں گزارنے کے تصور سے نفرت کرتی ہوں۔ نہ ہی میں ایک پورا دن کولون میں گزارنا چاہتی ہوں، بلکہ ایئر تک سفر جاری رکھوں گی۔اور پھر اگلے دن لیگے تک۔البتہ مجھے ٹرین کا سفر اکثر توڑنا پڑے گا اس لیے کہ بورژواپہ اچھے خاصے ناخوش گوار اثرات ہوں گے۔مگر میں آپ کو اپنے سفر کی تفصیلات بعد میں بتاؤں گی۔ برسیلز میں تو بھکاریوں کی ایک کالونی ہوگی۔کیا اینگلز اکیلا واپس آیا ہے یا دو کی صورت؟۔ہیس نے خط لکھا ہے اور وی ڈیمیر کو بتایا ہے کہ وہ شادی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔کیا بورژوا کولون میں رہ رہا ہے یا وہ خام لوہے کے معاملے پر ایلبر فیلڈ میں ہوگا؟ مجھے ڈینیلز کو بھی آ کر مجھ سے ملنے کا کہنا چاہیے، مگر کیسے؟۔

ننھی جینی میرے پاس بیٹھی ہے اور وہ بھی اپنے ابا کو خط لکھ رہی ہے جس کے بارے میں وہ مستقل بولتی رہتی ہے۔اس کی باتیں بہت میٹھی ہیں۔مسز وور بز نے اسے بہت خوب صورت نیلا فراک دیا ہے۔ ہر شخص بچی کے ساتھ بہت پیار کرتا ہے جو کہ شہر بھر کا موضوع بنی ہوتی ہے، اس طرح کہ ہر روز لوگ اُسے دیکھنے آتے ہیں............

ایڈگر کو بتا دو کہ پشمینہ جرابیں کھڑکی کے نیچے نہیں ہیں۔ وہ بالا خانے کی دائیں طرف بڑے بکسے میں ہیں۔اگر وہ بچوں کے کپڑوں کے بیچ ذرا سی چھان پھٹک کرے تو وہ اسے ملیں گی۔ اب جب کہ تم اپنی کتاب ختم کر رہے ہو تو خدا کرے کوئی بڑی مصیبت نہ آئے۔اُس کی اشاعت کے لیے میں بے چینی سے منتظر ہوں۔اس کے بارے میں بھی، اور نیز تمہاری ماں کے ساتھ ایک آدھ شخصی مناقشے کے بارے میں بھی ملاقات کے وقت بتاؤں گی۔ایسی چیزوں کے بارے میں لکھنے سے زیادہ گفتگو کرنا بہتر ہوتا ہے۔خدا حافظ، میرے محبوب۔ایڈگر اور دوسروں کو میرا اسلام کہہ دو، اور ماں اور بیٹی کے پرکشش تصورات کو عزیز جانو۔جلد ہی دوبارہ لکھو۔میں بہت خوش ہوتی ہوں جب تم لکھتے ہو۔

تمہاری

جینی

جینی کا برسیلز میں موجود مارکس کو خط

ٹرائیر

24 مارچ' 1846

میرے پیارے محبوب کارل!

کل کے تمہارے طویل اور پیارے خط پر تمہارا ہزار بار شکریہ۔ میں اِن سارے بے چین اور دکھوں کے دنوں میں تمہاری طرف سے خیر خبر آنے کے لیے بہت منتظر تھی۔ جب میرا دل کسی بھی چیز کی اُمید کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا، اور بہت طویل عرصے تک میرا بے چین سینہ غیر مطمئن رہا۔ ہر گھنٹہ اپنے اندر خوف اور پریشانی کی دائمیت رکھتا تھا۔ تمہارے خط میری زندگی میں روشنی کی کرنیں ہیں۔ پیارے کارل، دعا کرو کہ وہ اور زیادہ اکثر چمکتے رہیں اور مجھے مسرور کرتے رہیں۔ مگر ہو سکتا ہے کہ اب مزید دیر تک مجھے اُن کی ضرورت نہ رہے۔ میری پیاری ماں کی حالت بہتری کی جانب ایسا رواں دواں ہے کہ اس کی صحت یابی کا امکان غالباً ایک گمانِ غالب بن چکا ہے۔ ہم سب کو امید ہو چکی ہے کہ اس دفعہ اُس میں آئی ہوئی بہتری ایک واہمہ نہیں ہے، جس طرح کہ چپکے چپکے بڑھتی رہنے والی تکالیف کے مریضوں مثلاً اعصابی بیماریوں میں اکثر ہوتا ہے۔ وہ اب اپنی توانائی بحال کر رہی ہے اور اس کا دماغ اب اصلی یا تصوراتی پریشانیوں اور خوفوں سے

زیر نہیں ہے۔ میں نے خود کو کسی بھی امر کے واقع ہونے کے لیے تیار کیا تھا، اور اگر بدترین واقعہ بھی ہو جاتا تو بھی کافی تسلی اور اطمینان پاتی، مگر بہر حال میرا دل اب خوشی اور سرمستی سے سرشار ہے۔ انسان جس سے محبت کرتا ہے، اُس کی زندگی سے متعلق ایک عجیب بات ہے۔ یہ اس قدر تیزی سے چھوٹتا نہیں ہے۔ انسان اپنے وجود کے ہر ہر ریشے کے ساتھ اُس سے چمٹا رہتا ہے، اور جب دوسرے کی سانس لڑکھڑا جاتی ہے تو ایسا لگتا ہے جیسے وہ ریشے یک دم کٹ چکے ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ اب صحت یابی جاری ہے اور جلد ہی اپنا ہدف پورا کرے گی۔ اب سارے ملول خیالات کے خاتمے کا وقت ہے۔ اُس کے دماغ کی آنکھوں کے سامنے مسلسل طور پر پُر مسرت تصورات کو سجانے کا وقت ہے۔ اب مجھے ایسی ساری کہانیاں سوچنی ہیں جن میں سچ کی کچھ مشابہت موجود ہو۔ یہ سب کچھ بہت مشکل ہے اور جنھیں محض اُس محبت نے آسان بنا ڈالا ہے جو مجھے اپنی پیاری ماں سے ہے، اور اُس پُر نعمت امید سے کہ، جب یہ سارا کچھ ہو جائے گا تو میں پھر تیزی سے واپس جانے اور محبوب تم سے، اور اپنے پیارے، میٹھے، ننھے بچوں سے دوبارہ آن ملنے کے قابل ہو سکوں گی۔ فٹ فاٹ اور تندرست رہو اے میرے سارے عزیز لوگو، اور اُن کے اچھے ننھے سروں پہ ایک محتاط نظر رکھو۔ میں بچوں کے ننھے چہرے دوبارہ دیکھنے کو بہت اداس ہوں۔

لگتا ہے کہ موت اور شدید صدمہ رسیاں تڑوا کر تم لوگوں کے درمیان گھس آئے ہیں! ۔اس کا زیادہ حریص عورت لیڈی میکبتھ (میری برنز) کی سازشوں کی طرف منسوب ہوا ہوگا، اور یہ بلاسبب نہ تھا۔ اس لیے کہ میں، یقین کرنے کے لیے، بہت عرصے تک پھر، صورت حال پر عیب جوئی کرتی رہی اور چھوٹی موٹی تنقید کرتی رہی ہوں۔ اب جہاں تک اس دقیقہ رس عورت کا تعلق ہے تمہارے برعکس اینگلز (ایک ایسی عورت کو'' جس طرح اس عورت کو ہونا چاہیے'' بطور دائمی اینٹی تھیسز، بہت ہی مغرور اور لہٰذا بہت معمولی باتوں پر بہت واویلا کرنے والی'' پا کر) بالکل درست تھا ۔ جب اس تجریدی ماڈل کا سامنا ہوتا، میں خود اپنی آنکھوں میں واقعتاً مکروہ لگتی ہوں اور جواب میں اس کی ساری کمیاں اور کمزوریاں دیکھنے کو یقینی بنانا چاہتی ہوں۔ مزید برآں، اینگلز سے متعلق ایک ''نادر نمونہ'' کہنے والی بات بہت ہی باطل، یا بالکل بہت غلط ہے۔ اینگلز یہ کہنے میں حق بجانب ہے

کہ ''ایسا نہیں ملے گا'' ۔ مگر یہی تو وہ جگہ ہے، جہاں دلیل زمین پر گر جاتی ہے۔ پیاری، دلکش اور باصلاحیت عورتوں کی بہتات ہے، انھیں دنیا میں ہر جگہ دیکھا جاسکتا ہے۔ اور وہ صرف ایک ایسے شخص کا انتظار کر رہی ہیں جو انہیں آزادی اور نجات دلائے۔ کوئی بھی شخص ایک عورت کا نجات دہندہ بن سکتا ہے۔

آج کل کی عورتیں بالخصوص، سب چیزوں سے اثر لیتی ہیں۔ اور خود ایثاری کی بہت اہل ہیں۔ یہ صحیح ہے، کہ انسان کو اپنے گوداموں میں موجود ساری چیزوں کا وسیع تر علم ہونا چاہیے، اگر اس نے سارے ذائقے کو ترک نہیں کرنا۔ اور یہ ایک سیلزمین میں قابلِ مذمت ہے جو ایسی اشیا کے ساتھ بہت عرصے سے کاروبار کرتا رہا ہے۔ ایک تجارتی لین دین کے لیے کون ''ربی رابونی'' پر ایک فاش غلطی، بے پرواہی دکھانے کا الزام لگا سکتا ہے؟۔ اُس کے لیے تو ساری بلیاں ایک رنگ کی ہیں اور وہ اُس پر مطمئن ہے۔ دوسری طرف جب وہ دور دراز پولینڈ میں گلابی جھلک نمودار ہوتے دیکھتا ہے تو وہ یہ بھول جاتا ہے کہ اُن سرخ گلابوں کا رنگ اصلی نہیں ہے۔ وہ آنکھ کے لیے مسرت بخش، اور ضروری ہیں اور اُنہوں نے ایک بڑا ہیجان پیدا کیا، مگر ''اِس کوشش اور ایک کوشش کرنے کی کوششوں میں'' کوئی کس طرح ایک تعلق قائم کر سکتا ہے؟۔ کون اُسے سمجھ سکتا ہے؟۔ چیزیں ایک ایسے مقام پر آئی ہیں کہ اصلی گوشت پوست کے انسان سے مع اس کی ساری ضروریات اور خواہشات کے آئیڈیلزم چلا گیا اور اس کی جگہ سوائے واہمہ کے اور کسی بھی چیز نے نہیں لی۔ عملی حقیقت کے لیے جنونیت ایک بار پھر مضبوطی سے زین پر بیٹھی ہے۔ اور جب ہیسؔ جیسے لوگ، جو دراصل سوائے نظریہ دان کے اور کچھ نہیں ہوتے، جن کے پاس اصل گوشت و پوست نہیں ہوتا بلکہ محض اِس کی ایک تجرید ہوتی ہے، جب ایسے لوگ اچانک چھری کانٹے کے معاملے کا اپنی زندگی کے مشن کے بطور نمائش کریں، تب وہ واہمہ کے اندر گردن گردن ڈوبنے کو مجبور ہوتے ہیں۔ ہیسؔ کمزور پر ایک پُر اسرار ناقابلِ تشریح، جادوئی، شخصی ڈگمگاتا مشق جاری رکھتے ہوئے بھی مسلسل بوگس پراجیکٹوں کے ساتھ دل بہلاتا رہے گا............۔ ویٹلنگ کا اپنے واہمہ والے پراجیکٹوں پر شوروغوغا بھی اچھا خاصا تشریح پذیر ہے۔ اُس ہی کی طرح، دستکار طبقے سے متعلق ہونا، مقبولِ عام شاعری میں جام پینے کی

منادی کرنے سے ممتاز ہونے کے علاوہ کچھ اور کرنے کے لائق نہیں ہے، اس لیے بھی وہ بدقسمت مہمات سے زیادہ بڑے کاموں کی اہلیت نہیں رکھتا جو کہ ظاہر ہے کہ احمقانہ اور ناکام مہمات ہیں۔ اسے مضحکہ خیزی کی کوئی تمیز نہیں ہے، اور اِس موقع پر کیا خفت آمیز ناکامی ہوئی ہوگی، یہ دیکھنا اب سب کے لیے بہت واضح ہے۔ میرے پیارے کارل' میں حد سے زیادہ خوش ہوں کہ تم ابھی تک اپنا حوصلہ بلند رکھے ہوئے ہو اور اپنی بے صبری اور اپنی چاہ پر قابو پائے ہوئے ہو۔ میں تمہاری اس بہادری پر تمھیں بہت زیادہ پیار کرتی ہوں۔ تم میرے خاوند ہو، اور میں ابھی تک اس کے لیے تمہاری شکر گزار ہوں۔ ہڑا دھڑی کے وسط میں پرسکون اور صاف ذہن رہنا اور حالات کے ساتھ ہم آہنگ رہنا!! ۔ بدقسمت بغاوت کے بارے میں سب سے مکروہ چیز یہ ہے کہ بدبخت پروشیا (اپنی کمزور اور نقلی انسان دوستی کے ساتھ) کو وہ فرانسیسی احمق اور اس کے سارے تعریف کرنے والے پھر شاباش کہہ رہے ہیں۔ پراگریس کے ساتھ یہ پاگل پن واقعتاً نفرت انگیز بات ہے۔

تم سٹرنر کے ساتھ کیسے چل رہے ہو اور تم نے کیا پیش رفت کی ہے؟۔ سب سے زیادہ، اپنی کتاب پر توجہ دو۔ وقت بے رحم تیزی سے گزر رہا ہے۔ میں خود یہاں پوچھ گچھوں کے محاصرے میں ہوں۔ شیلچر پہلے ہی اس کے بارے میں دوبار پوچھ چکا ہے۔ اور اُس نے اُس لٹریچر کے بارے میں تلخی سے شکایت کی ہے جو اُن کی راہ میں آتا ہے۔ اور یہ سچ ہے کہ وہ بہت بری طرح بند ہیں۔

اُن سب کو گروؔن اور روؔج کے ساتھ گتھم گتھا ہونا پڑ رہا ہے اور وہ نہیں جانتے کہ کس راستے پہ مڑنا ہے۔ شیلچر نے پوچھا کہ آیا ربی ہیسؔ تھا۔ حتیٰ کہ شیلچر بھی کچھ بھی نگلنے کو تیار ہے۔ مگر یہاں علم کی بہت کمی ہے۔ نقلی پیغمبروں نے میدان کو بگاڑ دینے کو بہت کچھ کیا ہے.............۔

جینی کا ہام میں موجود جوزف ویدیمیر کو لکھا گیا خط

17 مارچ 1848ء

ہوٹل مانچسٹر، ریوگرامونٹ ۔نمبرا

پیارے وی دیمیر!

میرے خاوند (جو کہ ایک بار پھر اس بڑے شہر میں دھوئیں، شور اور کام میں اتنا جکڑا ہوا ہے) نے مجھے کہا ہے کہ تجویز کردوں کہ آپ اخبار ''ویسٹ فالسچے ڈیمپفبوٹ ''میں اعلان کردیں کہ یہاں کئی جرمن سوسائٹیاں بنادی گئی ہیں، جن کی تفصیلات مسٹر لونگ کو معلوم ہوں گی؛ مگر یہ کہ ''جرمن ورکرز کلب'' جو لندن میں موجود شاپر، بائیر، مول، اور برسلز میں موجود مارکس، وولف، اینگلز، والاؤ، اور بورن نامی جرمنوں کی راہنمائی میں کام کررہا ہے۔ اُس کا برنسٹین، برنسٹڈ، ہروغ، والک، اور ڈیکر وغیرہ کی قیادت والی ''جرمن ڈیموکریٹک سوسائٹی'' سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ ایک ایسی سوسائٹی ہے جو سیاہ، سرخ اور سنہرا جھنڈا لہراتی ہے اور جس کی، پادری بلوچر سے بک بک ہو چکی ہے اور ریٹائرڈ پروشیائی افسروں کے ذریعے اسے سوراخ کیا جاچکا ہے۔ یہ بہت اہمیت کی بات ہے کہ، فرانس اور جرمنی کی نظروں میں، اس سوسائٹی سے خود کو مکمل طور پر الگ کردینا چاہیے، اس لیے کہ یہ جرمنوں کے لیے رسوائی لائے گی۔ اگر اخبار'' دیمپفبوٹ '' دیر سے نکلے، تو اوپر دی گئی

اطلاع کو کسی بھی جرمن اخبار میں ایک مختصر مضمون کی صورت چھپوا دیں۔ جتنے زیادہ جرمن اخبارات میں بھی ممکن ہو۔

میں چاہتی ہوں کہ یہاں کے حالات کے بارے میں آپ کو بہت سی باتیں تفصیل سے لکھوں جو کہ اس وقت زیادہ ہل چل پیدا کررہے ہیں (آج رات چار لاکھ مزدور ہوٹل ڈی وائل کے سامنے جلسہ کررہے ہیں)۔لیکن میں گھر، گھر کے کاموں اور تین ننھی سی جانوں میں اس قدر مصروف ہوں کہ میرے پاس دور دراز سے آپ اور آپ کی پیاری بیگم کو سلام دعا کے چند دوستانہ الفاظ کے ساتھ سلام دعا کرنے کا ہی وقت ہے۔

تسلیمات و بھائی بندی

جینی مارکس

جینی کا خط، کیرولینا کے نام

14 جولائی‘ 1849

ہوٹل ریوڈی لائل، نمبر 45

میری پیاری لینا!

تمہیں ٹائیر سے بھیجے گئے میرے دو خطوط مل چکے ہوں گے اور تم اُن سے یہ جان گئی ہوں گی کہ اِس بار میں نے وہاں سکون محسوس نہیں کیا۔ وہاں ہر چیز بہت بدل چکی ہے، اور بلاشبہ کوئی بھی ہمیشہ کے لیے ایک جیسا نہیں رہتا۔ میں نے پیرس کے لیے یادِ وطن کا ایک شدید عارضہ محسوس کیا، اپنے سارے سامان کے ساتھ میں ایبڑ اور برسلز کے راستے واپس پوستھیسٹ آئی۔ ہم یہاں پچھلے ہفتے کے دن آئے۔ ہم ٹھیک ٹھاک ہیں۔ میں نے ایک خوش گوار علاقے میں ایک آرام دہ اور خوب صورت رہائش ڈھونڈی، جہاں ہم نے ڈیرے ڈال دیے ہیں۔ اس میں باورچی خانہ ہے اور یہ اچھا خاصا آرام دہ ہے۔

اس لمحے پیرس حد سے زیادہ شان دار اور پُرتعیش ہے۔ ارسٹوکریسی اور بورژوازی بدقسمت 13 جون‘ اور اُن کی پارٹی کی تازہ جیتی کامیابی کے باعث خود کو محفوظ سمجھتے ہیں۔ 14 تاریخ کو سارے رئیس اپنی سواریوں اور اپنے محافظوں نوکروں کی خوراک و پوشاک کے ساتھ پہلے ہی

اُن سوراخوں بلوں سے باہر رینگنے لگے جن میں کہ وہ چھپے رہے تھے۔ چنانچہ شان دار سڑکیں ہر طرح کی عظمت و وقار سے مزین ہیں۔ پیرس ایک پُرتکلف شاندار شہر ہے۔ پچھلے چند دنوں میں جب میں تعریف و حیرانی سے بھری سڑکوں پر چہل قدمی کرتی جو کہ لوگوں سے بھری تھیں، میں نے کتنی بار خواہش کی کہ کاش تم یہاں میرے پاس ہوتیں۔ جب ایک بار ہم اچھی طرح قیام پذیر ہو جائیں تو تم ضرور ایک چکر لگاؤ اور خود دیکھو کہ یہ کتنا زندہ دل ہے۔

15 اگست تک ہم اپنی رہائش میں رہیں گے، جو کہ بہرحال ہمارے لیے کسی بھی لمبے عرصے تک رہنے کے لیے پیاری ہے۔ پیسی نامی ایک بہت ہی خوب صورت مقام پر جو کہ پیرس سے ایک گھنٹے کے فاصلے پر ہے، ہمیں 6 سے 10 کمروں پر مشتمل، ایک باغ کے ساتھ، ایک پورے دیہاتی مکان کی پیشکش ہوئی ہے۔ اس میں شاندار فرنیچر موجود ہے اور اس میں چار بستر ہیں۔ کرایہ ناقابلِ اعتبار، یعنی صرف گیارہ تھیلر ماہانہ۔ اگر وہ بہت دور نہ ہوتا تو ہم ابھی ابھی وہاں شفٹ ہو جاتے۔

ہم ابھی تک فیصلہ نہیں کر پائے کہ آیا ہم اپنا سامان بھیجیں یا نہیں۔ اس لیے مجھے تمہاری مہربان اور اچھی فطرت کو مزید تکالیف دینی پڑیں گی۔ کیا تم جوہاؔن اور میرے پیکنگ کیس بنانے والے ہانسیؔن سے معلوم نہیں کرو گی کہ سارے سامان کے لیے‘ جس میں کتابوں کی صرف ایک پیٹی، نمبر 4، شامل ہوگی کتنے ویگنوں کی ضرورت ہوگی، اور کولون سے پیرس جانے کے لیے ایک ویگن کتنے کی پڑے گی؟۔ اس سے ہمیں اخراجات کا اندازہ ہو سکے گا۔ اس سے قبل کہ سردیاں شروع ہوں، تمھیں ٹرنکوں کو کھول کر مجھے یہاں کچھ کمبل اور کپڑے وغیرہ بھجوانے ہوں گے۔ میں بعد میں مزید تفصیل لکھوں گی۔ جوہان اس سلسلے میں تمہارا اچھا مددگار ہو سکتا ہے۔

اگست کے اواخر میں چیزیں وہاں سے ہٹانی پڑیں گی، جہاں وہ اب ہیں۔ شاید تمھیں بعد میں ان کے سستے گودام میں رکھنے کے لئے جوہاؔن اور فالتن باخ سے بات چیت کرنی ہوگی۔ یہ سب تھکا دینے والے معاملات ہیں، مگر ہمارے خانہ بدوش وجود کے لیے ناگزیر ہیں۔ مجھے صرف اسی بات پر افسوس ہے کہ مجھے یہ اضافی بوجھ تم پر ڈالنا پڑ رہا ہے خصوصاً جب تمھیں خود بہت سے کام

ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اگلا خط مجھے برتھا کی شادی کی پر مسرت بشارت لا دے گا۔خواہ وہ دن پہلے ہی گزر چکا ہے یا ابھی آنے والا ہو۔ براہِ کرم اسے اُس کے آئندہ کی خوشی اور خوش حالی کے لیے میری سب سے دلی خواہشات پہنچا دیں۔کاش میرے اختیار میں ہوتا کہ میں تم سب کو واقعتاً خوش رکھتی اور سب سے بڑھ کر تم کو، میری پیاری لینا،تم کو اتنا خوش اور پر سکون دیکھنا چاہتی ہوں جتنی کہ تم مستحق ہر لحاظ سے حق دار ہو۔ جب میں اُن بہت سارے غموں، پریشانیوں اور مایوس کن توقعات پر غور کرتی ہوں جنھوں نے پہلے ہی تمہاری جوان زندگی کو تلخ و ابر آلود کر دیا ہے، میں تمہیں یقین دلاتی ہوں کہ تم مجھ میں ایک وفادار اور پیاری دوست پاؤ گی۔

میں آج سیاست کے بارے میں کچھ بھی نہیں لکھوں گی۔ کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ ایک خط کے ساتھ کیا کچھ رونما ہو سکتا ہے۔

میرا پیارا شوہر تمہیں گرم جوش سلام کہتا ہے اور پوچھتا ہے کہ کیا تم ''نیو مارکٹ'' کے بینکر، سٹین یا اس کی ماں وغیرہ سے املاک کا تخمینہ لگانے والچنگ کا پتہ معلوم کر سکتی ہو، اور پھر یہ ملحقہ خط اسے بھجوا سکتی ہو۔ یہ معاملہ ذرا فوری نوعیت کا ہے۔ میں یہ خطوط بے محصول نہیں بھیج رہی اس لیے کہ بے محصول خطوط کا دفتر یہاں سے بہت دور ہے .... میں تم سے بھی درخواست کرتی ہوں کہ آپ بھی خطوط بے محصول نہ کرو اور اصل میں، میری طرف سے اپنے خرچ اخراجات کے لیے ایک کیش بک لے لو۔ اگر تم سخت حساب کتاب رکھنے میں ناکام ہوتی ہو تو مجھے مدد کے لیے سنگین اقدامات کو استعمال کرنا ہوگا۔

بچے، جو کہ ان ساری عجائبات کو آنکھوں میں جگہ دینے کے لیے بمشکل آنکھیں اچھی طرح کھول سکتی ہیں، اکثر اپنی پیاری خالہ لینا کے بارے میں غوں غاں کرتے ہیں اور تمہیں پیار بھیج رہے ہیں۔اسی طرح لنچن بھی سلام کہتی ہے۔

جب بھی تمہیں ملیں، اپنی بہن، رولانڈ ''ایٹ فیم'' اور ایسچ ویلڈرز کو میرا سلام پہنچادو۔

ہمیشہ تمہاری

جینی

فرینکفرٹ میں موجود جوزف وی دی میر کو جینی کا خط

20 مئی 1850

مائی ڈیر وی دی میر!

قریب قریب ایک سال ہو گیا، جب آپ اور آپ کی پیاری بیگم نے مجھے اس قدر مہربان اور دوستانہ استقبال دیا تھا۔ میں آپ کے گھر میں بہت خوش اور آرام سے رہی، اور اس پورے طویل عرصے کے دوران میں نے آپ کو ایک لفظ بھی نہ لکھا۔ میں تب بھی خاموش رہی جب آپ کی بیگم نے مجھے بہت مہر سے خط لکھا۔ میں زیادہ تر عرصہ خط لکھنے کے قابل نہیں رہی، اور حتیٰ کہ آج بھی مشکل محسوس ہو رہی ہے، بہت مشکل۔

حالات، البتہ مجھے قلم اٹھانے پر مجبور کرتے ہیں...... میں آپ سے التماس کرتی ہوں کہ جتنی جلد ہو سکے کچھ پیسے بھیج دیں جو اخبار ''ریویو'' سے آ چکے ہیں یا آتے ہوں۔ ہمیں ان کی شدید ضرورت ہے۔ .... پبلک کبھی بھی ہمارے نجی معاملات میں اہم رہی ہی نہیں، یا یہ مشکل ہی۔ اس لیے کہ میرا خاوند ایسے معاملات کے بارے میں بہت حساس ہے اور وہ ڈیموکریٹک بھکاری کا کشکول اٹھا کر خود کو ذلیل کرنے کے بجائے وہ سب کچھ قربان کر دے گا جو اس نے چھوڑا ہے، جس طرح کہ عظیم لوگوں نے کیا ہے۔ مگر جو کچھ وہ اپنے دوستوں سے، بالخصوص کولون میں

موجودوستوں سے توقع رکھنے کا مستحق تھا، وہ تھی اس کے اخبار ''ریویو'' کے لیے سرگرم اور توانا دلچسپی۔ وہ سب سے بڑھ کر ان لوگوں سے اس طرح کی دلچسپی کی توقع کا مستحق تھا جو اُن قربانیوں سے واقف تھے جو اس نے رائنشچے زی تنگ کے لیے دی تھیں۔ اس کے بجائے، کاروبار بے پرواہی کی وجہ سے بری طرح تباہ ہوا، تن آسان طریقہ جس میں یہ چلایا گیا۔ نہ ہی کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ کس نے زیادہ نقصان پہنچایا...... کتب فروش کے تساہل نے، یا وہ جنھوں نے کولون میں کاروبار کا انتظام چلایا، یا پھر عمومی طور پر ڈیموکریٹوں کے پورے رجحان نے۔

یہاں میرے خاوند کو بورژوا زندگانی کی حقیر ترین پریشانیوں نے کچل کر رکھ دیا ہے، اور ان حقیر پریشانیوں نے ایک ایسی تلخ صورت اختیار کر لی ہے کہ اس کے لیے وہ ساری توانائی، سارا تحمل، وضاحت اور وہ خود اعتمادی چاہیے تھی جو وہ جمع کرنے کے قابل تھا تا کہ وہ ہر روز اور ہر گھنٹہ کی اِن جدوجہدوں کے بیچ چلتا رہے۔ پیارے وی دیمیر، آپ میرے خاوند کی ان قربانیوں کو جانتے ہیں جو اس نے اخبار کے لیے دیں۔ اس نے اس میں ہزاروں کی تعداد میں نقد پیسے لگا دیے، اس نے اخبار کی جائیداد تحویل میں لے لی، اس طرح کر کے ڈیموکریٹک محترمین کو انکار کر دیا، جنھیں قرضوں کی ذمہ داری خود لینی چاہیے تھی، ایک ایسے وقت جب اسے جاری رکھنے کے قابل ہونے کے امکانات بہت کم تھے۔

اخبار کے سیاسی وقار اور اپنے کولون کے واقف کاروں کے بورژوا وقار کو بچانے کے لیے اس نے ہر بوجھ کو کندھا دیا، اس نے اپنی مشینری ترک کر دی، اس نے ساری پہل کاری ترک کر دی، اور اپنی روانگی پر، حتیٰ کہ کرائے پر لی ہوئی نئی جگہ کی ادائیگی کے لیے، ایڈیٹروں کی تنخواہوں کے بقیہ جات وغیرہ کے لیے 300 ریخسٹالر قرض لیے۔........... اور اسے زبردستی نکال دیا گیا۔

جیسے کہ آپ جانتے ہیں کہ ہمارے پاس اس سب کچھ کے بعد کچھ بھی نہ بچا، اس لیے میں اپنے چاندی کے زیور کو گروی رکھنے کے لیے فرینکفرٹ آئی (جو کچھ بھی بچا تھا)۔ میں نے اپنا فرنیچر کولون میں فروخت کر دیا، اس لیے کہ مجھے اپنے سوتی کپڑے اور دوسری ہر چیز کی قرقی کا خطرہ تھا۔ جونہی ردِ انقلابی زمانہ شروع ہوا، میرا خاوند پیرس چلا گیا۔ جہاں میں بھی اپنے تین بچوں کے

ساتھ پیچھے پیچھے چلی گئی۔ ہم پیرس میں بہ مشکل آباد ہوئے تھے کہ اُسے وہاں سے بھی جلاوطن کر دیا گیا، مجھے اور بچوں کو بھی طویل عرصہ رہنے کی اجازت دینے سے انکار کیا گیا۔ میں پھر اس کے پیچھے پیچھے سمندر پار چلی گئی۔ ایک ماہ بعد ہمارا چوتھا بچہ پیدا ہوا۔ اس سب کچھ کا مطلب سمجھنے کے لیے آپ کو لندن اور یہاں موجود حالات جاننے پڑیں گے...... تین بچے اور چوتھے کی پیدائش۔ ہمیں، صرف کرایہ پر 42 تھیلرز دینے تھے۔ یہ سب کچھ ہم اپنے روپے پیسے میں تبدیل ہونے والی جائیدادوں سے ادا کرنے کی پوزیشن میں تھے۔ مگر ہمارے لاغر ذرائع ''ریویو'' کے نمودار ہونے کے ساتھ ہی ختم ہو گئے، معاہدے یا نہ معاہدے، پیسہ آنے میں ناکام ہو گیا، یا پھر محض قطرہ قطرہ، اس طرح کہ یہاں ہم نے خود کو خوف ناک ترین صورت حال سے آمنے سامنے پایا۔

میں آپ کو، ہماری زندگیوں میں صرف ایک دن کے احوال کی تفصیل بتاتی ہوں۔ آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ چند مہاجر اسی تجربے سے گزر رہے ہوں گے۔ چونکہ یہاں دودھ پلانے کے لیے ملازم رکھی جانے والی نرسیں حد سے زیادہ مہنگی ہیں، میں نے اپنے بچے کو خود دودھ پلانے کا عزم کیا، البتہ میرے پستانوں اور پشت پر شدید درد ہوا۔ مگر اس بچارے بچے نے میرے دودھ کے ساتھ اپنی ساری پریشانیاں اور ناگفتہ دکھ بھی جذب کر لیے کہ وہ ہر وقت بیمار تھا اور شب و روز شدید درد میں مبتلا تھا۔ اس دنیا میں آنے کے وقت سے لے کر، آج تک وہ ایک بھی پوری رات نہ سویا...... زیادہ سے زیادہ دو یا تین گھنٹے۔ مرنے سے کچھ پہلے بھی، متشدد دورے تھے۔ اس طرح کے کہ بچہ مسلسل موت اور تکلیف دہ زندگی کے بیچ ڈگمگاتا رہا۔ وہ اپنے درد میں وہ اس قدر سختی سے دودھ پیتا کہ میرے پستانوں پر زخم پڑ گئے........... ایک کھلا زخم؛ اکثر اس کے چھوٹے اور کانپتے منہ میں خون کا ایک دھارا ہوتا۔ ایک دن میں بیٹھی تھی کہ ہماری مکان مالکہ آئی، جس کے ہم نے سردیوں میں 250 ریخسٹالر دینے تھے، اور جس کے ساتھ ہم معاہدہ کرتے وقت رضا مند ہو گئے تھے کہ ہم ادائیگی اُسے نہیں بلکہ اس کے لینڈ لارڈ کو کریں گے جس کے ساتھ وہ پہلے قرقی میں رکھی گئی تھی۔ اب اس نے معاہدے کے وجود سے انکار کر دیا اور اپنے 5 پاؤنڈ کا مطالبہ کیا جس کے ہم ابھی تک مقروض تھے۔ چونکہ یہ پیسے دستی موجود نہ تھے، دو اہلکار گھر میں گھس گئے اور جو کچھ میرے پاس تھا

اکٹھا کر کے قرقی کے تحت رکھا...... بستر، کمبل، کپڑے، سب کچھ، حتیٰ کہ میرے ننھے بچے کا پنگھوڑا بھی، اور لڑکیوں کی گڑیوں میں سے بہترین بھی، جن کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئی تھیں۔ انھوں نے دو گھنٹے کے اندر اندر یہ ساری چیزیں لے جانے کی دھمکی دی...... مجھے اپنی کانپتی بچیوں اور ریش زدہ پستان کے ساتھ ننگے فرش پر لیٹے چھوڑ کر۔ ہمارا دوست شرام امداد کی تلاش کے لیے تیزی تیزی سے شہر چلا گیا۔ وہ ایک ٹانگے میں بیٹھا، گھوڑے بدک گئے، اس نے اس گاڑی سے باہر چھلانگ ماری، اور اسے بہتے خون کے ساتھ واپس اُس گھر لایا گیا جہاں میں اپنے بے چارے، کانپتے بچوں کے ساتھ گریہ وزاری کر رہی تھی۔

اگلے دن ہمیں وہ گھر چھوڑنا پڑا۔ سردی تھی، نمی تھی اور بادل تھے۔ میرا خاوند سر چھپانے کی جگہ کی تلاش میں نکلا۔ اس کے تذکرے پر کوئی بھی ہمیں چار بچوں کے ساتھ اندر گھسنے دینا نہ چاہتا تھا۔ آخر کار ایک دوست ہماری مدد کو آیا، ہم نے ادائیگی کر دی اور میں نے جلدی جلدی اپنے سارے بستر فروخت کر دیے تا کہ دوا فروشوں، نانبائیوں، قصائیوں، اور دودھ والوں کا حساب چکا دیا جائے، جنھوں نے اہلکاروں کے سکینڈل سے خوفزدہ ہو کر اچانک اپنے اپنے پیسے لینے کے لیے مجھے محاصرے میں لے لیا تھا۔ جو بستر میں نے بیچ دیے، انھیں احاطے میں لایا گیا اور وہ ایک ہتھ گاڑی پر لاد دیے گئے ...... اور پھر ایک واقعہ ہوا۔ سورج غروب ہونے کے اچھے خاصے وقت کے بعد، انگریزی قانون اس سے منع کرتا ہے، لہٰذا مالک مکان کانسٹیبلوں کے ساتھ ہم پر چڑھائی کرتا ہے، اعلان کرتا ہے کہ ہم نے اپنے سامان کے ساتھ اس کا بھی کچھ سامان ملا دیا ہے، اور یہ کہ ہم بیرون ملک جا رہے ہیں۔ پانچ منٹ سے بھی کم وقت میں دو تین سو لوگوں کا مجمع ہمارے دروازے کے سامنے جمع ہو گیا، سب ایرے غیرے۔ سارے بستر دوبارہ اندر۔ انہیں کل صبح سورج نکلنے کے بعد سے پہلے خریدار کے حوالے نہیں کیا جا سکتا۔ جو چیزیں ہمارے پاس تھیں ان کی فروخت سے ہم اس قابل ہوئے کہ ہر آنے ٹکے کی ادائیگی کریں۔ ہم پھر اپنے چھوٹے پیارے ننھوں کے ساتھ جرمن ہوٹل، 1 لیسٹر سٹریٹ، لیسر چوک پہ ان دو چھوٹے کمروں میں چلے آئے، جن میں اب ہم رہتے ہیں۔ جہاں ہمارا 5/10 پونڈ فی ہفتہ پر ایک انسانی استقبال کیا گیا۔

اچھے دوست، معاف کرنا کہ تمھیں محض اپنے ایک دن کی اس قدر مفصل اور تھکا دینے والی زندگانی بتا دی۔ میں جانتی ہوں کہ یہ غیر کسر نفسی ہے، مگر آج شام میرا دل میرے کانپتے ہاتھوں میں چھلک گیا ہے اور ایک بار مجھے اس ہاتھ کو اپنے کہنہ ترین، بہترین اور وفادار ترین دوستوں میں سے ایک کے سامنے کھول کر رکھنا چاہیے۔ یہ نہ سمجھنا کہ میں ان معمولی مصائب سے جھک گئی ہوں، اس لیے کہ میں بہت اچھی طرح جانتی ہوں کہ ہماری جدوجہد ایک تنہا کردہ جدوجہد نہیں ہے، اور یہ کہ، مزید برآں میں چند مسرور ترین لوگوں میں سے ہوں کہ میرا محبوب خاوند، میری زندگی کا بنیادی سہارا' ابھی تک میرے ساتھ ہے۔ مگر جو چیز واقعتاً مجھے اپنے وجود تک کچل کر رکھ دیتی ہے، اور میرے دل کو خون کے آنسو رلاتی ہے، وہ یہ ہے کہ میرے خاوند کو اس قدر حقارت برداشت کرنا پڑتی ہے، یہ کہ اس کی مدد کے لیے کتنے کم کی ضرورت ہے اور یہ کہ، وہ، جو خوشی اور مسرت کے ساتھ کئی دوسروں کی مدد کرتا رہا ہے، خود یہاں مدد کے لیے اس قدر محتاج رہا ہے۔ مگر جیسا کہ میں نے کہا ہے، پیارے وی دیمیر یہ نہ سمجھنا کہ ہم کسی سے کچھ مطالبہ کر رہے ہیں، اگر کوئی ہمیں پیسے ایڈوانس دے تو، میرا خاوند ابھی تک اس پوزیشن میں ہے کہ وہ اسے اپنے اثاثوں میں سے ادائیگی کر دے گا۔ شاید وہ واحد چیز یہ ہے کہ میرا خاوند ان لوگوں سے کہنے کا مستحق تھا جو اس کے کئی خیالات کے مقروض تھے، بہت سے بلند عہدوں کے، اور بڑی مدد یہ ہوتی کہ وہ ''ریویو'' کے بیچنے کے لیے زیادہ جوش و خروش، زیادہ دلچسپی رکھتے۔ اس ''برائے نام'' کو میں فخر اور بہادرانہ انداز میں برقرار رکھوں گی، وہ ''برائے نام'' اس کا حق تھا۔ میں حتیٰ کہ یہ بھی نہیں جانتی کہ آیا میرے خاوند نے کبھی اپنی محنت سے دس چاندی کے سکے کمائے ہوں، جن کا وہ مکمل طور پر مستحق نہ ہو۔ اور میں یہ باور نہیں کرتی کہ کوئی بھی اس کے لیے پریشان تھا۔ یہ بات مجھے غمگین کرتی ہے۔ مگر میرا شوہر الگ خیال کا ہے۔ اس نے حتیٰ کہ خوفناک ترین حالات میں بھی مستقبل پر اعتماد نہ کھویا، نہ ہی اپنے اچھے مزاج کا ایک ذرّہ گم کیا۔ وہ مجھے خوش دیکھنے کو مکمل طور پر مطمئن رہتا ہے، اور ہماری پیاری بیٹیاں محبت سے اپنی ماں کی ناز برداری کرتی ہیں۔ ڈیئر مسٹر وی دی میر، اسے بالکل پتہ نہیں کہ میں نے آپ کو ہمارے حالات کا اتنا مفصل خط لکھا ہے، اس لیے اس خط کا استعمال نہ کیجیے۔ وہ صرف اتنا جانتا ہے کہ میں نے اُس کی

طرف سے آپ کو (ریویو کے) پیسے کی ترسیل اور جمع کرنے میں ممکنہ جلدی کرنے کا کہا ہے۔ میں جانتی ہوں کہ آپ کی طرف سے اس خط کا استعمال مکمل طور پر آپ کی ہم لوگوں سے دوستی کی تدبیر اور صوابدید کے مطابق ہوگا۔

الوداع، اچھے دوست۔ میری مخلصانہ محبتیں اپنی بیگم تک پہنچایئے اور اپنی ننھی فرشتہ کو ایک ایسی ماں کی طرف سے بوسہ جس نے اپنے پستان پر لگے اپنے بچے کے لیے بہت آنسو بہائے۔ اگر آپ کی بیگم بچے کو اپنا دودھ پلا رہی ہے تو اُسے اس خط کے بارے میں کچھ نہ بتایئے۔ میں جانتی ہوں کہ کسی طرح کی پریشانی سے کیا تباہیاں آتی ہیں اور وہ ننھے معصوموں کے لیے کتنا برا ہوتا ہے۔ ہمارے تین بڑے بچے زبردست ہیں۔ لڑکیاں خوب صورت ہیں، شباب پر ہیں، خوش ہیں اور اچھی زندہ دلی میں ہیں، اور ہمارا موٹو لڑکا عجیب وغریب مزاج کا ایک مکمل نمونہ ہے اور مضحکہ خیز خیالات سے بھرا ہوا۔ سارا دن وہ پُر مذاق گانے گاتا ہے اور بہت زور سے، اور خصوصاً جب وہ عظیم الشان احساس کے ساتھ فریلیگراتھ کے مارسیلیز سے یہ شعر گاتا ہے؛

آ، اے جوان، اور ہمارے لیے کارنامے لا
تازہ کارنامے جن کے لیے ہمارے دل بے قرار ہیں

بہرہ کر دینے والی آواز میں، سارا گھر لرز جاتا ہے۔ اپنے دو بدقسمت پیش رووں کی طرح وہ مہینہ ممکن ہے عالمی تاریخ میں اس عظیم الشان جدوجہد کے دیکھنے کا مقدر رکھے، جس میں ہم سب ایک بار پھر ایک دوسرے کے ہاتھ مضبوطی سے تھامیں گے۔

الوداع

جینی مارکس کا خط فرینکفرٹ میں موجود جوزف وی دی میر کو

لندن

تقریباً 20 جون 1850

ڈیئر مسٹر وی دی میر!

اسی دوران میرا خاوند آپ سے درخواست کرتا ہے کہ مسٹر ناٹ کو مزید کوئی رقم نہ بھیجی جائے۔ بلکہ سب کچھ یہیں بھیجا جائے خواہ یہ رقم بالکل ہی کم کیوں نہ ہو۔ یہاں حالت جرمنی جیسی نہیں ہے۔ ہم سب چھ کے چھ لوگ ایک چھوٹے سے کمرے میں رہتے ہیں اور ایک بہت ہی چھوٹے ڈربے میں، جس کے لیے ہم اتنا کرایہ دیتے ہیں جتنا کہ جرمنی میں ایک وسیع ترین مکان کے لیے دیا جاتا ہے۔ اور یہ کرایہ ہم ہفتہ وار دیتے ہیں۔ چنانچہ آپ تصور کر سکتے ہیں کہ کسی کا کیا حال ہوگا، اگر پیسہ ایک دن بھی دیر سے پہنچ جائے۔ ہم سب کے لیے بغیر کسی استثنا کے یہ روزانہ کی دال روٹی کا سوال ہے۔ اس لیے مسٹر ناٹ کے احکامات کا انتظار نہ کیجیے۔ ایک اور بات میرا خاوند کہنا چاہتا ہے۔ وہ یہ کہ لوننگ کا ایک تنقید لکھنا خوش آئند نہیں ہے اس لیے کہ ایک سخت حملہ کوئی قابلِ تعریف بات نہیں لائے گا۔ نہ ہی میرے خاوند نے کبھی ایک جامع تنقید کی توقع کی ہے بلکہ اس نے صرف ایک سیدھے سادے ٹکڑے کی توقع کی ہے جس طرح کہ سارے اخبارات ریویو لکھنے کے

لیے کرتے ہیں، اور جو کہ آپ کا اخبار بھی کرتا ہے، جب وہ تصانیف کو روشناس کرانا اور انہیں فروغ دینا چاہتے ہیں۔ جیسے کہ ایک مناسب مختصر اقتباس چھاپنا۔ اس میں کم محنت لگتی ہے۔

آپ کی پیاری بیگم کو میرے سلام اور خود آپ کو میرے مخلصانہ احترامات

آپ کی
جینی مارکس

جینی مارکس کا مانچسٹر میں موجود فریڈرک اینگلز کو خط

لندن

19 دسمبر 1850

ڈیئر مسٹر اینگلز!

کارل مارکس کی درخواست پہ میں کہ آپ کو نیوے رائنشچے زی تنگ کی چھ کاپیاں بھجوا رہی ہوں۔ ہارنی اب کچھ بہتر ہے۔ اُس کی خواہش ہے کہ آپ ان میں سے ایک' ہیلن میک فارلین کو بھجوا دیں۔ ذرا تصور کرلیں کہ وہ شیطان شہرت، صرف تین سو کاپیاں آئیزن کے پاس رہنے دے گا، اگر اسے نقد ادائیگی ہو۔..........ولیچ اینڈ کمپنی کے خلاف کولون ملعون چیز کل پہنچی، مع نئے قوانین اور سرکلر وغیرہ کے۔ اس بار کولون کے لوگ انتہائی سرگرم اور توانا تھے اور انھوں نے گلے سڑے ٹولے کے خلاف ایک مضبوط موقف رکھا۔ ذرا تصور کریں ولیچ کے لئے فنین اور کیپران منشور کے ساتھ، جبکہ ولیچ اس حد تک آگے گیا کہ اس نے تین فرمان سرخ بیکر کو بھیجے تا کہ وہ انھیں کولون کے اخبار لینڈ ویہر کو بھیجے جس میں وہ یہاں سے انھیں بغاوت کا حکم دیتا ہے، ہر کمپنی میں ایک عبوری حکومت نامزد کرنے کا حکم دیتا ہے، سارے سول اور ملٹری حکام کا تختہ الٹنے اور اگر ضرورت پڑے تو انہیں قتل کرنے کا حکم دیتا ہے۔..........اگر ولیچ جنونی پناہ کے لیے بالغ نہیں ہے

تو پھر میں نہیں جانتی کہ کون بالغ ہے۔شاپر نے ہیمبرگ سے ایک پاسپورٹ حاصل کیا ہے تا کہ سفارت کے ہاؔڈ والے کام کو اپنی تحویل میں لے۔دریائی گھوڑے کی خوش نصیبی ہو۔

ہم نے ڈرؔونکے سے یہ بھی سنا کہ بیگم موسس نے دوبارہ اپنے خاوند کو قائل کیا کہ وہ ''گمیونسٹوں (کمیونسٹوں) کا''Poss (باس)'' ہے۔مگر آپ جلد ہی یہاں ہوں گے اور یہاں وقوع پذیر چیز کو خود دیکھ اور سن سکیں گے۔کیپرونی اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک رات سرخ وولف کو پیٹا۔اور ہمارے دوست وینگلر کو قید کرلیا۔اگلی صبح جب اسے سزا دی گئی تو ولیچ نے بیس شیلنگ دے کر اسے چھڑا لیا۔

ہم آپ کو جلد یہاں دیکھنے کے منتظر ہیں۔

آپ کی

جینی مارکس

جینی مارکس کا مانچسٹر میں موجود فریڈرک اینگلز کو خط

لندن

11 جنوری 1851

ڈیئر مسٹر اینگلز!

اپنے خاوند کی درخواست پہ میں آپ کو ویرتھ کے نام ایک خط بھیج رہی ہوں۔آپ اِسے خود اپنے خط کے ساتھ آگے بھیجنے پر راضی ہو گئے تھے۔سرخ وولف نے مشین سے جوتوں کا ایک نیا جوڑا بنایا ہے، سٹیزن لب نخت روزانہ زیادہ گرم جوش اور نیک ہوتا جاتا ہے، شرام روزانہ ذلت میں گرتا جاتا ہے۔بچے اینگلز کو اپنی محبت بھیجتے ہیں، اور میرا خاوند اپنا وقت گزارتے ہوئے، لائبریری میں ہے۔

میرے گرم جوش احترامات۔

جینی مارکس

جینی مارکس کا مانچسٹر میں موجود فریڈرک اینگلز کو خط

لندن

17 دسمبر 1851

ڈیئر مسٹر اینگلز!

مور نے ابھی ابھی مجھے کہا ہے کہ ویدی میر کے خط کے جواب میں (جو ابھی ابھی موصول ہوا ہے) جلدی جلدی چند الفاظ آپ کو بھیج دوں ۔ وہ خود آپ کو جمعے کے دن تک فرانسیسی Misere پر ایک مضمون بھیج دے گا۔ وہ حیران ہے کہ آپ جرمن بکواسیات (بالخصوص آسٹریا کے سامنے پروشیا کی پیشی) پر ایک مزاحیہ مضمون امریکہ بھیجنے کے قابل کیوں نہ ہوں گے۔ میں بھی (فیصلہ کن لوگوں کے حکم پر) فریلی گراتھ کو ایک یاددہانی کا خط بھیج رہی ہوں۔ ہم سب آپ کو جلد یہاں دیکھنے کے متمنی ہیں۔ کرنل میوخ اور نوجوان لیڈیز، اس کی بہنیں آپ کو اپنے گرم جوش سلام بھیجتی ہیں، جیسے کہ میں،

آپ کی

جینی مارکس

جینی مارکس کا اینگلز کو خط

لندن

17 دسمبر، 1851

ڈیئر مسٹر اینگلز!

میں نے بمشکل اپنا خط آپ کو پوسٹ کیا تھا، جب مُور میوزم سے واپس لوٹا اور فرانسیسی مواد پر اپنی انگلیاں جلانے لگا۔ ابھی وہ مجھے فوری طور پر آپ کو دوسرا خط بھیجنے کو کہتا ہے، آپ کو یہ بتانے کے لیے کہ چونکہ وہ اپنا مضمون جمعرات کی شام گئے تک پوسٹ کرنے کے قابل نہ ہوگا، وہ اسے یہاں سے روانہ کرنے کی تجویز پیش کرتا ہے۔ اور یہ کہ وہ یہ فرض کرتے ہوئے کہ آپ جمعے کو روانہ ہوں گے، اس طرح آپ کو خط نہیں مل پائے گا۔ اگر آپ جمعے تک اپنا مضمون بھیج سکیں تو یہ دوسروں کے ساتھ سفر کر سکے گا۔ مگر آپ اسے لیور پول سے بھیجنے کو ترجیح دیتے ہوں گے۔ یا جیسے آپ کی مرضی۔ میرا خاوند آپ کے مضمون سے پورے مغربی' مشرقی اور جنوبی امریکہ میں ایک ہیجان پیدا کرے تو آپ کو کیسا لگے گا..........اور مسخ شدہ، کسی اور نام کے تحت؟۔ بقیہ کے لیے سارا مضمون پُر اسراریت کے ایک سرچشمے کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔ اگر مینی فیسٹو کا انگلش نسخہ آپ کے ہاتھ لگے تو براہِ کرم اسے اپنے ساتھ لائیے۔ کرنل میوخ ہر روز تین خطوط مانچسٹر میں فریڈرک کو لکھتا

ہے،ان پر کمال احتیاط سے استعمال شدہ ٹکٹیں چپکاتے ہوئے۔ سارا قبیلہ اپنی محبتیں بھیجتا ہے۔ ہفتے کے دن تک،

الوداع!

آپ کی

جینی مارکس

جینی کا خط مانچسٹر میں موجود فریڈرک اینگلز کے نام

لندن

7 جنوری 1852ء

ڈیئر مسٹر اینگلز!

آپ یہ کیسے تصور کر سکتے ہیں کہ میں اس چھوٹی سی مئے نوشی پر آپ سے ناراض ہو سکتی ہوں؟۔ آپ کے چلے جانے سے قبل آپ کو دوبارہ نہ دیکھ کر مجھے بہت افسوس ہوا تھا،اس لیے کہ اس طرح آپ خود دیکھ سکتے تھے کہ میں اپنے بادشاہ اور مالک خاوند کے متعلق احترام میں کسی حد تک آزردہ تھی۔ علاوہ ازیں اس طرح کے وقفوں کے اکثر مفید اثرات ہوتے ہیں مگر اس بار پیرے (مسٹر) مارکس کو آرچ بشپ کے بھتیجے (یعنی اینگلز) کے ساتھ اپنی شبینہ فلسفیانہ تفریح کے دوران بہت بڑی سردی لگ چکی ہوگی۔ اس لیے کہ وہ سخت بیمار ہو گیا اور اب تک خاموشی سے بستر پر پڑا رہا۔ وہ شاید آج ذرا سا بستر سے نکل جائے اور خود کو امریکہ کے لیے مضامین لکھنے پر لگا سکے۔ البتہ میں نہیں سمجھتی کہ وہ اتنا تن درست ہو گیا ہے، جتنا کہ وہ سمجھتا ہے۔ تین راتوں تک وہ اپنی گفتگو میں بہکی بہکی باتیں کرتا رہا اور بہت بیمار رہا۔ وہ آپ کو ویرتھ کے لیے سلام پہنچانے کو کہتا ہے اور اسے یہ بتانے کو کہ وہ اُس سے بہت ناراض ہے،اس لیے کہ اُس نے پیرس سے رین ہارٹ کا خط

بھیجتے ہوئے دو لفظوں سے زیادہ نہ لکھا اور یہ کہ اُسے بنابریں نیوے رنشچے کے سابقہ ایڈیٹر کا اپنا فریضہ ادا کرنا چاہیے اور ذخیرہ سے کچھ مضامین امریکہ بھیجنے چاہئیں ۔ اُس ناگوار شخص کے لیے پیرے (مسٹر) مارکس جو کچھ کہتا ہے وہ لفظ بہ لفظ یوں ہے:

''ہمیشہ ایک نواب کی طرح نشے میں دُھت، عورتوں کے ساتھ اپنی دلبری کے بارے میں مبالغہ کرتے ہوئے، یعنی اس کا شراب خانے سے ٹھڈے مار کر باہر نکالا جانا، بھرائی ہوئی آواز سے سڑکوں اور تنگ گلیوں، پارلرز، اومنی بسوں اور کرائے والی دُخانی کشتیوں میں انگریز عوام کو راغب و مشتعل کرتے ہوئے، کنکل اور روج کے درمیان عظیم مباحث میں حصہ لینا، ہر جرمن کو کان سے پکڑ کر کرین بورنے ہوٹل میں گھسیٹنا جو کہ تارکین وطن کلب کا سب سے طمطراق والا ڈینگیں مارنے والا ہے، اور لہٰذا نیوے رانشچے زی تنگ کے چھوٹے سے چرچ کی غیر معمولی دُرشتگی کے ساتھ کوٹ کا پہلو درست کرتے ہوئے ۔ اگر وہ ویرتھ کی حفاظت کا پوچھے، تو ثانی الذکر کو اُسے بتانا چاہیے کہ وہ کنکل کی طرف سے مجوزہ طور پر قائم ہونے والی سات وزارتوں میں سے ایک میں ایک عہدہ تلاش کرے جو کہ عظیم اور واحد انقلابی پارٹی کے لئے اس کی شاندار خدمات اور کنکل کی تحریر کی نقلیں لکھنے والے ساتھی مےیّن اور اوپّن ہیم پر اس کے اثر و رسوخ کے پیش نظر مشکل نہ ہوگا۔ بلیک گارڈز میں سے کسی کی ویرتھ سے مڈبھیڑ ہو جائے تو اسے انہیں سمجھانا چاہیے کہ وہ بھی نیوے رانشچے زی تنگ کے (جس طرح میئیّن نے امریکہ کو لکھتے ہوئے بیان کیا تھا) ''چھوٹے، ناقابلِ اصلاح، علیحدگی پسند چرچ سے تعلق رکھتا ہے''۔

میرے عالی مرتبت مریض 'تندمزاج' کی طرف سے یہی کچھ۔

کل واشنگٹن میں کلّس کی طرف سے ایک عمدہ خط ملا، جس سے پھر کنکل کی بے کراں خباثت ابھرتی ہے۔ بدقسمتی سے میں اسے منسلک نہیں کر سکتی، اس لیے کہ فریلیگراتھ کل اُسے اپنے ساتھ لے گیا۔ ہم یہ کل بھیج دیں گے۔ اس کے کچھ حصے ویرتھ کو بھیج دیجیے۔

فریلیگراتھ کے پاس یہاں جمہوری پنساروں کی طرف کنکل کی چاپلوسی کی ایک نئی کہانی ہے، جس سے میں اب آپ کی تواضع کروں گی ۔ فریلیگراتھ یہاں ایک ''اندھے'' جرمن

ڈیموکریٹک تاجر کو ایک عہدے کے لیے درخواست دیتا ہے۔ وہ اسے اپنی تجارتی اسناد دکھاتا ہے، جب کہ شطرنج کا رسیا کنکھیوں سے اُسے بتاتا ہے، ''مجھے پروفیسر کنکل سے شناسائی کا شرف حاصل ہے۔ میں نے اس کا ایک لیکچر سنا، جس کے بعد پروفیسر نے مجھ سے ملاقات کی اور یک دم ایک شام میرے گھر آنے کی پیشکش کر دی اور اس نے بہترین جرمن شاعری بغیر پیسے کے سنائی۔ میں نے، بلاشبہ اس کی یہ استثنائی پیشکش رد کر دی۔ میں اس پوزیشن میں نہ تھی کہ پروفیسر کنکل جیسے ایک شخص کی ایسی سروسز کے لیے انعام دے سکوں۔ مزید برآں اس جنٹلمین کو اومنی بس کے کرائے کا خرچہ کرنا پڑتا، اس لیے کہ وہ کہیں دُور رہتا ہے۔ بہر حال، پروفیسر آیا اور میرے لیے جرمن شاعروں کے ٹکڑے زور زور سے پڑھے۔ اس نے مجھے بتایا کہ آپ واقعی تجارت کے ایک آدمی ہیں اور پہلے ہی ایک پوزیشن رکھتے ہیں، وغیرہ وغیرہ۔ پروفیسر کی بیوی بھی مجھ سے ملاقات کرنے آئی اور اس نے میرے لیے گانے اور رقص کرنے کی پیشکش کی۔ پروفیسر کی بیوی اگر ایک اندھے صاحبِ ذوق سے بات چیت نہ کر رہی ہوتی تو وہ بلاشبہ رقص اور زندہ مجسمہ سازی کرتی۔

جرمن ریپلک کے مستقبل کا صدر جو یہاں پنساروں کے تعاقب کو جاتا ہے تا کہ ان کے سامنے اپنی آفاقی شاعری پڑھ سکے اور کبھی کبھی رات کے کھانے کا ایک لقمہ جھپٹ لے۔......

یہ بھی سن کر آپ کو دلچسپی ہوگی کہ آپ کے سابقہ چیف جنرل ویلچ نے ادنیٰ مہاجروں کے ہاتھ پہ ایک مار پیٹ کی آواز وصول کی، اس لیے کہ ثانی الذکر خود اپنے اور اعلیٰ مہاجروں کے درمیان فرق کو سمجھنے کے قابل نہیں ہیں، اور اس طریقے کو نامنظور کرتے ہیں جس سے بہت بڑے انقلابی فنڈز کو عظیم آدمیوں کے مفاد میں استعمال کیا جا رہا ہے۔ کلّس کے خط سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ کنکل نے ویلچ کی پردہ پوشیوں اور شرام کے خط کو اُن کے ''کولون کے ساتھ رابطوں'' کو امریکہ میں ثبوت فراہم کرنے کے بطور استعمال کیا۔ جلد ہی سچی کہانی آنے کا وقت آئے گا۔ کنکل بظاہر امریکہ میں یہ بھی کہتا رہا ہے کہ مارکس کی پارٹی برائی کے لیے انعامات پیش کرتی ہے تا کہ اخلاقی ہیرو نہ بن جائیں۔ مُش فریڈرک کو اپنی محبت بھیجتا ہے۔ لڑکیاں پہلے ہی سکول چلی گئیں۔ آپ کو شاید یاد ہو کہ پائپر نے لڑکے کو تحفے کے لئے ایک عمدہ سفری بیگ بنا دیا۔ کل اُس نے اسے واپس لے جانے

اوراس کے بجائے اسے کوئی اور چیز خرید دینے کی دھمکی دی۔ آج صبح لڑکے نے بیگ چھپا دیا، اور ابھی ابھی اس نے کہا: ''مور (مارکس)، میں نے اسے اچھی طرح چھپا لیا ہے، اور اگر پاپا اس کے بارے میں پوچھے تو میں اسے بتاؤں گا کہ میں نے وہ ایک غریب آدمی کو دے دیا ہے''۔ چھپے ہوئے بوٹ۔

الوداع

گرم ترین تبریکات

جینی مارکس

وی دی میر کو جینی کا خط

لندن

9 جنوری، 1852

ڈیئر مسٹر وی دی میر!

پچھلے ہفتے میرا خاوند بہت ہی بیمار رہا اور وہ زیادہ تر وقت بستر سے ہی لگا رہتا ہے۔ البتہ اس نے اپنے مضمون (لوئی بونا پارٹ اور ہژدمی برومیئر) کے آخری حصے کو ختم کر ہی ڈالا، تاکہ اب اس کے چھپنے میں کوئی رکاوٹ نہ رہے۔ اس نے یہ فرض کیا ہوا ہے کہ شروعات تو ہو چکی ہوں گی۔

کچھ دن ہوئے ہمیں واشنگٹن سے کلس کا ایک خط موصول ہوا (جس کے ساتھ مجھے امید ہے کہ آپ نے پہلے ہی رابطہ کیا ہو گا، اس لیے کہ آپ اس سے ہر لحاظ سے ایک عمدہ مدد پائیں گے)۔ اُس کے خط سے کنکل کی بے حد بدمعاشی ایک بار پھر ابھر کر سامنے آتی ہے۔ اس لیے کہ یہ منافق بے شرم ترین طریقے سے کنکل کے دوستوں کی خوشامد کرتا ہے اور انہیں لکھتا ہے کہ ''اُس نے مارکس اور اس کی پارٹی کے قابل ترین ممبروں سے رابطے میں رہنے کے لیے زور دیا ہے'' (ایک سفید جھوٹ)، وہ میرے خاوند کے شخصی کردار کو سیاہ کرنے کے لیے غدار ترین راستہ تلاش کرتا ہے۔ اور اُس کے بارے میں اور اس کے دوستوں کے بارے میں ولیچ کے دروغ آمیز اور طعن

آمیز اشاروں سے نکال کر اخلاقی اصلاحی کہانیاں گھڑتا ہے۔

کارل جو کہ آج آپ کو لکھنے کے لیے خود کو مضبوط نہیں سمجھتا، مجھے آپ کو بتانے کا کہتا ہے کہ آپ اپنے اخبار (ڈائی ریولیوشن) میں کولون کے ہمارے بے چارے دوستوں کے بارے میں کچھ اطلاع فراہم کریں، اس لیے بھی کہ کنکل کی پارٹی، مع اپنے درباری منشی اور اس کے شور مچانے والوں اور اس کے فرماں بردار "لتھو گرفسچے کرسپانڈنز" کے جان بوجھ کر اُن کے وجود اور ان کے مصائب پر مکمل خاموشی سے گزر جاتے ہیں۔ یہ اس لئے بھی بہت مکروہ ہے کہ کنکل اپنی مقبولیت کے زیادہ حصے میں من وعن بیکر، برگرز اور ان کے سابقہ ترجمان کا مرہون منت ہے۔

خوف ناک سفر کے بعد آپ کی پیاری بیگم کیسی ہے؟۔ آپ کے بچے کیا کر رہے ہیں؟۔ کیا وہ سب آب وہوا کے تھوڑے بہت عادی ہو چکے ہیں؟۔

وقت تیزی سے مختصر ہو رہا ہے۔ مجھے بہت جلدی کرنا اور خط پوسٹ کرنا چاہیے۔ امید ہے کہ میرے پیارے کارل کے لیے اپنا مضمون ختم کرنا آسان ہوگا۔

فی الحال الوداع

آپ کی

جینی مارکس

لُو پس (بھیڑیا) اب کچھ کچھ صحت یاب ہو گیا ہے۔ وہ بھی جلد کچھ بھیج دے گا، جس طرح کہ اینگلز۔ ریتھ کو بھی اصرار بھری یاد دہانیاں گئی ہیں۔ ریڈ وولف نے شادی کر لی، وہ ہنی مون پہ ہے، آپ کو فی الحال کچھ نہیں بھیج سکتا۔

جینی کا مانچسٹر میں موجود فریڈرک اینگلز کو خط

لندن

16 جنوری، 1852

ڈیئر مسٹر اینگلز!

جیسے کہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں ابھی تک سیکرٹری کی حیثیت سے کام کر رہی ہوں۔ میرے خاوند نے ابھی تک بستر مکمل طور پر نہ چھوڑا۔ وہ واقعی بہت بیمار تھا۔ کل وہ ایک چھوٹی سی چہل قدمی کرنے کی کوشش کرے گا۔ اس کی بیماری نے اسے امریکہ لکھنے کے لیے کچھ کرنے نہ دیا، گو کہ وہ فریلیگراتھ اور پائپر سے کچھ چنگاریاں جلانے میں کامیاب ہوا۔ میں فریلیگراتھ کی ایک بہت ہی پر لطف نظم آپ کو منسلک کر رہی ہوں۔ اسے ہمارے دوست ریتھ کو بھی دکھایے۔ شاید وہ بھی اس سے متاثر ہو کر پیگاسس پہ چڑھ جائے۔ اگر آپ نے "ٹربیون" پڑھ کر ختم کیا تو اسے ہمیں بھیج دیں۔ اگلے ہفتے آپ کلس کی طرف سے ایک بہت ہی عمدہ خط وصول کریں گے۔ لُو پس (بھیڑیا) کو یہ ابھی تک نہیں ملا۔ ہم آپ کی طرف سے خیر خبر سننے کی جلد امید کرتے ہیں اور خواہش کرتے ہیں کہ اس دوران آپ اپنی جَو کی شراب سے لطف اندوز ہوں۔

مریض کی طرف سے گرمجوش سلام۔

جینی مارکس

جینی مارکس کا نیو یارک میں موجود جوزف وی دیمیر کو خط

لندن

27 فروری، 1852

مائی ڈیئر وی دی میر!

ایک ہفتے تک مشقت آمیز شبینہ محنتوں کے بعد، اُس کے دنوں کو گھریلو معاملات کھا جاتے ہیں، میرے خاوند کی آنکھیں اس قدر بری طرح پکی اور سوجھی ہوئی ہیں کہ وہ شاید آپ کو آج نہ لکھ سکے، اور مجھے سیکریٹری کے سارے امور سنبھالنے ہوں گے۔ وہ مجھے آپ کو بتانے کا کہتا ہے کہ وہ اکاریئس کا پورا مضمون نہ پڑھ سکا، اور یہ کہ آپ خود ٹائپ کی غلطیاں نکال لیں، اس لیے کہ اس قابلِ تعریف شخص (جو عمدگی سے لکھتا ہے) نے ابھی ابھی یہاں اپنے حروف سیکھے ہیں اور وہ فل سٹاپ اور کاما کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ وہ آپ کو ایک ہنگری والے (بانگیا) کا ایک مضمون بھی بھیج رہا ہے، جو کہ ہنگری کے تارکینِ وطن کے اندرونی رازوں سے واقف ہے۔ آپ خود فیصلہ کریں کہ آپ اس موقع پر اِسے استعمال اور شائع کرسکیں گے یا نہیں۔ ہر موقع پر اس شخص سے رابطے میں رہنا ضروری ہے، اس لیے کہ اس نے بعد میں ہمیں پرزلؔ، سیمیرؔ وغیرہ کے تخلیقی مضامین مہیا کرنے کا وعدہ کیا ہے، جن کا کہ وہ قریبی ہے۔ میرا خاوند سمجھتا ہے کہ آپ کو مضمون میں بدترین

گرامر غلطیوں کو بہرصورت درست کرنا چاہیے، مگر یہ کہ اسلوب کی چند خصوصیات جو کہ مضمون کو ایک اصلی ہنگری کی تخلیق کا روپ دیتی ہیں، کوئی نقصان نہ پہنچائیں گی۔ وہ آپ سے نپولین (اٹھارویں برومیئر) پر اپنے مقالے کی پانچوں قسطوں کی جلد از جلد واپسی کی درخواست بھی کرتا ہے، اگر آپ اسے شائع کرنے میں کامیاب نہیں ہوتے۔ ہم شاید اُسے ایک فرانسیسی ترجمے میں شائع کرسکیں، گو کہ یہ واقعتاً ایک جرمن نسخے کے لیے ترس کی بات ہوگی۔ وہ اس بات کو بہت ترجیح دے گا اگر آپ امریکہ میں کامیاب ہوتے ہیں، اس لیے کہ اُسے بہرصورت فروخت ہونا ہے اور اسے جرمنی میں بھی تقسیم کیا جاسکے گا، اس لیے کہ یہ موجودہ زمانے کے سب سے اہم واقعے کو تاریخی قدر و اہمیت دیتا ہے۔ مجھے امید ہے ڈیئر مسٹر وی دی میر، کہ آپ کی طرف سے جلد ہی کچھ اچھی خبریں آئیں گی، یہ کہ آپ کی پیاری بیگم عظیم آفت سے سلامت آگئیں، اور آپ کی چھت کے نیچے دو پیدائشیں ہوئیں ......ایک بیٹے کی اور ایک رسالے کی۔ آپ کی پیاری بیگم کو میری طرف سے گرمجوش آداب۔

آپ کی

جینی مارکس

اس غرض سے کہ یہ زیادہ عرصہ نہ لے آپ ہر مضمون کو الگ سے چھاپ دیں، اس لیے کہ یہ چیز فوری دلچسپی کی حامل ہے۔ بعد میں انہیں اکٹھا کر کے ایک مضمون کی صورت دی جا سکتی ہے۔ قسط نمبر 5 آج چلی جاتی ہے۔ اگلے جمعے کو وہ آخری قسط یعنی نمبر 6 روانہ کرے گا۔ جیسے کہ پہلے ذکر ہوا ہے، بعد میں، کوشش کریں کہ یہ تحریر ایک پمفلٹ کی صورت چھپ جائے۔ بہ صورت دیگر، اسے واپس بھیج دیں، اس لیے کہ خواہ کچھ بھی ہو، ہمیں اسے بہر صورت چھاپنا ہے۔

کلسؔ کو بھی بہت سلام، اور ہمیں جلد لکھیے کہ آپ کے کیا حال ہیں۔

لوپس ابھی ابھی لندن کے تازہ ترین واقعات پر جلدی جلدی لکھی ہوئی ایک مختصر تحریر لایا ہے۔

جینی کا واشنگٹن میں موجود ایڈولف کلس کے نام خط

لندن

15 اکتوبر، 1852

ڈیئر مسٹر کلس!

آج میرے خاوند نے مجھے اپنا ڈپٹی مقرر کیا ہے اور اس لیے میں لکھنے پڑھنے کے فرائض سنبھالنے کی جلدی میں ہوں۔ چونکہ میرا خاوند اندر اور باہر سے اس قدر دباؤ میں ہے کہ اسے سارا دن گھر والے کام کے لیے اِدھر اُدھر گھومنا پڑتا ہے اور اب جبکہ 5 بج چکے ہیں، اب تک وہ بالخصوص برونگ کلس کے کام کو مکمل کرنے گھر نہیں لوٹا۔ نئے بحری جہاز آنے تک اس معاملے کے بارے میں کچھ نہ کیجیے، بالکل کچھ نہ کیجیے۔ اماًنڈ کو آج ایک بیان بھیجنے کا خیال تھا۔ یہ ثابت کرنے کے لیے کہ ویلچ اور کنکل نے مسز برونگ کے بارے میں توہین آمیز باتیں کیں۔ وہ بہ یک وقت ساری بکواسیات اُس پرانے مسخرے، حال میں مہم جو سورما اور شہزادگانہ معصومیت کے چیمپئن، روگ کے دروازے پر رکھے گا۔ اور وہ ایسا مزید آسانی سے اس لیے کرے گا کہ افواہ بالکل اُسی لمحے پر ابھری اور پھیلنے لگی جب پرانے احمق نے کنکل کے پروشیا کے شہزادے کا جاسوس ہونے کا اعلان کیا۔ اور اسی وقت ظاہر کیا کہ کنکل کی رہائی شہزادے نے کرائی، مگر یہ کہ مسز برونگ نے بھی اس معاملے میں

ایک کلیدی کردار ادا کیا، اور اس میں پیسہ لگا دیا۔ جرمنی میں یہ افواہیں فوری طور پر پھیل گئیں ....۔ گوٹفریڈ کی وساطت سے یہ احمق معاملہ مارکس وکلس پر حقیر اور گمنام چہ میگوئیاں اور تہمتیں لگا کر اُن سے انتقام لینے کی ایک سازش کے بغیر کچھ نہیں۔ یہ ایک ایسا فن ہے جس میں یہ ذلیل، عظیم ترین نیکوکاری کے ساتھ بہت عرصے سے پریکٹس کرتے آ رہے ہیں۔ روگ نے شہزادی کے لیے ایک برچھی توڑی تھی، جلد ہی اس نے عظیم خاتون کے ہاں شخصی حاضری دی۔ بلاشبہ ہینزن بھی یہاں اپنے یسوع کے لیے ایک شہزادگانہ جوڑ ملا کر اور استعمال کر کے اپنے وِھگ والے خیالات کے منبع کو بڑھانے کی امید کرتا ہے۔ مگر کتنا مضحکہ خیز ہے۔ کس کس طریقے سے اُن گنواروں کا اجتماع دو براعظموں میں اچانک ایک شور وغوغا بلند کرتا ہے۔ اتنے عرصے سے گالی گلوچ پہ گالی گلوچ، بکواس پہ بکواس، بہتان پہ بہتان، جن کا اس مضمون سے کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔............اس بارے میں باغیانہ چیز یہ ہے کہ اس میل کچیل کو ایک صحت مند فاصلے پر رکھا جائے بہ نسبت ان سے گتھم گتھا ہونے پر مجبور ہوا جائے......میرے خاوند نے ارادہ کیا تھا کہ وہ اپنے نام سے لکھا ہوا ایک مضمون آپ کو آج بھیج دے کہ کس طرح آپ کا مضمون ''ویکر'' میں شائع ہونے کے لیے آیا۔ مگر ایمانٹ نے اِسے بالکل ضروری سمجھا کہ میرے خاوند کو، جس کے خلاف یہ ساری بات گھڑ لی گئی تھی، اس سے باہر رکھا جائے۔ اسی لیے اس نے یہ بیان خود لکھنا چاہا۔ بدقسمتی سے یہ ابھی تک نہیں پہنچا۔ مگر آپ اُس وقت تک اس معاملے میں کچھ نہ کریں جب تک کہ آپ کو اگلی ہدایات نہ ملیں۔ میئن آج کہہ رہا تھا کہ ڈرونکے، ویلچ اور کنکل نے اپنے وقار کی قسم کھا کر کہا کہ انھوں نے اس عورت کو بدنام کرنے کے لیے ایک لفظ تک نہ کہا۔ ان لوگوں پر پہلے ہی سوال جواب شروع ہو چکے ہیں۔ یہاں بھی اس معاملے کو انتہائی اہم معاملے کے بطور برتا جا رہا ہے۔ گریز کے بطور دوسری بات شروع کر کے اس کے اپنے نقطہ نظر سے شنافر کا جواب بہترین، مزاح بھرا اور موزوں ہے۔ اصل میں ان دونوں فلاسفروں کو صرف اس بات پہ اتنا زیادہ شور نہیں کرنا چاہیے، اس لیے کہ اعلیٰ نسل کی عورت کو بدنام کیا گیا۔ کیا کسی نے کوئی سوال پوچھا تھا جب روگ نے میرے خاوند کے بارے میں نیچ ترین، بدنام کرنے والی اور سماجی طور پر تباہ کرنے والی افواہیں پھیلائیں، اور وہ بھی ایک ایسے وقت جب

پارٹی کے خیال سے اور جرمنی میں اپنے دوستوں کے احترام کی بنا پر میرے خاوند کے ہونٹ سلے ہوئے تھے۔

کیا کسی نے اس بات کی پرواہ کی کہ اس سب نے مجھے تقریباً مرگ تک غم زدہ کر دیا تھا، جب میرا بچہ، ہنرخ گائیڈو میرے سینے پر عذاب، غم اور خیال داری چوس لیتے ہوئے مرا......آہ اور کتنی ساری مصیبتیں بھی تھیں .... پھر بھی جب میں پیدا ہوئی تھی، مجھے شہزادی نہیں کہا گیا..........مگر یہ ساری احمقانہ ہل چل کس لیے؟۔ہم کسی طرح خود کو چھڑائیں گے اور دوسروں کو ذمہ دار ثابت کریں گے۔مگر آپ کو بہر صورت انتظار کرنا چاہیے، کسی بھی قیمت پر، صرف ایک مزید ڈاک کے دن کے لیے۔

''برومیئر'' ابھی تک نہیں پہنچا۔میرا خاوند اگلی ڈاک میں آپ کو دو ''عوامی اخبار'' بھیج دے گا، جن میں آپ کے مضمون ہیں۔

میرے بھائی ایڈگر نے آخر کار اپنی ماں کو خط لکھ ہی دیا۔آپ کی مہربان کوششوں کا شکریہ کہ میرا خط بہ حفاظت اُسے پہنچ گیا۔ایک بار پھر میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

ایک اور بات۔جیکوبس ہیوزل کو اچھی طرح قابو رکھیے تا کہ وہ نظم و ضبط سے انکار نہ کرے۔کھٹمل کے ساتھ کوئی گپ شپ نہیں ہونی چاہیے۔اس لیے کہ اب ان کا راستہ ہمیں دکھانا ہے کہ وہ اس میں ملوث ہیں اور یوں، ان کے ماضی کی بدنامیوں کی یاد مٹانے کے لیے ہے۔ان خالصتاً معروضی، با اصول، باوقار، قیمتی دھوبنوں کے اس غول سے نمٹتے وقت کچھ نہ کچھ ڈپلومیسی کی ضرورت ہے۔

میرا خیال ہے کہ آپ اخبار ''کولنشچے'' میں کولون مقدمہ کے بارے میں پڑھ رہے ہوں گے۔آج ہمیں بیکر کی تفتیش کی ایک دستاویز موصول ہوئی۔چوں کہ اس کے خلاف کچھ بھی نہیں تھا، اس لیے اس بات پہ اتفاق کیا گیا کہ بیکر کو اس معاملے سے یکسر باہر کیا جائے۔اور یہ آپ کو اس کے دفاع کے طرز کے بارے میں وضاحت کر دے گا، جسے کہ ڈیموکریٹ شوق کے ساتھ گرفت میں لیں گے تا کہ یہ دعویٰ کر سکیں کہ بیکر خود ان میں سے ایک ہے اور وہ ایک اصلی ہیرو ہے (عوام کا

کھلا، آزاد آدمی جو کہ کسی خفیہ تنظیم کے کاٹے گئے اور سوکھے ہوئے عقیدے کا اندھا پیروکار نہیں ہے) اس لیے کہ وہ سب میں کم زور ترین ہے اور اپنی رگوں میں ڈیموکریٹک خون کی عظیم مقدار رکھتا ہے۔تا کہ اگر وہ منہ پھٹ ہنیزن، اس کیس کو بیکر کی شخصی اہمیت بڑھانے کے لیے استعمال کرے تو آپ فوراً یہ بتا سکیں کہ وکیل صفائی پہلے ہی سے راضی ہو گیا تھا، اور یہ کہ اپنی گرفتاری سے ذرا پہلے بیکر نے میرے خاوند سے اصرار کے ساتھ بھیک مانگی تھی کہ وہ اپنے ریویو میں اُس کے ساتھ ساتھ آفیشل ڈیموکریٹوں (یعنی روج، ہینزن، کنکل، ویلچ وغیرہ وغیرہ) پر حملہ کرے اور ان کا مذاق اڑائے۔یہ کہ اس نے یہ بھی چاہا تھا کہ ویلچ کے احمقانہ خطوط شائع ہوں۔مزید برآں، اس کی رہائی پہ ڈیموکریٹک شرفا کو اس سے کوئی بہتر توقعات نہ ہوں گی، وغیرہ وغیرہ۔میں کچھ جلدی میں لکھ رہی ہوں، کہیں مجھ سے ڈاک نکل نہ جائے۔

الوداع اور گرم جوش آداب

جینی مارکس

ذرا جلدی لکھیے۔آپ کے خطوط ہمیں عظیم تر خوشی بخشتے ہیں۔میرا خاوند ہمیشہ کہتا ہے کہ اگر ہمارے پاس کلس جیسے مزید لوگ ہوتے تو ہم کچھ کر سکتے تھے۔اسی دوران زیادہ کچھ نہ کیجیے۔کتے کو کتا کھانے دیجیے، بصورت دیگر وہ ایک ہو کر 'مشترکہ دشمن' چالاک، بدنام جھلسا ڈالنے والے یعنی مارکس اور اس کے گروہ کا مقابلہ کریں گے۔

جینی کا خط واشنگٹن میں موجود ایڈولف کلس کے نام

لندن

30 اکتوبر، 1852

ڈیئر مسٹر کلس!

آپ ''کولنشچے زی تنگ'' میں کمیونسٹوں کے خوف ناک مقدمے کو پڑھتے رہے ہوں گے۔ 23 اکتوبر کی پیشی میں سارے معاملے نے ایک ایسا شان دار اور دلچسپ رخ اختیار کیا (اور ملزموں کے لیے اس قدر حق میں) کہ ہم اپنا کچھ اعتماد دوبارہ پا رہے ہیں۔ جیسے کہ آپ تصور کر سکتے ہیں، ''مارکس پارٹی'' دن رات مصروف ہے اور اپنے جسم و روح کے ساتھ کام میں جُتی ہوئی ہے۔ کام کا یہ بوجھ مجھے دوبارہ آپ کے سامنے ڈپٹی رپورٹر کے بطور لا رہا ہے۔ مسٹر ولیچ کا قریبی دوست مسٹر ڈیٹز (جو کہ امریکہ میں ہے) نے ولیچ گروہ کی طرف سے اُس سے چرائے ہوئے سارے مسودے، خطوط، اجلاسوں کی کارروائی رپورٹوں وغیرہ کو کاریگری سے جوڑ توڑ لیا ہے۔ استغاثہ نے انہیں پارٹی کی خطرناک سرگرمیوں کے ثبوت کے بطور پیش کیا تھا۔ اِن کے اور ملزموں کے بیچ تعلق قائم کرنے کے لیے، وہ اب میرے خاوند اور بدنام جاسوس شیور آل کے بیچ ایک بناوٹی تعلق گھڑنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ چنانچہ میرا خاوند کولون کے نظریہ دانوں اور لندن کے عملی

آدمیوں یعنی فتنہ انگیزوں اور ڈاکوؤں کے بیچ ایک پل، ایک بناوٹی جوڑ بن گیا۔ سٹیبر اور استغاثہ اس کو دتا سے حیرتوں کی توقع کر رہے تھے۔ یہ ایک بلبلے کی طرح پھٹ گیا۔ نئی کوششیں جنتر منتر سے شروع کرنی تھیں، لہٰذا 23 اکتوبر کی نشست پہ دروغ گوئیوں کا تانا بانا۔ یہ سچ نہیں ہے کہ ہر چیز پولیس لے گئی۔ وہ چوری کرتے ہیں، دھوکے بازی کرتے ہیں، تالے توڑتے ہیں، تعصب کرتے ہیں، جھوٹی گواہیاں دیتے ہیں، اور نیز، اسی لائسنس کو کمیونسٹوں کے خلاف استعمال کرتے ہیں، جو کہ Hors(Del La Societe) (یعنی خارجی) ہیں۔ یہ باتیں، اور جس طریقے سے پولیس اپنی بددیانتی کے عروج میں استغاثہ کے فرائض پہ قبضہ کر رہی ہے، Saedt کو پس منظر میں دھکیل رہے ہیں، اور کاغذ کے غیر مصدقہ ٹکڑے پیش کر رہے ہیں۔ محض افواہیں، رپورٹیں اور سنی سنائی باتیں، بطور اصلی قانونی طور پر ثابت شدہ حقائق، جیسے شہادت واقعتاً بال کھڑے کرنے والے۔ ہمیں یہاں دھوکہ بازی کے سارے ثبوت مہیا کرنے تھے۔ چنانچہ میرے خاوند کو سارا سارا دن اور رات گئے تک کام کرنا پڑا۔ محصول کی وصولی کرنے والوں سے بیانِ حلفی حاصل کرنے ہوتے تھے، اور مبینہ کارروائی درج کرنے والوں کا مخصوص اندازِ تحریر، سرکاری طور پر تصدیق کروانا یہ ثابت کرنے کے لیے کہ پولیس کی طرف سے دھوکہ بازی کی گئی ہے۔ پھر ان چیزوں میں سے ہر ایک کے چھ چھ آٹھ آٹھ نقل لکھنے پڑتے اور بہت ہی مختلف راستوں سے کولون بھیجنے ہوتے تھے، براستہ فرینکفرٹ، پیرس وغیرہ۔ اس لیے کہ میرے خاوند کے نام سارے خطوط کو، نیز یہاں سے فرینکفرٹ کو بھیجے جانے والے سارے خطوط کو کھولا جاتا ہے اور اپنے قبضے میں رکھا جاتا ہے۔ یہ سارا قصہ اب ایک طرف پولیس اور دوسری طرف میرے خاوند کے بیچ ایک جدوجہد بن گئی ہے۔ وہ ہر چیز کا ذمہ دار اُسے سمجھتے ہیں، سارے انقلاب کا اور حتیٰ کہ مقدمے کے طور طریقے کا بھی۔ آخر کار اب سٹیبر نے میرے خاوند پر آسٹریا کا جاسوس ہونے کا الزام لگایا۔ جواب میں میرے خاوند نے ایک شان دار خط دریافت کیا، جسے سٹیبر نے نیوے رائنشچے زی تنگ کے دنوں میں مارکس کے نام لکھا تھا، جو واقعتاً مذمت کا سبب بننے والی چیز ہے۔ ہم نے اسی طرح ایک خط بیکر کی طرف سے دریافت کر لیا جس میں وہ ولیچ کی حماقتوں کا اور اس کی ''فوجی سازشوں'' کا مذاق اڑاتا ہے۔

بیکر کے خلاف نفرت سے ویلیچ نے یہاں لندن سے لیفٹیننٹ ہینز ے کو ذاتی موجودگی کی بنا پر دیکھنے کی ہدایت جاری کی ،جس سے وہ اب تک خیراتیں لیتا رہا ہے ۔المختصر ،اگر کوئی شخص چیزوں کا خود تجربہ نہیں کر رہا ہو تو ایسے واقعات ہوتے ہیں جو نا قابلِ اعتبار لگتے ہیں ۔پولیس کے ساتھ یہ سارا معاملہ پبلک کو الجھن میں ڈال رہا ہے ،اور لہٰذا جیوری ،کمیونسٹوں کے اصل استغاثہ سے متاثر ہوگئی ہے............ یہاں تک کہ ہم حتیٰ کہ اب اپنے دوستوں کی رہائی کی امید بھی کر سکتے ہیں ۔سرکاری قوت کے خلاف جدوجہد ،جو کہ پیسہ اور ہر طرح کے ہتھیاروں سے لیس ہے ،یقیناً دلچسپی کے بغیر نہیں ہے اور یہ مزید شان دار ہو سکتی ہے ،اگر ہم فتح یاب نکلتے ہیں ۔اس لیے کہ ان کی طرف پیسہ ہے ،قوت ہے اور دوسری ہر چیز ہے جب کہ ہم ہمیشہ خسارے میں تھے کہ کہاں سے کاغذ حاصل کریں جس پر ہم اپنے خط لکھیں ،وغیرہ وغیرہ ۔

خط کے ساتھ منسلک بیان آج فریلیگراتھ ،مارکس ،اینگلز اور وولف کی طرف سے جاری کیا گیا ۔ہم اسے آج ’’ٹریبیون ‘‘ کو بھیج رہے ہیں ۔آپ بھی اسے شائع کر سکتے ہیں ۔

ایسے کنفیوز خط کے لیے مجھے معاف کر دیں ،مگر میرا بھی اس سازش میں حصہ تھا اور نقول تیار کرنے میں اتنا کام کیا کہ میری انگلیاں جل رہی ہیں ۔اخبار ’’ٹرن زی تنگ ‘‘ میں آپ کے مضمون نے یہاں بہت تالیاں بجوائیں ۔میرے خاوند نے اسے اول درجے کا قرار دیا اور اسلوب ، تو استثنائی طور پر شاندار ہے ۔

ہمیں ابھی ابھی ویرتھ اور اینگلز کی طرف سے پورے کے پورے پارسل ملے ہیں جو کمرشل پتوں اور نیم تجارتی خطوط سے بھرے ہیں تا کہ ہم مسودے ،خطوط وغیرہ بھیج سکیں ۔

ابھی ابھی ’’کولنشچے ‘‘ کے ساتھ عظیم الجثہ سکینڈل کا ایک اور انبار پہنچ گیا ہے ۔دو اور پیکٹ فوری طور پر کمرشل پتوں پر بجھوائے جا رہے ہیں ۔ہمارے گھر میں ایک پورا دفتر کھل گیا ہے ۔دو تین لوگ لکھ رہے ہیں ،کچھ پیغام رسائی کے لیے بھاگ رہے ہیں ،کچھ پیسہ بچا رہے ہیں تا کہ رائٹر اپنا وجود برقرار رکھیں اور دفتری اہلکاروں کے طبقے کی پرانی دنیا کو سب سے غضب ناک سکینڈل کا قصوروار ثابت کریں اور اسی اثنا میں بیچ بیچ میں میرے تین بچے (جینی ،لارا ،اور ایڈگر) گاتے

اور سیٹیاں بجاتے ہیں ،اکثر اپنے بابا سے سختی سے ڈانٹ کھاتے ہیں ۔ایک ہلا گلا اور سرگرمی ہے !۔

الوداع ڈیئر مسٹر کلس ،اور جلد ہی اپنے دوستوں کو دوبارہ لکھیے ۔

اعلیٰ حکام کی اجازت سے

جینی مارکس

جینی کا خط واشنگٹن میں موجود ایڈ ولف کلس کے نام

لندن

10 مارچ، 1853

ہفتوں تک میرا پیارا مارکس بیمار رہا، اور وہ پچھلے چند دنوں سے پھر جگر کی اپنی پرانی شکایت میں مبتلا ہے جو تقریباً ہپا ٹائٹس میں تبدیل ہو چکا ہے۔ ایک ایسی بیماری جسے میں خوف ناک سمجھتی ہوں، اس لیے کہ یہ اس کے خاندان میں وراثتی طور پر موجود ہے۔ اور یہی اس کے والد کی موت کا سبب بنی۔ آج وہ پھر بہتر ہے، اپنے ''ٹریبیون'' مضمون کو بہتر کر رہا ہے، اور مجھے خط لکھنے کو کہا ہے۔ مجھے یک دم ایک غم والم کی واقعاتی کہانی میں غوطہ لگانا ہے جو کہ وی دی میر اور کلس کی بد نصیبی کے برابر ہے۔ براہِ کرم مجھ پر ناراض مت ہوئیے، اگر میں تفصیل میں جاؤں۔ میرے خاوند نے 6 دسمبر کو ''انکشاف'' کی مسودہ کاپی آپ کی طرح باصل میں شابلٹز کو بھی بھیجی۔ شابلٹز اسے وصول کر کے بہت خوش ہوا۔ اس نے خط میں لکھا کہ یہ ایک ماسٹر پیس ہے، یہ کہ اُسے پندرہ دن کے اندر اندر سرحد پار ہونا چاہیے، اور یہ کہ وہ اس کی 2000 کاپیاں چھاپے گا اور اُسے فی کاپی 15 چاندی کے گروشن قیمت پر فروخت کرے گا، اور چھپائی کے اخراجات نکال کر (جو کہ سوئٹزرلینڈ میں کم ہوتے ہیں)، میرے خاوند کے منافع میں حصہ دار بنے گا۔ ہم 30 سٹرلنگ کی توقع کرنے میں حق بجانب ہوں گے۔ مزید برآں وہ فوری طور پر 40 کاپیاں لندن بھیجنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ چار ہفتوں تک ہم کچھ نہیں سنتے۔ میرا خاوند یاددہانی کے لیے اُسے لکھتا ہے۔ جواب: مستریوں کی

کرسمس چھٹیوں کی بناء پر چھپائی رک گئی، وہ پندرہ دن میں سرحد پار ہونے کا ارادہ رکھتا ہے اور ہمیں 40 کاپیاں بھیجنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ جو کچھ ہم سنتے ہیں، اور وہ بھی تیسرے فریق سے کہ سمگلنگ معاملہ غیر متوقع مشکلات کا شکار ہو گیا اور یہ کہ اُسے 14 دنوں میں 1800 کاپیاں چھوٹے پارسلوں میں سمگل کرنی پڑیں، مگر یہ کہ فروری کے اوائل تک سب پار ہو جائیں گی، جہاں وہ اپنے ایک کلرک کے ذمے لگائے گا کہ وہ یہ پمفلٹ کتب فروشوں تک پہنچائے۔ وہ ہمیں فوری طور پر اس کی ایک نمونہ کاپی بھجوا دے گا۔ اچھا، ہم مزید چار ہفتوں تک انتظار کرتے ہیں۔ پھر میرا خاوند اس توقع کے ساتھ اسے خط لکھ کر معلوم کرتا ہے کہ پمفلٹ جرمنی کے دور دراز گوشوں تک کب کا پہنچ چکا ہوگا اور اس کو جلد پیسے مل جائیں گے۔ پھر کل ہی مندرجہ ذیل خط ملا۔

"ڈیر مارکس، میں نے ابھی ابھی سنا ھے کہ "انکشاف" کی ساری کھیپ جو کہ 2000 کاپیوں پر مشتمل تھی، جو کہ پچھلے چھ ھفتوں سے سرحد کے اُس پار ایک گاؤں میں رکھی ھوئی تھی، کل اُس وقت پکڑی گئی جب اُسے کسی اور جگہ منتقل کیا جارھا تھا۔ اب کیا ھوگا، مجھے نھیں معلوم۔ سب سے پھلے باڈن حکومت کی طرف سے فیڈرل کونسل کو ایک شکایت درج کی جائے گی، پھر، بلاشبہ میری گرفتاری یا کم از کم مقدمه کے لئے وارنٹ وغیرہ۔ ھر حال میں ایک شدید غل غپاڑہ! یه مختصراً آپ کی اطلاع کے لئے؛ مزید روابط، میں خود نھیں بلکه ایک تیسرے فریق کے ذریعے آپ سے کی جائے گی۔ مجھے لکھتے ھوئے یه پته استعمال کریں: باصل میں ایک پوشاک ساز عورت (درزی) وغیرہ"۔

یہ ہے ساری بات؛ آپ کا اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟۔ وہ 2000 کاپیاں چھوڑتا ہے یعنی پورا ایڈیشن، ایک گاؤں میں چھ ہفتے تک، اور پھر ہمیں بتانے کو لکھتا ہے کہ وہ ضبط ہو چکی ہیں۔ لندن کے لیے کاپیوں کے بارے میں ایک لفظ تک نہیں، سوئٹزرلینڈ وغیرہ والیوں کے

لیے بھی کچھ نہیں۔ کیا چیزیں چھپ چکی تھیں، کیا پروشیائی پولیس نے انھیں ایک بڑی رقم پہ خریدا، یا خدا جانے کیا؟ ۔ یہ کہنا ضروری ہے کہ یہ دوسرا پمفلٹ ہے جو مکمل طور پر دبا دیا گیا۔ مسٹر سٹیبر، جو برلن میں چیف آف پولیس ہو گیا ہے اور اس نے سازشوں وغیرہ پر ایک شان دار اعلان کیا، اور امریکی فنڈز کا مالک و منتظم مسٹر ویلچ معاملے سے محفوظ نکل آیا؛ کولون مقدمہ مکمل طور پر ختم ہو گیا، پارٹی سارے داغ دھبوں سے ابھی تک مکمل طور پر صاف نہیں ہوئی، اور حکومت فاتح ہے! ۔ اس موقع پر پمفلٹ کا بہت زبردست اثر ہونا تھا۔ اُن پر یہ بجلی گرنے سے جرمن پولیس کے دل تھرتھرا جاتے۔ اگر ہمارے پاس ذرائع ہوتے تو ہم حکومت کو طیش دلانے کے لیے اسے دوبارہ ایلٹونا میں چھاپتے، مگر ایسا ناممکن ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہ کیا جا سکتا ہے کہ آپ اسے کسی اخبار میں قسط وار چھپوا دیں۔ کیا وہ ٹائپ ایک پمفلٹ تیار کرنے میں استعمال نہیں ہو سکتا جو آپ فوراً یہاں بھجوا سکیں؟ ۔ چونکہ یورپ میں چھپائی قریب قریب ناممکن ہو چکی مگر یہ پارٹی کے لیے اب عزت کا معاملہ بن گیا ہے۔ اس لیے آپ کو اسے ہر قیمت پر کم از کم میگزین وغیرہ میں قسط وار شائع کرانا چاہیے۔ پمفلٹ کی اشاعت اب ہمارے سارے دشمنوں کے خلاف ایک ضرورت ہے، اور یہ کسی بھی اور چیز سے زیادہ کولون عوام کے مفادات کو بڑھائے گا اور رائے عامہ کو اُن کے حق میں کر دے گا۔ اُن میں دلچسپی کو دوبارہ جگانا لازمی ہے۔ بیکر کے فرار کی کوشش صرف کم بیرونی دلچسپی اور مدد کی وجہ سے ناکام ہوئی۔ سب سے بڑھ کر، پملفٹ کے وجود کا ثبوت ضرور دینا چاہیے اور ایسا صرف اس کی چھپائی سے ممکن ہے خواہ یہ سمندر کے اُس پار محض قسط وار صورت میں ہی کیوں نہ ہو۔

آپ تصور کر سکتے ہیں کہ اس خبر نے میرے خاوند کی صحت پہ کیا اثر کیا ہو گا۔

جینی مارکس

جینی مارکس کا مانچسٹر میں وجود اینگلز کو خط

لندن

27 اپریل 1853

ڈیئر مسٹر اینگلز!

آپ کو پیسے کے بارے میں لکھنا میرے لیے ایک نفرت انگیز بات ہے۔ آپ نے پہلے ہی اکثر ہماری مدد کی ہے۔ مگر اِس بار میرے پاس کوئی اور جائے پناہ نہیں ہے، کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔ میں نے بون میں ہیگن کو لکھا، جارج جنگ کو لکھا، کلس کو لکھا، اپنی ساس کو لکھا، برلن میں اپنی بہن کو لکھا۔ ہول ناک خطوط! ۔ اور ابھی اُن میں سے ایک کی طرف سے بھی کوئی جواب نہیں آیا۔ اس لیے ہمارے پاس کوئی راستہ نہیں رہ گیا۔ میں یہاں کے حالات کے بارے میں بیان نہیں کر سکتی۔ میرا خاوند گرسٹن برگ سے ملنے شہر گیا ہے۔ آپ تصور کر سکتے ہیں کہ یہ اس کے لیے کتنا اہم سفر ہوتا ہو گا۔ اسی دوران میں یہ سطریں لکھ رہی ہوں۔ کیا آپ ہمیں کچھ بھیج سکتے ہیں؟ ۔ تنور والے نے ہمیں خبردار کیا ہے کہ جمعہ کے بعد وہ روٹی نہیں دے گا۔ کل جب اُس تنور والے نے پوچھا: ''کیا مسٹر مارکس گھر پہ ہیں؟'' تو مُش یہ کہہ کر اس کو واپس بھیجنے میں کامیاب ہوا: ''نہیں، وہ موجود نہیں ہے'' اور پھر اپنی بغل میں تین روٹیاں لیے تیر کی طرح مور کو یہ سب بتانے چلا گیا۔

الوداع.....................جینی مارکس

جینی مارکس کا مانچسٹر میں موجود اینگلز کے نام

لندن

28مارچ،1856

ڈیئر مسٹر اینگلز!

مور جاننا چاہتا ہے کہ کیا آپ ایسٹر میں یہاں آ رہے ہیں، اس لیے کہ ہم سب ایسا چاہتے ہیں۔ اُس صورت میں وہ آپ کو ''رودادیں'' نہیں بھیجیں گے۔ براہِ کرم ہمیں ایک آدھ سطر لکھ بھیجیں کہ آیا آپ آ رہے ہیں؟۔ پھر ہم پیر کو یہ چیز پارسل کمپنی کو لے جائیں گے۔ میں نے ابھی ابھی آپ کا مضمون پوسٹ کیا ہے۔Chaley (کارل) کارسؔ مسودات کے ساتھ بہت مصروف ہے اور کسی قدر بیمار نظر آتے ہوئے پائیپر کی طرف کچھ لکھوا رہا ہے۔ آپ برلن میں سکینڈلوں کے بارے میں کیا سمجھ رہے ہیں؟۔ کیا آپ نے آج کے ''ٹائمز'' اخبار میں برلن نمائندے کی رپورٹ پڑھی ہے؟۔ اب ہم ''کروزے زی تنگ'' کے ماتمی کپڑوں اور راکھ لیڈروں کے لیے وجوہات جانتے ہیں۔

میں نے اب اپنے ترکے کے بارے میں وزیر داخلہ کے ساتھ ایک جھگڑا نمٹانا ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ میرے مرحوم انکل کے ساز و سامان میں میرے دادا کے بہت سارے خطوط اور

مسودے ہیں جو کہ ڈیوک آف برنس وِک کا وزیر جنگ تھا۔ پروشیائی ریاست، مصالحت کنندہ کے بطور مسٹر وان شارن ہورسٹ کے ساتھ، اِن مسودوں کو خریدنے کے بارے میں پہلے ہی میرے والد کے ساتھ مذاکرات شروع کر چکی تھی جن میں ''سات سالہ جنگ'' کی فوجی تاریخ کے بارے میں مواد موجود ہے۔ پھر میرا بھائی آتا ہے.......... اور ملکیت سے متعلق آخری بیان میں مجھے یہ حیران کن اندراج ملتا ہے؛ جہاں تک ملنے والی کتابوں کا تعلق ہے، وزیرِ مملکت نے ''ترس کی بنیاد پر'' انہیں دس ٹیلرز کے عوض اٹھایا ہے۔ اس نے نسبتاً بے کار حصہ برونسوک میں نیلام کر کے گیارہ ٹیلرز میں بیچ دیا تھا اور اب، پوچھے بنا، اٹھالی تھیں، ترس کی بنیاد پر، زیادہ کار آمد حصہ، جس کی اس نے دس ٹیلرز قیمت لگائی، مگر مجھے برونسوک سے برلن تک بار برداری کرایہ پر مقروض کرتا ہے۔ عجیب ترس ہے! مزید برآں، وہ فلورنکورٹ، چیف کلرک سے لکھواتا ہے:

''کتابوں کے علاوہ، کاغذات کی ایک بڑی تعداد، جن میں مرحوم لینڈ روسٹ وان ویسٹ فالن کے مسودات کی ایک بڑی تعداد ہے.......... کچھ فوجی تاریخ پر.......... بھی ملے ہیں۔ البتہ آخر الذکر زیادہ تر حد سے زیادہ نامکمل اور ضعیف ہیں اور نہیں لگتا کہ وہ کسی واقعی لٹریری دلچسپی کی ہوں''۔

لہٰذا، وہ خیال کرتے ہیں کہ مجھے ایک قانونی فہرستِ سامان بھیجے بغیر، اور کاغذات کی قیمت لگائے بغیر، وہ انہیں ہتھیا سکیں گے۔ میں شد و مد کے ساتھ شک کرتی ہوں کہ میرے بھائی نے، حب الوطنی کے جوش میں آ کر، فوری طور پر مسودے ریاست کے حوالے کر دیے ہوں گے، مزید اس لیے کہ میری ماں کے خط کے پیش نظر، جس میں وہ مجھے بتاتی ہیں کہ اس نے پہلے ہی انھیں ان کاغذوں کی قدر کے متعلق لکھا ہے.......... اور پوچھا کہ وہ لوگ اُن کاغذات کے ساتھ کیا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ان کی خاموشی بہت معنی خیز ہے۔ بھائی کا خیال ہے کہ میں، اپنی دوسری اطاعت شعار بہنوں کی طرح بس ساری بات پر چھوڑ دوں گی، جو کہ خاندان کا ''جی ی ف'' ہے۔

میں نے ''محتاط تحقیقات'' کے ساتھ ابتدا کی ہے تا کہ تھوڑا تھوڑا کر کے میں اپنی 'جائیداد' کا دعویٰ کر سکوں۔ دیکھتی ہوں کہ وہ کیا جواب دیں گے۔ برلن میں، اُس کے موجودہ ہیجان کی حالت

میں ایک سکینڈل پیدا کرنا ہمارے لیے بہت آسان ہوگا۔مگر اپنی ماں کا سوچ کر ہم ایک شروعات کرنے سے پہلے کسی قدر محتاط قدم اٹھائیں گے۔

ہم اگلے ہفتے آپ کو یہاں دیکھنے کی امید رکھتے ہیں۔

پرتپاک سلاموں کے ساتھ

آپ کی

جینی مارکس

جینی کا فریڈرک اینگلز کے نام

لندن

تقریباً12اپریل،1857

ڈیئر مسٹر اینگلز!

ایک معذور دوسرے معذور (کارل) کے لیے لکھ رہا ہے۔Chaley (کارل) کا سر اُس کو قریب قریب اس کی ہر جگہ کو تکلیف دیتا ہے، دانت کا شدید درد، کانوں میں درد، سر، آنکھوں، گلے میں درد، نہ افیون کی گولیاں اور نہ جراثیم کش کوئی افاقہ دیتے ہیں۔دانت کو نکلنا ہے اور وہ اس تصور سے اڑیل گھوڑے کی طرح اڑ جاتا ہے۔اب میں آپ سے جمعے کے لیے ایک مضمون لکھ کر اس خالی جگہ میں قدم رکھنے کی اپیل کرتی ہوں۔موضوع خواہ کچھ بھی ہو۔مثال کے طور پر چین کے لیے فوجیں اور بحری جہاز بھیجنے کے موضوع پر، اسی طرح روسی فوج کی تنظیم میں تبدیلی کے موضوع پر، یا بونا پارٹ یا سوئٹزرلینڈ یا سوتی دھاگہ، یا کوئی اور موضوع۔ایک کالم سے کام چلے گا۔میں جانتی ہوں کہ خود آپ کو آنکھ کی تکلیف ہے۔اگر ممکن ہو تو ہمیں معلوم دار کر دیں کہ آیا آپ مضمون لکھنے کے قابل ہیں۔کیا آنکھ کی دوائی نے کچھ کام کیا؟

گرم جوش احساسات کے ساتھ

جینی مارکس

جینی کا خط مانچسٹر میں موجود فریڈرک اینگلز کے نام

لندن

31 جولائی، 1857

ڈیئر مسٹر اینگلز

وائن ابھی ابھی پہنچی۔ بچوں کی مسرت وشادمانی کی کوئی حدود نہیں۔ لڑکیوں نے بوتلوں کا بہت غور سے معائنہ کیا۔ اور Sherry (تیز ہسپانوی شراب جو عنبر گوں ہوتی ہے) کو سبز رنگ میں دیکھا اور Port (پرتگالی سُرخ شراب) کو پیلے بنفشی رنگ میں۔ بوردو نامی، جنوبی فرانس کی بنی ہوئی سرخ رنگ کی شراب اپنی سرخ مسکراہٹ کے ساتھ ہمیں خوش کر دیتی ہے۔ ایلینور یک دم پٹاری پر کام شروع کرتی ہے اور اب وہ اس میں ایسے بیٹھی ہے جیسے تنکوں اور گھاس پھوس سے بنی ایک چھوٹی سی جھونپڑی میں ہو۔ ڈیئر مسٹر اینگلز، آپ کی عظیم مہربانی پر آپ کا شکریہ۔ میں بہت کمزور اور لاغر ہوگئی ہوں۔ وائن مجھے بہت بہتر کر دے گی۔

ہم سب آپ کی ناسازیِ طبع سے متعلق بہت پریشان ہیں اور اس نئے زکام سے جو آپ کو ہوگیا ہے۔ مگر سمندر کنارے رہنے کی شروعات میں ایک زکام لازمی ہوتا ہے۔ شامیں پہلے ہی کافی سرد ہو چکی ہیں۔ اس لیے شاموں کو گرم کپڑے پہنا کریں۔ کارل آپ کی بیماری سے کافی

پریشان ہے۔ وہ بہت چاہتا ہے کہ آ کر آپ کو دیکھ لے مگر یہ فی الحال ناممکن ہے اور اُس سے اسے بہت غصہ آتا ہے۔ بس وقتی طور پر سخت اکتا دینے والے کام کو چھوڑ دیں۔

کارل ''انڈین نیوز'' کے لیے ایک مضمون کو آخری شکل دینے میں مصروف ہے۔ پیاری ننھی جینی اور لارا اب میری سیکرٹری گیری کی جگہ لے رہی ہیں۔ انہوں نے کنبہ کے ''چیف'' کے ساتھ مل کر مجھے قریب قریب نکال باہر کر دیا ہے۔

منگل کی صبح ایک گاڑی ہمارے دروازے پر آن رکی، اور آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ اس سے کون باہر نکلا؟ کنراڈ شرام، جسے ہم نے عرصہ ہوا مرا ہوا تصور کیا تھا۔ اُس ''احمق'' سیلر نے تو شام کے اخباروں میں اس کے لیے تعزیتی مضمون تک لکھا تھا۔ وہ بے چارہ بہت بہت بیمار ہے، عذاب کی اصل تصویر۔ کل کارل نے اسے جرمن ہسپتال میں داخل کرا دیا جہاں اس کا ایک پاؤنڈ فی ہفتہ کے عوض بہت خیال رکھا جا رہا ہے۔ بر سبیلِ تذکرہ اُس کے خیال میں شرام وہی پرانا شرام ہے جیسے وہ اپنے سابقہ اچھے وقتوں میں ہوتا تھا جب ہم سب اسے اس کی خوش مزاجی اور بے تکلفی پہ پسند کرتے تھے۔ وہ مسلسل بہت اچھے لطیفے سنا رہا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ وہ دنیا سے جلد رخصت ہونے والا ہے۔ خوش قسمتی سے وہ ''امریکی ابہام'' سے پاک اور آزاد رہا ہے جس سے کہ میر باخ اور میرا بھائی ایڈگر خود کو بہت ممتاز پاتے ہیں۔

کارل کل لکھے گا۔ ہم سب کی طرف سے گرم جوش سلام۔

آپ کی،

جینی مارکس

جینی کا خط فریڈرک اینگلز کے نام

لندن

14 اگست، 1857

ڈیئر اینگلز!

ہم یہ سن کر بہت خوش ہیں کہ آپ صحت یاب ہو رہے ہیں اور توانا محسوس کر رہے ہیں۔ مگر مُورا ابھی تک اصرار کرتا ہے کہ آپ کی بیماری کے علاج کا اصل راستہ آئرن کے طویل عرصے تک استعمال میں ہے۔ وہ شعوری طور پر میوزیم میں طب کا مطالعہ کرتا رہا ہے، اور سارے جدید ڈاکٹر اپنے نسخوں میں اُسے لکھتے ہیں اور اسے کاڈ لیور آئل سے بلند درجہ دیتے ہیں۔ لہٰذا وہ انگریز ڈاکٹروں سے مکمل اتفاق میں ہے جو کہ برسوں کی پریکٹس کے بعد اسی نتیجے پر پہنچے ہیں۔ برسبیل تذکرہ وہ آپ سے بہت ہی فوری طور پر بھیک مانگتا ہے کہ آپ ''ڈانا'' کے لیے کام سے اپنے دماغ پر زیادہ زور نہ ڈالیں۔ آوارہ گردی اور اونگھنا اور کچھ نہ کرنا اتنا ہی ضروری ہیں جتنا کہ آئرن۔

یقیناً آپ نے دو اور خطوط وصول کیے ہوں گے جو اُس نے آپ کو مانچسٹر کے پتے پر بھیجے تھے۔ ایک میں ''فوجوں'' کے بارے میں ''نوٹس'' ہیں، دوسرے میں بحری جنگی جہازوں کے

دستے کے بارے میں نوٹس ہیں۔

کچھ شامیں گزریں کہ مسخرہ ایڈگر بائیر ہم سے ملنے آیا، واقعتاً ایک سوکھا ہوا کاڈ مچھلی ....بغیر کسی کاڈ لور آئل کے۔ اور اس پر طرہ یہ کہ مزاح کے تصنع کے ساتھ۔ اس کی کوششیں اس قدر خوف ناک تھیں کہ میں تقریباً تقریباً بے ہوش ہوگئی، جبکہ کارل بیمار ہوا............استعارے والا نہیں بلکہ حقیقت میں۔

جون اپنی بیوی کھو چکا اور اب ایک مسرور آدمی کی طرح خوش ہے؛ وہ سارے ''انڈینز'' کو kossuth کے بطور خوش آمدید کرتا ہے اور انڈین محبّ وطنوں کو عزت دیتا ہے۔ اس کا مخالف عالی دماغ رچرڈ ہارٹ، ایک اُجرت یافتہ اُرکوہارٹسٹ اب کول ہول میں ایک وکیل ہے۔ کارل نے اسے وہاں دلائل دیتے سنا۔

مجھے امید ہے کہ اگلا خط آپ کو مزید اچھی خبریں لا دے گا۔ ہم سب آپ کے لیے بہت بے چین ہیں۔ وائن میرے لیے شان دار انداز میں موزوں ہوگئی ہے۔ شیرّی واقعی عمدہ ہے۔ پورٹ اس قدر اچھا نہیں لگتا، مگر میں اسے خصوصاً اس کی مٹھاس کی وجہ سے پسند کرتی ہوں۔ یہ مجھے دوبارہ تندرست کر دے گا۔

گرم جوش سلام

جینی مارکس

جینی کا خط کونراڈ شرام کے نام

دسمبر، 1857

9۔گرافٹن ٹیریس، میٹ لینڈ، ہیمپسٹیڈ

ڈیئر مسٹر شرام!

آپ کی طرف سے خیر خبر سنے ہوئے اتنا زیادہ عرصہ گزرا کہ ہم خبروں کے بہت خواہش مند ہیں۔ہم اکثر آپ کے بارے میں باتیں کرتے ہیں، کسی بھی اور چیز سے زیادہ اشتیاق کے ساتھ۔ایک لحاظ سے طویل اور تنہا طویل زمستانی دنوں اور گھنٹوں میں آپ کو دل سے نکال دینے اور سرگرمِ عمل کرنے میں آپ کی کوئی مدد نہ کرنے پر افسوس کرتے ہیں۔

اگر یہ بہت تکلیف دہ نہ ہو تو کسی وقت ہمیں زندگی کی ایک علامت دکھا جایئے۔عمومی افراتفری کے بارے میں آپ کیا محسوس کرتے ہیں؟۔کیا آپ نہیں کہیں گے کہ جس طریقے سے گلا سڑا ڈھانچہ کرچی کرچی ہو رہا ہے اور دھڑام سے نیچے آ رہا ہے تو یہ واقعتاً فرحت بخش ہے؟۔یہ امید رکھی جاتی ہے کہ آپ کے تعلقات ابھی تک بحران کو آپ کی طرف پیٹھ موڑنے کے ایک بہانے کے بطور استعمال نہیں ہو رہے ہیں اور لہٰذا یہ کہ خود آپ ابھی تک کوئی مادی برے اثرات میں مبتلا نہ ہوں گے۔گو کہ امریکی بحران نے ہمارے بٹوے کو اچھے خاصے طریقے سے چھو لیا ہے، یہاں تک

کہ کارل اب ہفتے میں دو کے بجائے ایک مضمون لکھ رہا ہے، اخبار کے سارے یورپی نمائندوں کو (ماسوائے بایارڈ ٹیلر اور کارل کے) نوٹس ملے ہیں۔پھر بھی آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ مُور کتنا زندہ دل ہے۔اس نے اپنی ساری معمول والی صلاحیت اور کام کے لیے اہلیت دوبارہ حاصل کی ہے۔نیز روح کی ایک زندہ دلی اور خوش مزاجی بھی دوبارہ آئی ہے جو کہ بہت عرصہ سے عظیم صدمہ سے جھلسی رہی، ہمارے محبوب بچے کی موت سے، جس کی موت کا میں دل میں ماتم کرنا کبھی ختم نہ کر پاؤں گی۔کارل دن کو اپنی گزر بسر کے لیے کام کرتا ہے اور رات کو اپنی سیاسی معیشت مکمل کرنے کو صرف کرتا ہے۔اب، جب کہ زمانوں کو اس تصنیف کی ضرورت ہے، اور یہ ایک لزومیت بن چکی ہے، تو یہ بلا شبہ کوئی بدبخت پبلشر ڈھونڈ ہی پائے گی۔پہلے ہی نہ صرف ہم نے، بلکہ لوپس (وولف) اور سٹیفن نے بھی بحران کے فوری اثر کو محسوس کیا۔لوپس نے اپنے اسباق کے کافی حصے کھو دیے ہیں، اس لیے کہ وہ ادارہ دیوالیہ ہو گیا۔اور سٹیفن مزید برگھٹن میں رہنے کے قابل نہ تھا، اس لیے کہ انڈین بزنس نے یک دم انڈین کیڈٹوں کے اُس کی ٹریننگ کو ختم کر دیا۔اس سب پر ستم یہ کہ اس کی بہن کے پاس ایک بنکر کے توسط سے جو تھوڑا پیسہ تھا وہ ضائع ہو گیا۔ننھے ڈرونکے نے گلاسگو میں خود اپنا کاروبار شروع کیا ہے۔وقتی طور پر فریلیگراتھ ابھی تک کاروبار کرنے کے لیے اپنے چھوٹے قرضے دینے میں حفاظت کے ساتھ گوشۂ عافیت میں ہے۔لیکن پیرس میں اگر قرضہ دینے والے کے متعلق بددیانت افواہیں اور اس کا مستقل مزاج زوال صحیح ثابت ہوتے ہیں تو، وہ بھی جلد قلابازی کرنے لگے گا اور اپنے مینیجری کے عہدے کو خدا حافظ کہہ دے گا۔ابھی تک بحران نے لگتا ہے ہمارے اچھے، دیانت دار دوست لب نخت پر کوئی گہرے اثرات نہیں ڈالے، یا کم از کم اس نے اسے طبعی طور متاثر نہیں کیا۔وہ ابھی تک اپنے بدنام، ڈراؤنی، مشہور، بے سروپا بھوک کو خلل کے بغیر رکھتا ہے اور ایک سؤر کے نمکین گوشت کے ٹکڑے کے لیے اپنی دیرینہ رغبت کو برقرار رکھتا ہے۔

کل ہم نے مانچسٹر میں اینگلز کی طرف سے خط وصول کیا۔وہ کہتا ہے:

''ہمارے مقامی فلسطیوں کے بیچ بحران نے بوتل کے لئے ایک مضبوط خواہش پیدا کی ہے۔کوئی بھی گھر میں، اپنی پریشانیوں اور اپنے خاندان کے ساتھ اکیلا رہنا برداشت نہیں کر سکتا۔

کلب دوبارہ زندہ ہو رہے ہیں، اور شراب کا استعمال تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ جتنا زیادہ کوئی کچلا ہوا ہو، اتنی ہی خود کو خوش رکھنے کی اس کی کوششیں پاگل پن کی حد تک بڑھتی جاتی ہیں۔ اور پھر، ہم بستری کے بعد اسقاطِ حمل کی گولی کھانا، شرابی اور اخلاقی دونوں کی پشیمانی کی زیادہ چونکا دینے والی مثال اور کیا ہے؟........... پہلے کبھی بھی دہشت نے اس قدر مکمل اور کلاسیک صورت اختیار نہ کی۔ اُلبرگ اور کرامر کا گھر جن کے قرض ایک کڑور بیس لاکھ مارک ادا نہ کر سکے، ان کے پاس تین لاکھ مارک سے زیادہ سرمایہ نہ تھا۔ وہاں اب چیز بے قدر ہے، بالکل بے قدر، ماسوائے چاندی اور سونے کے۔ جواب آیا؛ تین ملین یا کچھ نہیں؛ وہ تین ملین کی بچت نہ کر سکا اور ''کرسچین میتھیاس'' ڈوب گیا۔ بڑا امریکی ہاؤس، جس نے بنک آف انگلینڈ کے ساتھ دو دن مذاکرات کے بعد، ابھی حال ہی میں ایک ملین پاؤنڈ ایڈوانس حاصل کیے، اس کے باعث اپنی جان بچا کر، مسٹر پی بوڈی کا ہو گیا۔

یہ ''چار جولائی سالگرہ عشائیہ والا شخص'' گنوار ہینزن کی یاد دلاتا ہے۔ گو کہ بحران نے اس کے "Pionier" کو اس کے سابقہ حجم سے آدھے تک لاغر کیا (باوجود اُس عظیم ترین انقلابی مدبر کارل بلائنڈ کے اشتراک کے)، وہ بدمعاش ابھی تک اس بات پہ قائم ہے کہ ''بحرانات تو محض مارکسی اختراعات اور دماغ کے گھڑے ہوئے ہیں''۔ پھر، کمیونسٹوں کا یہ شتر مرغ ریڈ بیکر کی یاد دلاتا ہے؛ جواب رہا کر دیا گیا، اور ڈیئر مسٹر شرام اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر حال میں آپ کو میرے ساتھ سمندر پار دیوہیکل لمبے لمبے ڈگ بھرنے پڑیں گے، یورپ سے امریکہ تک اور وہاں سے پھر واپس، اس لیے کہ ریڈ بیکر کے ساتھ ہم ایک بار پھر پیارے مادرِ وطن میں ہیں، بنفشی جو کہ اِس موقع پر ایک سیاہ یا بلکہ نیلی آنکھ سے محفوظ نہیں ہو گی........... واقعتاً واپس پیارے پرانے کولون میں۔ یوں کہ میں ہمارے پرانے دوست مئے ویسن اور اس کے خاندان کے بارے میں آپ کو کچھ بتانے سے خود کو روک نہیں سکتی۔ ابھی کچھ عرصہ قبل بوڑھا لیڈن ٹی بی سے اپنے دو بچے گنوا بیٹھا، اُس کے بعد بیگم مئے ویسن کے ایک بیٹے نے اپنی جان گنوا دی۔

آپ تصور کر سکتے ہیں کہ اس لمحے سارے ڈیموکریٹک کس قدر روٹھے اور بدمزاج ہیں۔

اب جب کہ وہ پھر بہت نفرت والے مسئلے سے دوچار ہیں، اور مزید الزام شہزادوں اور جابروں کو نہیں

دے سکتے؛ تو سیاسی گپ بازی اور رنگین بیانی والے میخانے کے خاتمے کی سخت ضرورت ہے۔

مگر اب میری بک بک اس قدر طویل ہو چکی ہے کہ اب میرے لیے وقت آ گیا کہ آپ کو الوداع کہوں۔ گرم جوش احساسات میری طرف سے اور لڑکیوں کی طرف سے، جو کہ بڑی ہو رہی ہیں بہت میٹھی، محبت کے قابل اور خوب صورت ہونے کو۔

آپ کی

جینی مارکس

مکرر: ہمارے پاس فریلیگراتھ اور اینگلز کے فوٹو ہیں۔ اگر آپ کو بہت تکلیف نہ ہو تو کیا آپ اپنی ایک تصویر ہمیں بھیج دیں گے؟۔ کارل اپنے بہترین دوست کو اپنے آس پاس پا کر بہت خوش ہو گا۔

جینی کا فریڈرک اینگلز کے نام خط

لندن

9اپریل،1858

ڈیئر مسٹر اینگلز!

پچھلے ایک ہفتے سے کارل اِس قدر بیمار ہے کہ لکھنے کے قابل نہ رہا۔ اُس کا خیال ہے کہ آپ پہلے ہی اس کے تازہ ترین خط کے ڈگمگاتے اسٹائل سے اخذ کر چکے ہوں گے کہ اُس کا پتّا اور جگر پھر بغاوت کی حالت میں ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اُس کی دوائیاں بالآخر اپنا اثر دکھائیں گی۔ اُس کی حالت کی خرابی زیادہ تر دماغی بے چینی اور ہیجان کے سبب سے ہے جو کہ اب، پبلشرز کے ساتھ معاہدے کے اختتام کے بعد پہلے سے زیادہ ہیں اور روزانہ بڑھ رہے ہیں، اس لیے کہ وہ کام کو ایک اختتام تک پہنچانے کو، بالکل ناممکن دیکھتا ہے۔ میں بھی سیدھا سیدھا 'چھوٹے برلن یہودی' کو لکھنے کا ارادہ رکھتی ہوں جو اس بار ایک چالاک منیجر ثابت ہوا ہے۔

بچے ٹھیک ہیں۔ بدقسمتی سے انھیں سارے ایسٹر کی چھٹیوں میں گھر میں رہنا پڑا۔ موسم بہت زیادہ بھیانک تھا اور مسلسل بارش نے ہماری چکنی زمین اس قدر نرم اور گارے والی بنا دی کہ لگتا تھا۔ سارا بوٹ برگ تلووں کے ساتھ چمٹ چکا ہو۔

''گارڈینز'' فرانس پر دو دلچسپ مضامین کے ساتھ آج پہنچا ہے۔ اس سے ہم یہ اخذ کرتے ہیں کہ آپ بھی مانچسٹر میں ہیں اور آپ نے ایسٹر سیر و سیاحت کا خطرہ مول نہ لیا۔ مگر لومڑی کا شکار تو یقیناً کیا ہو گا؟۔

ہم سب کی طرف سے گرم ترین تبریکات۔

آپ کی

جینی مارکس

جینی کا برلن میں موجود فرڈینانڈ لاسال کو خط

لندن

9اپریل1858

ڈیئر مسٹر لاسال!

جب کارل نے آپ کو آخری خط لکھا تھا تو وہ اُس وقت پہلے ہی جگر کی شکایت میں مبتلا تھا۔(بدقسمتی سے یہ ہر موسمِ بہار میں دوبارہ حملہ کرتا ہے)۔ بیماری اب اس قدر بگڑ گئی ہے کہ اُسے خود کو مستقل طور پر دوائی دینی پڑی۔ آج وہ خود کو لکھنے کے قابل بالکل نہیں سمجھتا، اس لیے اس نے مجھے اپنی طرف سے آپ کی مہربان کوششوں پر آپ کا شکریہ ادا کرنے کا کہا۔ میں خود بھی معاہدے کی کامیاب تکمیل پر اپنی مسرت کو بیان کرنے سے روک نہیں سکتی، جس سے میں اخذ کرتی ہوں کہ آپ ابھی تک تھیورٹیکل کاموں کی طرف مکمل طور پر متوجہ نہ ہوں گے، اور یہ کہ خود کو ہرکولائی ٹس کے مطالعے میں ڈوبے ہونے کے ساتھ ساتھ (جسے میں بھی تھوڑا سا مطالعہ کرتی رہی ہوں) آپ نے اب بھی اپنی عملی صلاحیتیں برقرار رکھی ہیں، جس طرح کہ انگریز کہتے ہیں: ''ایک چالاک منیجر''۔ مارکس بہت پہلے آپ کو تفصیل سے آپ کے کام کے بارے میں لکھ چکا ہوتا مگر اس کے لیے لکھنا بالکل بہت مشکل ہو گیا ہے۔اس کی دماغی بے چینی اور ہیجان کہ وہ ایک ہی ہلے میں اپنے کام کو

اختتام تک پہنچانے کے قابل نہیں، اس کی حالت بگاڑنے میں بہت حد تک ذمہ دار ہے۔اسی طرح ہماری ''روزمرہ کی روٹی'' کے لیے تھکا دینے والا کام بھی اس طرح کا ہے کہ اُسے کسی صورت ملتوی نہیں کیا جاسکتا۔ بہرحال ہم امید رکھتے ہیں کہ وہ وقت پر مسودہ حوالے کرنے کے قابل ہوگا۔

جونہی وہ کچھ بہتر محسوس کرے گا، آپ کو لکھے گا۔اس دوران آپ کو شاید میرے اس مختصر خط پر گزارہ کرنا ہوگا۔

گرم جوش سلاموں کے ساتھ

جینی مارکس

جینی مارکس کا خط مانچسٹر میں موجود فریڈرک اینگلز کے نام

لندن

13 اگست 1859 کے بعد

ڈیئر مسٹر اینگلز!

مُورا ابھی ابھی میوزیم چلا گیا اور مجھے کہہ گیا کہ اس قدر فوری طور پر 5 پاؤنڈ کا نوٹ بھیجنے پر آپ کا شکریہ ادا کروں۔ اور اب، ہماری ساری بدقسمتیوں کے اوپر، کاؤنٹی کورٹ آتا ہے۔ یہ معاملہ اور زیادہ تکلیف دِہ ہے، اس لیے کہ میں 5 منٹ ہی دیر سے پہنچی، وگرنہ جج یقیناً مجھے ماہانہ ادائیگی کرنے کا حق عطا کر دیتا۔ ڈیئر مسٹر اینگلز، آپ تصور نہیں کر سکتے کہ آپ پر مسلسل بوجھ بننا آپ کی دوستی اور مہربانی کو ایک تازہ فریاد کی اپیل بھیجنا کارل اور میرے لیے کس قدر تکلیف دہ ہے۔

کارل کے پاس کچھ عرصے سے ''پو اینڈ رائن'' کی چھ کاپیاں تھیں۔ وہ آپ کو بتانا بھول گیا۔ ان چھ میں سے تین کاپیاں واقف کاروں (امانٹ، جوٹا اور کاونا گھ) کو دی گئیں۔ باقی کو میں اگلے ہفتے آپ کو بھیج دوں گی۔

لڑکیاں (اس وقت ایک دوگانے کی مشق کر رہی ہیں اور واقعی اچھا گا رہی ہیں) آپ کو اپنی محبت بھیجتی ہیں، جن کے ساتھ میں بھی اپنے گرم جوش سلام ملا رہی ہوں۔

آپ کی.................جینی مارکس

جینی مارکس کا مانچسٹر میں موجود فریڈرک اینگلز کو خط

لندن

4 نومبر، 1859

ڈیئر مسٹر اینگلز!

زی میئر مستقل طور پر مارکس کو ٹریبیون کے لیے اس کے وعدہ کردہ مضمون پہ تنگ کر رہا ہے۔ ایک اور تقاضے والا خط آج صبح پہنچا۔ کارل جو ابھی تک جمعہ کے مضمون پر جدوجہد کر رہا ہے، آپ سے التجا کرتا ہے کہ اُسے کوسوت کا مضمون جتنی جلدی ممکن ہو سکے بھجوا دیں۔

لڑکیوں اور میری طرف سے پُرخلوص سلام

آپ کی

جینی مارکس

جینی مارکس کا مانچسٹر میں موجود فریڈرک اینگلز کو خط

لندن

23یا24دسمبر،1859

مائی ڈیر اینگلز!

کرسمس سامان کے لیے میری طرف سے دلی شکریہ!

شمپین غمگین چھٹی پر جشن منانے کے لیے ہمیں زبردست مدد کرے گا اور ایک پُرمسرت کرسمس کو یقینی بنائے گا۔ شمپین کے چمک دار بلبلے پیارے بچوں کو اس سال ایک ننھے سے کرسمس ٹری کی کمی کو بھلا دیں گے اور انھیں خوش اور پُرمسرت بنائیں گے۔

مجھے دنیاداری والے فلسطی فریلی گراتھ اور اس کے ویسٹ فالین راست بازی اور محترمی نے جھنجھلا کر رکھ دیا ہے۔ دوسری طرف موٹی اور لاغر عورت کے بارے میں آپ کے آج کے خط نے بہت محظوظ کیا ہے، اور میں نہیں سمجھ سکتی کہ میں کبھی کبھی کمینوں کے رویے کو خود کو پریشان کرنے دیتی ہوں۔ کاش اگر ہم اس سال ''خوش حال'' ہوتے تو میں اس ساری مصیبت کا زیادہ مزاحیہ پہلو دیکھ پاتی۔ مگر مزاح اڑ جاتا ہے جب کوئی مستقل طور پر حقیر ترین دکھوں کے خلاف جدوجہد کر رہا ہوتا ہے۔ میں نے انھیں کبھی بھی اس قدر بے رحم نہ پایا جتنا کہ اب، جب کہ ہماری پیاری ننھی لڑکیوں کو

(جو کہ اس خوب صورت انداز میں نشوونما پا رہی ہیں) بھی انہیں سہنا پڑ رہا ہے۔ اور پھر اس پر طرہ یہ کہ کارل کی کتاب سے متعلق ہم نے اتنے عرصے سے جو خفیہ امیدیں پال رکھی تھیں، سب کی سب جرمنوں کی ''سازشانہ خاموشی'' سے صِفر ہو گئیں۔ انھیں محض چند ذلیل، قسط وار ادبی مضامین سے توڑا گیا، جنھوں نے خود کو پیش لفظ تک محدود کر دیا اور کتاب کے مواد کو نظر انداز کر دیا۔ ہو سکتا ہے کہ دوسری قسط سست الوجودوں کو ان کی کاہلی سے باہر چونکا دے اور پھر اس تصنیف کی سائنٹفک فطرت کے بارے میں خاموش رہنے پر وہ مزید غصے سے اس کی فکری جہت پر حملہ کر دیں گے۔ میں بھی یہ دیکھنے کے لیے خصوصی طور پر متجسس ہوں کہ چالاک افرائیم انڈے سے کیا بچے نکالے گا۔ چونکہ اس معاملے میں اس کا رویہ بالکل بھی واضح نہیں ہے، پروشیائی بلیو مثلاً ''پاک فرڈینانڈ'' کے ساتھ اسی وقت عظیم احتیاط کے ساتھ سلوک کیا جانا چاہیے، اور ثانی الذکر کے ساتھ ایک آفیشل علیحدگی کو ابھی ملتوی رکھا جائے۔ وہ بلائنڈ کے ساتھ اس قدر پیوستہ اس لیے ہے کہ ثانی الذکر بڑے کنکل معاملے میں اس کا خدمت گذار تھا اور بدمست شلر کمیٹی میں اس کے اپنے حقوق پر کھڑا رہا۔ سیرج ولوش نے اس وقت تک کامیابی سے اختتام تک پہنچنے سے انکار کر دیا جب تک کہ چار آدمیوں نے اسے طاقت سے نہ کھینچا اور اس کے ساتھ گتھم گتھا نہ ہوئے۔ اسے کب کھلے عام بدنامِ زمانہ جھوٹے کا ساتھ دینا پڑے گا اور ثانی الذکر کے جھوٹ اور بزدلی کو خود اپنی سیاسی وفاداری اور پاکیزگی سے ڈھانپنا ہوگا۔ فیزی کا قابلِ ترس دم چھلا۔ مگر، بس ان ناراض لوگوں سے بہت ہو گئی۔ میں چپلن کے ہاتھ اپنے بھائی کی کتاب بھی آپ کو بھیج رہی ہوں۔ شاید یہ آپ کو اچھی لگے اور ایک ''ریویو'' کے لیے آپ کو مواد مہیا کرے۔ دراصل مون شر فریری نے واقعتاً ہمیں ترکے سے باہر کر دیا ہے۔ اور یہ سراسر جھوٹ تھا جب اس نے لکھا اور کچھ سال قبل مجھے بتایا کہ یہ کاغذات بے کار بے ربط نوٹس کے علاوہ کچھ نہیں ہیں جن کے ساتھ بالکل کچھ بھی نہیں کیا جا سکتا، اور جن کا حتیٰ کہ کوئی ''قدرِ تبادلہ'' تک نہ تھا۔ میرے پاس اس سے جھگڑنے کا اچھا خاصا سبب موجود ہے، نہ ہی اُس کے موجودہ بڑے سیاسی عہدے کے پیش نظر اس سے مکمل طور پر مصالحت کرنے کے علاوہ کوئی چیز آسان ہوگی۔ شلینٹزرے اور ڈنکر اس معاملے کو اٹھا کر خوش ہوں گے۔

اچھا، پچھلے ہفتے کارل کے علم میں لائے بغیر، میں نے پیسے کے بارے میں اس سے بات کی۔ چونکہ کارل کی پیسے بڑھانے کی ہر کوشش ناکام ہوئی تھی، میں نے اس انتہائی ہنگامی حالت میں یہ ناخوش گوار قدم اٹھانے کا فیصلہ کیا جو کہ میں نے حتیٰ کہ تاریک ترین دنوں میں بھی ابھی تک نہیں کیا تھا۔ گو کہ فرڈینانڈ نے مجھے ''ایڈوانس'' دینے سے انکار کر دیا، ''خود اپنی پنشن پر محدود'' میرے خط نے مجھے اُس سے متعلق ایک مغالطے کی حالت میں رکھا اور میرے ہاتھ مکمل طور پر بندھے ہوئے ہیں۔ فی الحال مجھے خود کو اسے اسی خاص طریقے سے نمٹنے تک محدود رکھنا پڑے گا، جس طرح اس نے میرے والد سے سلوک کیا تھا۔ حتیٰ کہ سنکی، خود غرض بھائی، جس نے میرے والد کی زندگی کو تلخ بنائے رکھا، اور جو میری ماں کی زندگی کے آخری سال تک اس سے (اُس کی معمولی سی بیوگی والی آمدن سے) سالانہ الاؤنس اینٹھتا رہا، سے میرے مہذب، واقعتاً عالی مرتبت اور کریم النفس والد کی بہ نسبت بہتر، زیادہ شائستگی اور زیادہ وضاحت کے ساتھ سلوک کیا گیا۔ یہ صحیح ہے کہ ثانی الذکر ''اپنے شکسپیئر کو اپنے بائبل سے بہتر طور پر جانتا تھا''، ایک ایسا جرم جو اس کے متقی بیٹے نے اس کی قبر میں بھی معاف نہ کیا۔

مزید برآں یہ بے حد عجیب تھا کہ ہمارے خاندانی حالات کی بات کرتے ہوئے اسے میرے والد کی دوسری شادی کے سارے ذکر سے اجتناب کرنا چاہیے تھا اور دوسری ماں کا نام بتانے میں ناکام رہا، جو کہ میرے والد کی زندگی کی روشنی تھی اور جس نے اپنے سوتیلے بچوں کو اِس وفاداری اور محبت اور جاں نثاری سے پالا پوسا جو کہ ایک عورت خود اپنے بچوں سے بھی بہت کم کر پائے۔ اس نے اسے مہارت سے میرے بھائی ایڈگر اور مجھ کو ہر کے وجود سے دھوکہ کرنے کے قابل بنایا جسے اس نے بے جا مداخلت والا پایا۔ مگر یہ آخری مکمل بے پرواہی کا معاملہ ہے اور مجھے بہت کم متاثر کرتا ہے؛ صرف والد اور والدہ سے اس طرح کا سلوک اور چشم پوشی نہیں کرنی چاہیے تھی .... اور اس کے لیے اسے معافی مانگنی ہوگی۔

میں بے چینی سے جاننا چاہتی ہوں کہ کتاب کے ملٹری حصے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ آج میری جگہ ننھی جینی مضمون کو نقل کر رہی ہے۔ میرا خیال ہے میری بیٹیاں جلد ہی مجھے

روزگار سے نکال باہر کریں گی، اور پھر میں ''جو مدد کے مستحق ہوں گے'' کے رجسٹر پر آؤں گی۔ کتنے ترس کی بات ہے کہ کئی برس تک میری سیکرٹری والی ڈیوٹی کے بعد کسی پنشن کی وصولی کا کوئی امکان نہیں ہے۔

آج کے لیے الوداع۔

سب کی طرف سے گرم جوش ترین سلام بشمول آپ کی،

جینی مارکس

جینی مارکس کا مانچسٹر میں موجود مارکس کو خط

لندن

16 مارچ، 1860

میرے پیارے کارل!

خط اور پیسوں کے لیے ایک ہزار بار شکریہ۔ چونکہ تم اپنے پتوں والی کاپی ساتھ لے گئے تھے، اس لیے میرے پاس ''رائن لینڈ'' والوں کا پتہ موجود نہ تھا مگر کوئی وقت ضائع نہ کرنے کی خاطر، میں نے اسے خط لکھ دیا ہے اور خط کو ''مارک لین'' معرفت گانس ونکل بھیج دیا ہے۔ کسی اور کو اس کا پتہ معلوم نہیں۔ اگر تمہارا خیال ہے کہ اس پتے پر خط اسے نہیں ملے گا تو تم خود اسے خط لکھ دینا۔ میں یک دم باکالا رئیس کو اپنا ناچیز وجود لے جاؤں گی اور اپنی رپورٹ دوں گی۔ بلاشبہ ہم نے بڑی دیر میں سچے، وفادار اور نقلی دوستوں میں تمیز سیکھ لی ہے۔ چھوٹے لوگوں اور ''بلند مرتبت آدمیوں'' میں کتنا فرق ہوتا ہے۔ لاسال رفتہ رفتہ خوف ناک حد تک احمق اور تنگ نظر ہو گیا ہے، حتیٰ کہ اس کی وکیل والی زیرکی کی قلیل مقدار شیطان کے سپرد ہو گئی۔ اور ہراکلیٹس نے اسے جہنمی طور پر کند ذہن اور تاریک بنا دیا ہے۔ اس کی کوئی دلیل درست نہیں ہے، ہر الٹ پلٹ آخری ہے۔ مجھے تمہاری کتاب کی خبر سے زیادہ کوئی چیز مسرت نہیں دے سکتی تھی۔ روس تمہارے لیے اچھا میدان رہا

ہے۔ طویل عرصے میں ہر چیز اُس سے بہتر ہوتی جائے گی جو میں نے کبھی اپنی تنہائی کے لمحوں میں امید رکھنے کی جرأت کی تھی۔ شکوک اور خوفیں انسان کو بری طرح نرغے میں لیتی ہیں اور آخر میں انسان ہر چیز سے مایوس ہو جاتا ہے، بالخصوص جب آپ عالمگیر دوغلا پن، کمینگی اور بزدلی دیکھتے ہیں۔ صرف ہمبولڈ معاملے سے متعلق جرمانوی رویہ ہی انہیں بونا پارٹ کی طرف سے آزاد کردہ، ٹھوکر زدہ اور Jena-ed کرنے کے لائق بنانے میں کافی ہے۔ اوہ کیا ملاح ہے!

آج چند سطریں ہی۔ ایک ہزار سلام تمہاری پیاری، اچھی، مسرت بھری بچیوں کی طرف سے، اور، از طرف تمہاری،

جینی

جینی کا خط مانچسٹر میں موجود فریڈرک اینگلز کے نام

لندن

14 اگست، 1860

ڈیئر مسٹر اینگلز!

مارکس نے مجھ سے لکھنے کو کہا ہے کہ اگر ہو سکے تو آپ اس کے لیے جمعہ یا ہفتہ تک ایک مضمون لکھیں۔ کئی مضامین پہلے ہی نامکمل رہے، اور حتیٰ کہ آج والا بھی مجھے مشکل لگتا ہے۔ کچھ بھی چلے گا۔ خواہ وینس پر حملے کے متعلق بات ہو.......... کچھ بھی۔

میں اس ہفتے پمفلٹ (مسٹر ووگٹ) نقل شروع کرنے کی امید کرتی ہوں۔ یہ تحریر بہت زمانے لے رہی ہے، اور میرا خیال ہے کہ کارل اس سے بہت ہی مفصل کام بنا رہا ہے۔

میری ڈراؤنی چیز ''تخاؤ کے خطوط کا تجزیہ'' ہے اور یہ کہ مجھے کہنا چاہیے کہ وہیں رکاوٹ ہے۔ دوسری ہر چیز بہتر بڑھوتری کر رہی ہے۔ شیلی اور بیگر ہر روز ہمیں تازہ مسودات کے انبار بھیجتے ہیں جو میں منسلک کر رہی ہوں۔ اور مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ ایک پبلشر کی تلاش میں ابھی تک کچھ نہ کیا گیا۔ مگر سارا کام اس ہفتے مکمل کیا جانا ہے۔ ''اور وہ جو باور نہیں کرتا غلطی پہ ہوگا''۔

لڑکیوں اور میری طرف سے گرم جوش سلام

آپ کی..................جینی مارکس

جینی کا فریڈرک اینگلز کے نام خط

5 اکتوبر، 1860

ڈیئر مسٹر اینگلز!

پروف کے لیے ''مسٹر ووگٹ'' کا ایک مواد ابھی ابھی پہنچا ہے، جسے مور نے یک دم دیکھنا ہے اور واپس شہر بھیجنا ہے۔ اسی لیے اس نے مجھے آپ کو بتانے کو کہا ہے.......... جلدی جلدی میں، اس لیے کہ آخری ڈاک ابھی ابھی نکلنے والی ہے.......... کہ بہت خیر مقدم والا 5 پاؤنڈ کا نوٹ بہ حفاظت موصول ہوگیا۔

ہم سب کی طرف سے گرم جوش سلام!

آپ کی

جینی مارکس

جینی کا خط لوئیس وی دیمیر کے نام

ہیمپسٹیڈ

11 مارچ، 1861

مائی ڈیئر مسز وی دیمیر!

تمہارا پیارا خط آج صبح موصول ہوا۔ تمھیں معلوم ہوگا کہ میں اسے وصول کر کے کتنی خوش ہوئی ۔ میں سیدھا سیدھا تمھیں تفصیل سے لکھنے بیٹھ گئی ہوں۔ اس لیے کہ تمہاری دوستانہ سطروں سے میں یہ اخذ کرتی ہوں کہ تم ہماری خیر خبر معلوم کرنا چاہتی ہو، اور ہمارے لیے تمہاری یادآوری اتنی ہی مخلصانہ ہے، جتنی ہماری تمہارے لیے ہے۔ بھلا، اتنے پرانے پارٹی کامریڈز اور دوست، کبھی اجنبی بن سکتے ہیں، جن پہ مقدر نے ایک ہی جیسی خوشیاں اور غم مسلط کیے ہیں، ایک ہی جیسے روشن اور تاریک دن مسلط کیے ہیں؟۔ خواہ وقت اور سمندروں نے ہمیں کتنا جدا کر دیا ہے۔ لٰہذا بہت دور دراز سے میں اپنا ہاتھ تمہاری طرف بڑھاتی ہوں ۔تم جو کہ ایک بہادر اور وفادار لڑاکا ساتھی ہو اور ایک، ''سانجھی مصیبتیں جھیلنے والی'' ہو۔ جی ہاں میری پیاری مسز وی دی میر، ہمارے دل اکثر بھاری رہے، اور تکالیف میں رہے اور میں بہت اچھی طرح سوچ سکتی ہوں کہ تمھیں ابھی حال میں کیا کچھ برداشت کرنا پڑا، کیا کیا جدوجہدیں، پریشانیاں اور محرومیاں، جن میں سے خود میں اکثر

گزرتی رہی ہوں۔ مگر دکھ ہمیں فولاد بناتا ہے اور پیار ہمیں زندہ رکھتا ہے۔

یہاں شروع کے برسوں میں، ہم بہت تلخ حالات سے گزرے، گو کہ آج میں بہت سی تاریک یادوں پہ تفصیلاً بات نہیں کروں گی، نہ ہی بہت سے نقصانات پہ جو ہمیں سہنے پڑے، نہ ہی میٹھے پیاروں کی باتیں کروں گی جو حتمی آرام کے لیے بچھڑ چکے اور جن کی یادیں ہم ہمیشہ خاموشی سے اور گہرے الم کے ساتھ اپنے دلوں میں رکھتے ہیں۔ (یہ اُس کے بچوں ہنرخ گائیڈو، فرانزسکا اور ایڈگر کی موت کا حوالہ ہے)۔ آج میں تمھیں ہماری زندگیوں کے ایک نئے زمانے کے متعلق بتاتی ہوں۔ جس کے ساتھ گو کہ بہت سے غم بھی وابستہ ہیں، مگر بہر حال بہت سے روشن لمحے بھی ہیں۔

1856 میں، میں اور میری تینوں باقی بچی بیٹیاں (جینی، لارا، اور ایلینار) ٹائیر کا چکر لگا آئی ہیں۔ میرے اور اپنی ننھی نواسیوں کے پہنچنے پر میری پیاری ماں کی مسرت نا قابلِ بیاں تھی، مگر، آہ، بہت مختصر۔ سچی ترین اور بہترین ماں بیمار پڑ گئی اور صعوبت زدہ بیماری کے گیارہویں دن کے آخر میں اس کی پیاری، اور درد سے ناتواں آنکھیں ایک بار پھر مجھ پہ اور بچوں پہ ٹک گئیں، اور ہمیشہ کے لیے بند ہو گئیں۔ تمہارا پیارا شوہر، جو میری مشفق ماں کو جانتا تھا، میرے غم کو اچھی طرح ناپنے کے قابل ہوگا۔ جب ہماری بہت پیاری ہستی کی تدفین ہو چکی، تو جو تھوڑا سا ترکہ ہماری پیاری ماں نے ہم کو وصیت کیا تھا، اُس کی خود میں اور اپنے بھائی ایڈگر میں تقسیم کے بعد میں ٹائیر سے روانہ ہوئی۔ اُس وقت تک ہم لندن میں تین خستہ حال فرنیچر والے کمروں میں رہ رہے تھے۔ وہ چند سوٹیلرز جو میری ماں نے چھوڑے اُن کے ساتھ، اُن تمام قربانیوں کے بعد جو اس نے پہلے ہی ہمارے لیے دی تھیں، ہم اُس چھوٹے مکان میں آ بسے جس میں ہم ابھی تک موجود ہیں، جو کہ خوب صورت ہیمپسٹیڈ ہیتھ سے دور نہیں ہے (ایسا نام جو تم ''سفید لباس میں ملبوس عورت'' کی مترجم کے بطور بلا شبہ یاد رکھتی ہو)۔ بلا شبہ جن گھونسلوں میں ہم اب تک رہتے آئے ہیں، اُن کے مقابلے میں تو یہ ایک شہزادگانہ رہائش گاہ ہے، اور گو کہ یہ محض 40 پونڈ سے ذرا زیادہ کے خرچے پر سر سے پاؤں تک فرنیچر سے آراستہ تھا (جن میں سیکنڈ ہینڈ کباڑ نے اہم کردار ادا کیا)۔ میں پہلے اپنے آرام دِہ دیوان خانہ میں بہت عظیم محسوس کرنے لگی۔ پچھلے سامانِ آرائش میں جو سوتی کپڑا اور دیگر کچھ بچا تھا، انھیں

انکل کی دکان سے ادائیگی کر کے رہن سے چھڑا دیا گیا ، اور مجھے پھر سے بیل بوٹے والے ریشمی ''ٹیبل نیپکن'' کو گننے کی مسرت حاصل ہوگئی جو کہ، مزید برآں، سارے پرانے سکاٹش مورث اعلیٰ سے وراثت والی ہے۔ گو کہ یہ شان زیادہ دیر تک نہ چل سکی۔ اس لیے کہ ایک کے بعد ایک چیز نے دوبارہ اپنا راستہ Pop-house کو بنا لیا (بچے رہن رکھنے والی اُس پُراسرار دکان اور اس کے تین سنہرے گولوں کو اسی نام سے پکارتے ہیں)۔ ہم نے بہرحال، اپنی گھریلو آرام دہی میں موج میلہ کیا۔ پھر پہلا امریکن بحران آ گیا اور اس نے ہماری آمدن آدھی کر لی۔ اس کا مطلب تھا زندگی اور قرضوں کی ایک زیادہ کفایت شعار طریق پہ واپسی ۔ یہ آخری کام ضروری تھا اگر ہماری بچیوں کی تعلیم (جو حال ہی میں شروع ہوئی تھی) حسبِ سابق جاری رہنی ہے۔

اور یہ بات مجھے ہمارے وجود کے نمایاں حصے تک لاتی ہے، ہماری زندگیوں کے زیادہ شان دار پہلو پہ، یعنی ہمارے پیارے بچے۔ تمہارا پیارا شوہر جب کہ بچیاں ابھی بہت چھوٹی تھیں، بچیوں پر فریفتہ تھا و اب، جب وہ بڑی، پُرشباب جوان دوشیزائیں ہیں، تو وہ یقیناً مسرور ہوگا۔ حتیٰ کہ مجھے ایک بہت مطمئن اور شفیق ماں سمجھنے کے تمہارے خطرے پر بھی ، میں پیاری بچیوں کی تعریفیں کرنے کی مزاحمت نہیں کر سکتی۔ انھیں استثنائی طور پر گرم دل عطا کیے گئے ہیں۔ وہ خداداد صلاحیتوں والی ہیں اور باحیا، نیک چلن اور اچھی طور طریقوں والی ہو رہی ہیں۔ چھوٹی جینی یکم مئی کو سترہ سال کی ہو جائے گی۔ وہ اپنے گھنے چمک دار سیاہ بالوں اور مساوی طور پر سیاہ، چمک دار، پُرکشش آنکھوں اور گہرے ہسپانویوں جیسی رنگت کے ساتھ بہت پرکشش لڑکی ہے اور بہت دلکش قد کاٹھ کی ہے، جس نے بہرحال ایک جینوئن انگریز شباب حاصل کیا ہے۔ اس کا چہرہ بچوں جیسا، سیب کی طرح گول ہے، مسکراتے ہونٹ اس کے عمدہ دانت ظاہر کرنے کو جدا ہوتے ہیں، تو اس کی چھوٹی چپٹی ناک فراموش ہوتی ہے جو بہت زیادہ خوب صورت نہیں ہے۔ چھوٹی لارا جو کہ گذشتہ ستمبر کو پندرہ سال کی تھی، شاید بڑی بہن سے زیادہ خوب صورت ہے اور زیادہ سڈول وضع قطع رکھتی ہے۔ چھوٹی جینی کی طرح لمبی، نازک اور عمدہ ساخت۔ وہ دوسرے تمام پہلوؤں سے سبک تر ہے، زیادہ درخشاں اور شفاف ہے۔ اس کے چہرے کے بالائی حصے کو خوب صورت کے بطور بیان کیا جاسکتا ہے، اس کے گھنگھریالے،

موج دار بھورے بال بہت دلکش ہیں، اس کی پیاری سبز چمک دار آنکھیں بہت دلکش ہیں جو بیرونی شعلے کی روشنی کی طرح جھلملاتی ہیں، اس کی پیشانی بہت شان دار اور عمدگی سے متشکل ہے۔ البتہ اس کے چہرے کا نچلا حصہ کسی قدر کم متناسب ہے، اور ابھی تک مکمل طور پر فروغ یافتہ نہیں ہے۔ ایک حقیقی شباب بھرا رنگ اور روپ دونوں بہنوں کو ممتاز کرتا ہے۔ میں کبھی کبھی خفیہ طور پر حیرانی سے محسوس کرنے لگتی ہوں کہ یہی کچھ ان کی ماں کے شروعات کے دنوں کے بارے میں نہیں کہا جاسکتا، جبکہ وہ ابھی تک سکول کے لباس میں تھی۔ سکول میں وہ پہلا انعام جیتتی رہی ہیں۔ وہ انگلینڈ میں بالکل آرام سے ہیں۔ اور فرنچ اچھی خاصی جانتی ہیں۔ وہ دانتے کو اطالوی زبان میں بھی پڑھ سکتی ہیں اور ہسپانوی زبان بھی کچھ کچھ جانتی ہیں۔ صرف جرمن ان کا کمزور نکتہ ہے اور میں اپنے بس کے مطابق کبھی کبھار ایک جرمن سبق اُن پر مسلط کرتی ہوں، مگر وہ نہ تو میری خواہش کے سامنے جھکتی ہیں نہ میری اتھارٹی کے سامنے اور نہ ہی میری عزت کرنے کے بطور ایسا کرتی ہیں۔ چھوٹی جینی ڈرائنگ کے لیے ایک خصوصی ٹیلنٹ رکھتی ہے اور اس کے رنگوں کے مسالے ہی ہمارے کمروں کے لیے عمدہ ترین آرائش ہیں۔ لاؔرا نے ڈرائنگ کو اس قدر نظرانداز کر دیا کہ ہم نے سزا دینے کی خاطر اسے کلاسیں لینے سے روک دیا۔ دوسری طرف وہ بڑی توجہ سے پیانو کی ریاضت کرتی ہے اور اپنی بہن کے ساتھ بہت مسرور کن انداز میں جرمن اور انگلش دوگانے گاتی ہے۔ بدقسمتی سے، یہ دیر سے ہوا یعنی تقریباً 18 ماہ پہلے لڑکیوں نے موسیقی کی اپنی تعلیم شروع کی۔ اس کے لیے پیسہ حاصل کرنا ہماری دسترس سے باہر تھا، نہ ہی ہمارے پاس کوئی پیانو تھا۔ جواب ہمارے پاس ہے اور جو میں نے کرائے پر لیا ہے واقعتاً ایک کھڑکھڑاتا ڈبہ ہے۔ لڑکیاں اپنے میٹھے، منکسر رویے سے ہمیں بہت مسرور کرتی ہیں۔ مگر ان کی چھوٹی بہن تو پورے گھرانے کی گڑیا اور بگڑی ہوئی محبوبہ ہے۔

یہ بچی اسی وقت پیدا ہوئی تھی جب میرا بے چارہ پیارا ایڈگر (بیٹا) اس زندگی سے علیحدہ ہوا۔ اور جو محبت ہمیں اُس پیارے ننھے لڑکے سے تھی، وہ ساری شفقت اُس کی چھوٹی بہن کی طرف مبذول ہوئی، جسے ہماری بڑی بیٹیوں نے قریب قریب مادرانہ محبت سے پالا پوسا۔ بلاشبہ اس سے زیادہ مسرور بچے کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔ وہ ایک تصویر کی طرح خوبصورت ہے، سیدھی سادی، اور

حسِ مزاح سے بھرپور۔ اس کی ایک مخصوص خصوصیت اس کا باتیں کرنے اور کہانیاں سنانے کا خوب صورت انداز ہے۔ کہانیاں گرم برادران سے سیکھی گئی ہیں جو دن رات اس کے ساتھی ہوتے ہیں۔ ہم سب اُس وقت تک اُسے پریوں کی کہانیاں پڑھ کر سناتی رہتی ہیں جب تک کہ ہم مزید پڑھ نہ سکیں مگر وہ ہمارے پاس اُس وقت تک مصیبت کھڑی کرتی رہے گی جب تک کہ رومپل سٹل سکن ، یا کنگ تھرش برڈ ، یا سنو وائٹ میں سے ایک بھی ٹکڑا تک رہ جائے۔ بچی نے ، جس نے کہ پہلے ہی سانس کی ہوا کے ساتھ انگلش جذب کر لی ہے، اِن پریوں کی کہانیوں سے جرمن بھی سیکھ لی ہے اور اُسے استثنائی طور پر گرامر کے مطابق ٹھیک ٹھیک بولتی ہے۔ وہ کارل کی اصلی لاڈلی ہے اور وہ اس کی ہنسی اور باتوں سے بہت حد تک اپنا غم دُور کرتا ہے۔ گھریلو دائرے میں ''لنچن'' ابھی تک میری کٹر، دیانتدار ساتھی ہے۔ اپنے پیارے شوہر سے اُس کے بارے میں پوچھو، وہ آپ کو بتائے گا کہ لنچن میرے لیے کس قدر خزانہ رہی ہے۔ وہ سولہ برس سے ہمارے ساتھ طوفان اور آندھی سہتی رہی ہے۔

پچھلے سال ہم 'بہت گول کردار' کے بدنام حملے اور پورے جرمن، امریکن پریس کے بہت برے رویے کی شکل میں شدید غیض وغضب میں مبتلا رہے۔ تم تصور نہیں کر سکتیں کہ اس سارے معاملے نے ہمیں کتنی بے خواب راتیں اور پریشانیاں دیں۔ ''نیشنل زی تنگ'' کے خلاف مقدمے نے اچھا خاصا پیسہ خرچ کروا دیا، اور جب کارل نے اپنی کتاب (مسٹر ووگٹ) مکمل کی، تو وہ اس کے لیے کوئی پبلشر تلاش نہ کر سکا۔ اُسے اِسے اپنے پیسوں سے شائع کرنا پڑا (25 پاؤنڈ)۔ اور، اب جب کہ یہ چھپ چکی ہے تو اسے نیچ، بزدل اور بے ضمیر پریس کی طرف سے رفع دفع کیا جا رہا ہے۔ اس کے بارے میں تمہاری رائے ہمارے سارے دوستوں والی رائے سے لفظ بہ لفظ ملتی ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ، پریس کی جانب سے جان بوجھ کر رکھی گئی خاموشی کا مطلب اُس تعداد میں فروخت میں کمی نکلی جس کی ہم توقع کر رہے تھے۔ اسی دوران ہمیں اُس کی ہر عظیم توصیف پہ قانع رہنا ہوگا جو واقعی معنی رکھتی ہو۔ حتیٰ کہ دشمنوں اور محافظوں نے بھی اسے بہت اہم قرار دیا ہے۔ بوچر نے اسے ہم عصر تاریخ کا ایک انتخاب کہا، اور لا سال لکھتا ہے، کہ ایک فن پارے کے بطور اس کتاب نے اُسے اور اُس کے دوستوں کو ناقابلِ بیاں خوشی دی ہے۔ مزاح کے

اس کے ذخیرے نے انہیں نہ ختم ہونے والی شادمانی اور مسرت دی ہے۔ اینگلز اسے کارل کی بہترین کتاب سمجھتا ہے، یہی کچھ لوپس (وولف) سمجھتا ہے۔ ہر طرف سے مبارکبادیوں کے سیلاب آ رہے ہیں، اور حتیٰ کہ اس پرانے پاجی روج نے اسے'' بکواسیات کا ایک اچھا ٹکڑا'' کہہ دیا۔ میں نہیں جانتی کہ آیا امریکہ میں بھی ایسی ہی خاموشی رکھی جا رہی ہے۔ یہ واقعی بہت غصہ دلانے والا ہوگا، مزید اس لیے کہ وہاں سارے اخبارات نے اپنے کالم احمقانہ جھوٹ اور بدگوئی کے لیے کھول رکھے ہیں۔ شاید تمہارا پیارا خاوند کتاب کو مشہور کرانے کے بارے میں کچھ کر سکے۔

یہ ابھی تک چھاپی جا رہی تھی، اور بہ مشکل میں نے ابھی مسودے کی نقل ختم کی تھی، جب میں اچانک بیمار پڑ گئی۔ ایک بہت ہی خوفناک بخار نے مجھے جکڑ لیا، اور ڈاکٹر کو بلانا پڑ گیا۔ 20 نومبر کو وہ پہنچا۔ اس نے احتیاط سے اور بہت دیر تک میرا معائنہ کیا اور ایک طویل خاموشی کے بعد اِن الفاظ سے گویا ہوا: ''مائی ڈیئر مسز مارکس، مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے، آپ کو چیچک ہے............ بچوں کو فوری طور پر گھر چھوڑنا ہوگا''۔ اس اعلان کے سننے پر تم گھر بھر کی دہشت اور بے چینی کا تصور کر سکتی ہو۔ کیا کیا جاتا؟۔ بے خطر لینخت نے بچوں کو لے جانے کی پیشکش کر دی، اور دوپہر تک بچیاں اپنی چھوٹی چھوٹی چیزوں سے لدی خود کو جلاوطنی کے حوالے کر چکی تھیں۔ جہاں تک میرا تعلق تھا، تو میری حالت لحہ بہ لحہ بدتر ہوتی گئی۔ میری تکالیف بہت بڑی تھیں، بہت بڑی۔ چہرے پر شدید جلن، سونے کے مکمل طور پر ناقابل، اور کارل سے متعلق مہلک پریشان، جو کہ حد سے زیادہ نرمی ونزاکت سے میری تیمارداری کر رہا تھا۔ بالآخر میری ساری خارجی صلاحیتوں کا ضیاع ہوا، جبکہ داخلی صلاحیت یعنی ہوش ہمہ وقت بحال رہا۔ سارا وقت میں ایک کھلی کھڑکی کے ساتھ لیٹی رہتی تا کہ سرد نومبر کی ہوا مجھ پر چلتی رہے۔ میں جیسے سارا وقت دوزخ کی آگ کے آتش دان میں تھی اور برف میرے جلتے لبوں پر، جس کے درمیان فرانس کی سرخ شراب ''کلاریٹ'' کے چند قطرے وقفہ وقفہ سے ڈالے جاتے۔ میں بہ مشکل نگل سکتی تھی، میری سماعت مزید کمزور ہوتی گئی، اور، آخر کار، میری آنکھیں بند ہوگئیں اور مجھے پتہ نہ تھا کہ آیا میں دائمی رات میں ملفوف رہ سکوں گی یا نہیں۔

مگر میری جسمانی حالت جس کی امداد بہت ہمدرد اور مسلسل دیکھ بھال سے بہتر ہوگئی ہے اور اب میں ایک بار پھر مکمل طور پر صحت مند ہوں۔مگر چہرہ نشانوں اور ایک گہری سرخ رنگت سے مسخ ہے......بالکل ایک اعلیٰ فیشن کی دکان جو بے رنگ ہو۔بے چاری بچیوں کو کرسمس سے پہلے تک موجودہ باڑہ میں واپس آنے کی اجازت نہ تھی جس کے لیے وہ بے تاب رہیں۔ ہمارا پہلا تجدیدِ وصال قابلِ بیاں طور پر رقت آمیز تھا۔لڑکیاں مکمل طور پر دل گداز تھیں اور میری صورت دیکھ کر رونے کو قابو نہ کر پا رہی تھیں۔ پانچ ہفتے قبل میں اپنی ابھرتی جوانی والی بیٹیوں کے ساتھ کھڑی ہوتی تو اتنی زیادہ بری نہیں لگتی تھی۔اس لیے کہ اُس وقت تک معجزاتی طور پر سر پہ ایک بھی سفید بال نہ تھا اور ابھی تک میرے دانت پورے تھے اور میں اپنی صورت برقرار رکھے ہوئے تھی۔ مجھے عادتاً اپنی صحت برقرار رکھنے والی، گردانا جاتا تھا۔مگر اب سب کچھ کتنا بدل گیا تھا۔خود اپنے آپ کو میں ایک گینڈا، ایک دریائی گھوڑا لگتی تھی جو کہ ایک کاکیشیائی نسل کی صفوں کے بجائے ایک چڑیا گھر سے تعلق رکھتی تھی۔مگر چیزیں آج اُس قدر بری نہیں ہیں۔اور نشانات بھرنا شروع ہو چکے ہیں۔ابھی مشکل سے میں اپنے بستر سے اٹھ پائی تھی کہ میرا پیارا محبوب، کارل بیمار پڑ گیا۔وہ بے انتہا ہیجان، پریشانی اور ہر طرح کی مشکلات کے ہاتھوں زوال پذیر ہوگیا۔ پہلی بار اُس کی جگر کی پرانی بیماری شدید ہوگئی۔ البتہ، خدا کا شکر ہے کہ وہ چار ہفتوں کی تکلیف کے بعد تندرست ہوگیا۔ اسی دوران ''ٹریبیون'' سے ہونے والی ہماری آمدن پھر عارضی طور پر نصف تک کم کی گئی۔کتاب سے کچھ کمانے کے بجائے، الٹا ہمیں جیب سے ادا کرنا پڑا۔ان سب سے بڑھ کر ساری بیماریوں کے سب سے دہشت ناک مرض پہ بہت خرچہ آیا۔مختصر یہ کہ تم تصور کر سکتی ہو کہ سارا زمستان ہم پہ کس طرح گزرا۔اس سب کے نتیجے میں، کارل نے اپنے آبائی وطن، اور تمباکو اور پنیر کی سرزمین، ہالینڈ پر ایک دھاوا بولنے کا فیصلہ کیا۔وہ دیکھنا چاہتا ہے کہ آیا وہ اپنے چچا سے خوشامدی باتیں کر کے کچھ اینٹھ سکتا ہے۔ چنانچہ، فی الوقت میں ایک ایسی بیوہ ہوں جس کا شوہر باہر گیا ہوا ہے، یہ دیکھنے کی منتظر کہ آیا یہ عظیم ڈچ مہم کامیاب ہوگی!۔ ہفتے والے دن مجھے پہلا خط ملا جس میں کچھ امید کا اظہار کیا گیا تھا اور اس میں ''ساٹھ گلڈن'' رکھے ہوئے تھے۔اس طرح کے معاملات جلد مکمل نہیں ہوتے اور ان

میں محتاط جوڑ توڑ، ڈپلومیسی اور مناسب تدبیر کی ضرورت ہوتی ہے۔ پھر بھی، مجھے امید ہے کہ کارل اُس ملک سے کچھ نکالنے میں کامیاب ہوگا اور اِسے غریب تر بنا کے چھوڑے گا۔

جونہی اسے ہالینڈ میں کچھ کامیابی ملے تو اس کا برلن کا ایک خفیہ دورہ کرنے کا ارادہ ہے تا کہ علاقے کی جاسوسی کر ڈالے اور، شاید ایک ماہنامے یا ہفتہ وار رسالے کا انتظام کرے۔ حالیہ تجربے نے ہمیں بہت واضح طور پر بتا دیا کہ خود اپنا ایک ترجمان رسالہ ہونے کے بغیر ہمارا گزارا نہیں ہوسکتا۔ اگر کارل ایک نیا پارٹی ترجمان جاری کرنے میں کامیاب ہوجائے تو وہ یقیناً تمہارے خاوند کو لکھے گا، اور اُسے امریکہ سے رپورٹیں بھیجنے کا کہے گا۔ ابھی کارل روانہ ہی ہوا تھا کہ ہماری وفادار لنچن بھی بیمار پڑ گئی اور ابھی تک پڑی ہوئی ہے۔لیکن وہ روبہ صحت ہے۔ چنانچہ میں بہت ہی زیادہ مصروف ہوں اور یہ خط بہت جلدی میں لکھ رہی ہوں۔مگر میں نہ تو خاموش رہ سکتی تھی اور نہ رہ سکتی ہوں اور یہ میرے لیے اچھا ہوا کہ اپنے دل کا سارا غبار ایک ہی دفعہ اپنے سب سے پرانی اور سب سے وفادار دوست پر اتار دوں۔

چنانچہ میں اتنی طویل، مفصل اور ہر ایک چیز کے متعلق لکھنے پر تم سے معذرت نہیں کروں گی۔ میرا قلم میرے ساتھ دوڑتا رہا اور میں صرف یہ خواہش اور امید کر سکتی ہوں کہ یہ بد خط سطور تمھیں ذرا سی مسرت دے دیں جو میں تمہارے خطوط سے حاصل کرتی رہتی ہوں۔

میری بیٹیاں تمہارے پیارے بچوں کو اپنی محبتیں اور بوسے بھیجتی ہیں.........ایک لارا دوسری لارا کو۔ اور میں اپنے تصور میں انہیں گلے لگاتی ہوں۔ خود تمہارے لیے، میری پیاری دوست، میں اپنے محبت بھرے سلام بھیجتی ہوں۔ اِن مشکل وقتوں میں تم بہادر رہوگی۔ اور اپنا سر نہ جھکائے ہوئے ہوگی۔ دنیا بہادر کی ہے۔ اپنے پیارے شوہر کی وفادار، غیر متزلزل مددگار رہو، جب کہ خود کو ذہن اور جسم میں لچک دار ہی رکھو، اپنے پیارے بچوں کی وفادار، ''غیر معزز'' کامریڈ رہو، اور ہمیں وقتاً فوقتاً اپنی خیریت سے مطلع رکھو۔

تمہاری بہت زیادہ شیدائی

جینی مارکس

مجھے آلو کا مزیدار سوپ بہت یاد آتا ہے جو تم مجھے فرینکفرٹ میں دیتی تھیں۔ بدقسمتی سے وہ یہاں نہیں بنایا جا سکتا۔ یہاں کریم نہیں ہے، اور دودھ کے ایک قطرے میں ایک پھینٹا ہوا انڈہ آدھا بھی اچھا نہیں ہے۔ یہ مجھے ڈرونکے کی یاد دلاتا ہے۔اس لیے مجھے پرانے دوستوں کی کچھ خبریں تمھیں دینے کے لیے ایک الگ ورق شروع کرنے کی ضرورت ہے۔اینگلز پہلے کی طرح مانچسٹر میں ہے۔ اُس کا والد فوت ہو چکا ہے۔اُسے ترکہ ملا ہے مگر وہ اپنے پارٹنر کے ساتھ مقدمہ بازی میں مصروف ہے، وکیلوں کے پنجوں میں اور بلاشبہ معاشی مشکل سے باہر نہیں ہے۔

لُوپس مانچسٹر میں سبق پڑھا کر روٹی روزی کماتا ہے۔ وہ وہی ہمیشہ والا لُوپس ہے۔ ایک شائستہ ،محنتی شخص ،اپنی سادہ عادتوں کے ساتھ۔اُسے وہاں بہت عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، اور اس کی اہم جنگیں اپنی مکان مالکن سے ہوتی رہتی ہیں۔ وہ بہت عرصے تک کا ایک چھڑا ہونے کے ناطے ،کبھی اپنی چائے کو کم کرتا ہے،کبھی اپنی چینی ختم کرتا ہے، اور کبھی اپنے کوئلہ کی سپلائی میں مداخلت کرتا ہے۔ ڈرونکے کی قسمت جاگ گئی، اس نے ایک کمیشن ایجنسی حاصل کی ہے جو اسے سال کے ایک ہزار پونڈ بطور آمدن دیتی ہے۔ وہ سراسر ایک فلسطی بن چکا ہے، ڈینگیں مارنے والا اور نفرت انگیز۔اس نے کارل یا اپنے کسی بھی قدیم ترین دوست کی طرف وہ رویہ نہ رکھا جس کی توقع تھی۔ وہ اُس موٹے فلسطی فریلیگراتھ کے لیے ایک عصبیت رکھتا ہے جو کہ ابھی تک ایک سڑی ہوئی دیوالیہ شدہ فرم میں منیجر کے بطور آرام دِہ زندگی گزار رہا ہے۔ وہ بہت تبدیل ہو چکا ہے خرابی میں، اور اس نے ہمارے ساتھ دوستانہ انداز میں سلوک نہیں رکھا۔ سیاسی اور ڈپلومیٹک وجوہات کی بنا پر اس کے ساتھ ایک کھلی علیحدگی سے بچنا ہے۔ ہم ایک مصنوعی رشتہ برقرار رکھتے ہیں۔ میں نے خاندان کے

اخراجات والے پہلو سے تعلقات مکمل طور پر توڑ دیے ہیں۔ میں نیم اقدامات کی شوقین نہیں ہوں۔اس لئے میں اب کسی کو نہیں دیکھتی۔ پائیپر چلا گیا اور بریٹن میں ایک ٹیچر کے بطور زندگی گزار رہا ہے۔ وہ دنیا میں برے انداز میں آیا ہوا ہے اور ایک بے سلیقہ بک بک کرنے والا ہو گیا ہے۔کل ڈاکٹر ایشوف برلن سے یہاں پہنچا۔ وہ ''خوبصورت ولیم'' (برلن والے اپنے موجودہ بادشاہ کو'' خوبصورت ولیم'' کہتے ہیں) کی طرف سے فراموش کردہ کسی جگہ پر ایک ٹیچر ہے۔ وہ فلسطی ہو گیا ہے۔آوَسی کی شادی ہو چکی۔اس کے تین بچے ہیں۔ پرانے احباب کے بارے میں مجھے جلدی میں یہی کچھ یاد آ رہا ہے۔

اچھا۔تو اب میں مزید کیا اِدھر اُدھر کی گپ بازی کر سکتی ہوں۔مگر اب ، اور آخری بار الوداع۔

جینی کا مانچسٹر میں موجود فریڈرک اینگلز کے نام خط

لندن

16 مارچ، 1861

مائی ڈیئر مسٹر اینگلز!

میں اُس ساری محبت اور قربانی کا کس طرح شکریہ ادا کروں جس کے ساتھ آپ برسوں ہمارے غموں اور مصیبتوں میں ہمارے ساتھ کھڑے رہے ہیں؟ ۔ میں اُس وقت بہت خوش ہوئی جب میں نے توقع سے پانچ گنا زیادہ دیکھا۔ اسے تسلیم نہ کرنا منافقت ہوگی۔ اور پھر میری خوشی لنچن کی خوشی کے مقابلے میں تو کچھ بھی نہ تھی! اُس کی قریب قریب بے جان آنکھیں خوشی سے روشن ہوگئیں جب میں دوڑتی ہوئی سیڑھیاں چڑھی اور اسے بتایا، ''اینگلز نے تمہاری آسودگی کے لیے 5 پاؤنڈ بھیجے ہیں''۔

لگتا ہے کہ ورم کچھ کم ہوگیا ہے۔ کل ڈاکٹر نے بھی اسے کچھ بہتر خیال کیا، گو کہ وہ ابھی تک خطرناک طور پر بیمار ہے۔ سوال صرف یہ ہے کہ کہیں وہ بہت زیادہ کمزور نہ ہوجائے، اور کہیں کسی قسم کا خون بہنا شروع نہ ہوجائے یا گینگرین نہ بن جائے۔ بدترین چیز یہ ہے کہ ہمیں ابھی تک اسے کسی طرح کا ٹانک دینے کی اجازت نہیں ہے، اس لیے کہ ورم کو بڑھانے والی ساری محرکات

سے پرہیز کرنا ہے۔ ہم سب نے واقعتاً پریشان شب و روز گزارے، اور خود میں دوہرے ہیجان میں رہی اس لیے کہ میں واقعی نہیں جانتی کہ کارل کس طرح آگے بڑھ رہا ہے، آیا وہ برلن میں ہے، یا کہیں اور ہے۔ آج پھر کوئی خط نہ آیا۔

بے چارہ لوپس۔ میں اس کے لیے بہت افسوس کرتی ہوں۔ وہ وہاں بے یارومددگار پڑا ہے، دیکھ بھال سے محروم اور مکمل طور پر ایک حریص مکان مالکن کے رحم و کرم پر۔ گو کہ اس کی مصیبتوں کی وجہ زیادہ تر اس کی اپنی غلطی ہے۔ ایسی رعب دار نمودِ علم، ایسی آگاہی میں کیا رکھا ہے؟۔ آپ کو اس معمر جنٹلمین پر زیادہ توجہ دینی چاہیے، اور سب سے بڑھ کر اس سے ''جن'' اور ''برانڈی'' چُھڑوانی چاہیے جو کہ گنٹھیا (Gout) کی بیماری میں بدترین دشمن ہیں۔ اس تیزی سے لکھے گئے خط پر معاف کردیں۔ کرنے اور سوچنے کو بہت کچھ ہے اور آج مجھے ابھی تک شہر جانا ہے۔ مگر پرواہ نہ کریں، جب تک ہم لنچن کو خطرے سے باہر نکالیں۔ اور میرا محبوب کارل جلد آپ کو اچھی خوشخبری بھیجے گا۔

گرم جوش سلام بچیوں کی طرف سے، اور از طرف آپ کی

جینی مارکس

جینی کا خط فریڈرک اینگلز کے نام

لندن

21 اور 24 مارچ، 1861 کے درمیان

مائی ڈیئر مسٹر اینگلز!

چونکہ میں نے آپ کو شکایت کے اتنے سارے خطوط بھیجے کہ میں یک دم آپ کو اچھی خبریں دینے پر خود کو برانگیختہ محسوس کرتی ہوں۔ پہلا جہاں تک انسانی طور پر کہنا ممکن ہے، لنچن تندرست ہوجائے گی۔ ڈاکٹر اس کی حالت سے بہت مطمئن ہے اور حد سے زیادہ پُر امید ہے۔

بے ترتیب، گانا، رونا اور بڑبڑانا جس نے ہمیں بہت ڈرا دیا تھا اب کافی حد تک کم ہو چکا ہے، اور اس کے لیے ایک مٹن چاپ ابھی ابھی لے جائی گئی۔ آپ کی مدد نے مجھے اسے ہر طرح کا آرام پہنچانے کے قابل بنایا، مسلسل گرم کمرہ، وائن اور حتیٰ کہ یوڈی کولون کا عیش بھی۔ یہ ساری مدد اس طرح کی ساری بیماریوں کے لیے بہت عظیم مدد ہے، بالخصوص جلد جلد بے ہوش ہونے والے دوروں کے امراض کے لیے۔ اس اچھی خبر کے ساتھ میں مُور کی طرف سے خیریت سے پہنچے ایک خط کی رپورٹ دیتی ہوں۔ وہ اتوار کے روز سے برلن میں ہے اور لاسال کے پاس ٹھہرا ہوا ہے جس نے عظیم ترین خوش خلقی کے ساتھ اس کا خیر مقدم کیا۔ رات کے ایک کھانے میں وہ بیلون کی

بیٹی (صوفی وان ہیٹز فیلڈ) اور بہت ہی بدصورت لُدمیلا کے درمیان بیٹھا۔ میں اس کی خوشی کے لیے دعا کرتی ہوں۔ اُس سے زیادہ اس نے کوئی تفصیل نہیں لکھی، اس لیے کہ وہ مجھے 50 ٹیلز بھیجنے کی جلدی میں تھا۔ وہ بس یہی لکھتا ہے کہ امکانات اچھے ہیں اور یہ کہ وہ خالی ہاتھ نہیں آنا چاہتا۔ مجھے صرف یہ خوف ہے کہ اس کی گھر آمد میں مزید تاخیر ہوجائے گی۔

ہم سب کی طرف سے گرمجوش سلاموں کے ساتھ۔

آپ کی

جینی مارکس

جینی مارکس کا مانچسٹر میں موجود فریڈرک اینگلز کو خط

لندن

اپریل 1861 کا اوائل

ڈیئر مسٹر اینگلز!

بعید از قیاس لگتا ہے کہ مُور نے ابھی تک آپ کو خط نہ لکھا ہوگا۔ میرا خیال ہے کہ آپ مارکس کے خاندانی معاملات سے اچھے خاصے واقف ہوں گے، اور میں تو حتیٰ کہ یہ امید کر رہی تھی کہ میں آپ سے مزید تفصیلات وصول کر سکوں گی، اس لیے کہ اس بار مجھے لکھے گئے میرے پیارے مالک اور آقا کے خطوط استثنائی طور پر اچھے خاصے ''جواہرات کو تراشنے والے طرز'' کی طرف مائل ہیں۔ ابھی تک، تو مجھے مختصر ترین خدوخال اور حقائق کے خشک ترین پہ صبر کرنا پڑا تھا، میں آپ سے ذرا زیادہ جانتی ہوں، اور اس لیے اُس قلیل مقدار کو آگے بڑھانے میں جلدی کروں گی، زیادہ اس لیے کہ چونکہ یہ بہت زیادہ غیر مطمئن کرنے والا ہے۔ شروع سے شروع کرتی ہوں۔ ''چچا'' سارے خبطی بیٹوں کی تجاویز میں گر گیا ہے اور جونھی یکارل بومیل پہنچے گا، وہ مالیاتی معاملات طے کر لے گا۔ اب اخبارات میں افواہوں کے بارے میں۔ وہ سب غلط ہیں۔ نہ ہی یہ خیال کبھی کارل کے دماغ میں دور سے بھی آیا ہے کہ خاندان نقل مکانی کرے اور برلن میں آباد ہو۔ البتہ اس نے وہاں جو تجویز

دی، وہ اس کی دوبارہ شہریت لینے کے بارے میں تھی۔ میں یہ اچھی طرح سے نہیں سمجھتی اور نہ ہی جانتی ہوں کہ کارل کو کیوں دوبارہ ایک شاہی پروشیائی ''رعیت'' بننے کے لیے اس قدر جلدی میں ہونا چاہیے۔ اس بات پہ مذاکرات نے برلن میں اس کے قیام کو طول دیا ہوگا۔ حکومت اُسے برلن کی شہریت دے کر معاملہ حل کرنا چاہتی تھی جس پر مارکس نے مطمئن ہونے سے انکار کر دیا، اور لہٰذا سارا معاملہ اس پہ روز بہ روز گھسٹتا رہا۔ آج کارل نے خط لکھ کر کہا کہ وہ 12 تاریخ سے قبل ساعت کی توقع نہیں رکھتا اور اُس وقت تک اسے بیزاری جاری رکھنا ہوگی۔ ننھا اِزّی ابھی تک مہمل باتیں کرنے اور قیاسی باتوں کا عادی لگتا ہے۔ دوسرے معاملات میں اس نے کارل کے ساتھ مقدور بھر دوستی کا ثبوت دیا ہے، جس کا کہ وہ اٹوٹ ساتھی رہا ہے۔ اب مُور سیدھا برلن سے بومیل روانہ ہو گیا ہوگا، اگر اسے اپنی ماں سے ایک دعوت نہ ملتی، جس نے یہ اشارہ بغیر فیصلہ کے چھوڑ دیا کہ آیا وہ ٹائیر جائے یا نہیں۔ اگر وہ وہاں جاتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اُس کے گھر آنے میں مزید التوا ہوگا، اور وہ ایک پندرھواڑہ گزرنے سے قبل یہاں نہیں آئے گا۔ لاسال کا سر ایک بڑا اخبار نکالنے کے خوابوں سے بھرا لگتا ہے، وہ یہ بھی کہتا ہے کہ وہ اس میں 20 ہزار ٹیلرز کا حصہ ڈالے گا۔ مگر کارل کے لیے اور بچیوں کے لیے یہ بہت پُر خطر مہم ہے (ایک روزنامہ اخبار، اور وہ بھی نوابزادی کے اپنے میدان پہ!۔ میں خود مادرِ وطن کے لیے' پیارے' محبوب، قابلِ اعتبار جرمنی کے لیے اداس ہوں) اور جہاں تک لڑکیوں کا تعلق ہے! اُن کے قیمتی شکسپیئر کے وطن کو ترک کر دینے کا تصور انہیں ہیبت زدہ کر دیتا ہے؛ وہ سر سے پاؤں تک انگریز ہو چکی ہیں اور وہ انگلینڈ کی سرزمین سے حوصلہ افزا چیز کی طرح لپٹتی ہیں۔ یہ اچھا ہے کہ آپ کے وارنٹ واپس لیے گئے ہیں، لہٰذا آپ آخر کار جانے کے لیے آزاد ہیں۔ میرا اندازہ ہے کہ شیلی اور ایمانٹ بھی آپ ہی کی کیٹیگری میں ہوں گے۔ کل میں نے شیلی کے بارے میں ''رائن لینڈر'' میں خبر پڑھی۔ مہینوں تک وہ بے چارہ آدمی اس قدر بیمار اور زار و نزار رہا کہ وہ لکھنے تک میں بھی مشکل محسوس کرتا ہے اور خود کو ایک جگہ سے دوسری جگہ تک گھسیٹنے میں اسے بہت سخت کوشش کرنی پڑتی ہے۔ لگتا ہے اس کے دوستوں نے اسے اچھی خاصی بخشش دینے کا اشارہ کیا ہے اور اسے ٹی بی میں مبتلا ہونے کا یقین دلایا ہے۔ وہ اب موریسن کی گولیوں پہ

بھروسہ کیے بیٹھا ہے، جو کہ ساری عطائی دوائیوں میں بدترین ہیں۔ اِن زہریلی گولیوں کی لائی ہوئی تباہی کی حد اِس حقیقت سے ناپی جاسکتی ہے کہ وہ خود ''نیشنل ایسوسی ایشن'' کی جانب تناؤ محسوس کرتا ہے۔ رائن لینڈر میں شیلی کی طرف سے ایک خط بھی شامل تھا، جس میں موئرؔے کے بارے میں خبر ہے۔ جرنیل ساؤ رنہی مر، جو برسوں تک اس کا محبوب رہا ہے، خود کو مسز ہیسؔ سے بچانے کی خاطر شادی کر رہا تھا جس نے چرچ میں ایک سکینڈل پیدا کرنے کی دھمکی دی تھی۔ جرنیل نے کئی پولیس والوں کو اپنے اردگرد رکھا ہوا ہے۔ مسز ہیسؔ کو چرچ میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی گئی اور اسے چرچ کے دروازے کے باہر اپنی ساری خوش وضعی میں پریڈ کرنے پر اکتفا کرنا پڑا۔ کہتے ہیں کہ اس نے ایک بہت ہی خوش حال زندگی گزاری۔ اور ایک تبدیلی کے لیے، جب حالات برے ہیں تو ایک جرمن درزی کے لیے سلائی کا کام کر رہی تھی۔ وقتاً فوقتاً وہ شیلی سے ملتی ہے جو اس بات کو کبھی فراموش نہیں کرسکتا کہ اس نے اکثر اُسے جنیوا میں مدہوش دیکھا تھا۔ اس غم ناک و مزاحیہ معاملہ کے ساتھ ساتھ، وہ یہ بھی کہتا ہے کہ پیرس میں کہا جاتا ہے کہ مائیرؔز نے پوپ کے لیے بہت سارا پیسہ یوجینی کو پیشگی دیا ہے۔ اور یہ کہ ''ننھا میتھیلڈ'' بھی برے حال میں ہے۔

میں آپ سے لنکا شائر ہڑتالوں کے بارے میں سننے کے لیے بہت خواہش مند تھی۔ اس لیے کہ اخبارات سے ایک واضح تصور حاصل کرنا ناممکن ہے کہ وہاں ہو کیا رہا ہے۔ کسی بھی صورت، گو کہ انگریز مزدوروں کی طرف سے یہ مخالفت جتنی بھی نامناسب ہو، اور اس کے نتائج برے ہوں، یہ پروشیائی مزدور تحریک کے مقابلے میں ایک ہمت افزا مظہر ہے، نیز وہاں یہ سماجی معاملے کی صورت اختیار کرتا ہے (یعنی شلزے وڈلٹسچ، مع سرمایہ پرست سٹرابنگری، اُن کی سیونگ بنکیں اور احتیاجی فنڈز)۔

جہاں تک لنچن کی صحت کا تعلق ہے، یہ مسلسل بہتر ہوتی جارہی ہے، گو کہ بہت سست رفتاری کے ساتھ۔ وہ ابھی تک بہت زیادہ کمزور ہے، مگر اب وہ گھنٹوں تک بستر سے باہر رہتی ہے، اور آج تو وہ دھوپ میں گھر سے باہر چہل قدمی بھی کرتی رہی۔

مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی کہ بے چارہ لوپس پھر اپنے پاؤں پہ ہے۔ مہربانی کر کے اسے

میرے گرم جوش ترین سلام پہنچا دیں۔ اسی طرح بچیاں مجھے کہتی ہیں کہ اِس گپی بدخط چھٹی کے ساتھ آپ کو اُن کے دلی سلام بھیج دوں۔

ہم آپ کی طرف سے جلد خیر خبر سننا چاہتے ہیں۔

گرم جوش سلام

آپ کی

جینی مارکس

مزید: میں لندن کی زندگانی سے ایک چھوٹے سے منظر کو بیان کرنے کی مزاحمت نہیں کرسکتی۔ ایک ہفتہ ہوا پچھلے بدھ کو، رات کے کھانے کے فوراً بعد میں نے اپنے دروازے کے باہر ایک بہت بڑی بھیڑ کو دیکھا۔ پڑوس کے سارے بچے ایک آدمی کے گرد جمع تھے جو ہمارے گھر کے باہر منہ کے بل اوندھا پڑا تھا۔ میں نے اپنی پوری زندگی میں ایسی چیز نہیں دیکھی تھی۔ بے توقیری کی انتہا میں آئرلینڈ کا کوئی آدمی اس ڈھانچے کی برابری کرسکتا تھا۔ مزید برآں، گندے چیتھڑوں میں ملبوس وہ شخص غیر معمولی طور پر لمبا لگتا تھا۔ جب میں وہاں پہنچی تو پڑوسی پہلے ہی خوراک اور شراب لا چکے تھے، مگر بے فائدہ۔ وہ شخص بے حرکت پڑا تھا، اور ہمارا خیال تھا کہ وہ یقیناً مرا ہوا ہوگا۔ میں نے ایک پولیس والے کو بلوایا۔ جب وہ آیا اور اُس کو دیکھا تو اس نے یک دم ''تم نیچ ٹھگ'' کہہ کر اسے پکارا اور اسے ایک ایسی ضرب لگائی کہ اس کی ٹوپی اڑ گئی، جس کے بعد اس نے اسے ایک پارسل کی طرح پکڑ کر اٹھایا اور ہلایا۔ اور پتہ ہے کون، متحیر اور ناامید نظروں سے سیدھا مجھے گھور رہا تھا؟......وہ منگول نسل کا فرد تھا۔ آپ میرے خوف کا تصور کرسکتے ہیں۔ وہ لڑکھڑاتے ہوئے چلا گیا اور میں نے اس کے پیچھے کچھ پیسے بھجوا دیے جو کہ اس نے لینے سے انکار کر دیا۔ اس نے ماریان سے کہا: ''نہیں پلیز۔ مجھے پیسوں کی ضرورت نہیں''۔ اور اُسے ایک پتھر پر رکھ دیا، پھر پولیس والے سے زور سے کہا ''یہ تمہاری توجہ کے لیے ہے''۔...... ہے نا غمگین؟

جینی مارکس کا خط فولڈا میں موجود برٹا مارخیم کے نام

لندن

6جولائی،1863

مائی ڈیئر مسز مارخیم!

ہفتے کے دن، اسی وقت جب ہم میز پر بیٹھنے والے تھے، مجھے ایک غیر مانوس ہاتھ سے لکھا ہوا ایک خط ملا۔ چونکہ میں مسرور خطوط کی بہ نسبت ناموزوں خطوط زیادہ تعداد میں وصول کرنے کی عادی ہو چکی تھی، اس لیے میں نے اس دوپہر کے کھانے والے عجیب مہمان کو ایک طرف رکھنے کا فیصلہ کرلیا۔ مگر بچوں نے کہا، ''اسے کھولو، ہوسکتا ہے اس میں کوئی اچھی بات ہو''۔ اور میں کتنی مسرت سے حیران ہوئی، کس قدر ممنون ہوئی جب میں نے دیکھا کہ یہ تو آپ کی موجودگی اور آپ کی محبت کا ایک بالواسطہ ٹوکن تھا، اور یہ کہ آپ دوبارہ میرے بارے میں محبت، وفاداری اور ہمدردی کے ساتھ سوچنے لگی ہیں، اور یہ سب کچھ میری طرف سے کسی یاددہانی کے بغیر۔

مجھے یقین ہے کہ یہ جان کر آپ ایک طرح سے مطمئن ہوں گی کہ آپ کی متوقع امداد نے ہماری مدد کی (بلکہ ممکن بنایا) کہ ننھی جینی کو سمندر کنارے تفریحی مقام پر بھیج دیں، ایک ایسا کورس جو ڈاکٹر کے خیال میں، افسوس، کہ ایک غمگین ضرورت بن گئی ہے۔ بے چاری بچی ایک بار

پھر ایک بدترین کھانسی میں مبتلا ہو گئی، دوائیاں اور موسمِ گرما کی گرمی، دونوں بے اثر ہو گئے، مگر مجھے یقین ہے کہ سمندری ہوا اور نہانے سے یہ ختم ہو جائے گی۔

بقیہ دو، بہت مزے میں ہیں اور ٹھیک ہیں۔ لارا، اب اپنے ابا کے ساتھ برٹش میوزیم کے بہت سے چکروں میں اس کا ساتھ دیتی ہے جس کے لیے اب اسے ایک ٹکٹ دیا گیا ہے۔ چھوٹی والی (ایلینار) ابھی ابھی سپیلنگ مرحلے سے نکل کر ''رکاوٹوں کے ساتھ پڑھنے'' میں داخل ہو چکی ہے۔ گرِم کی پریوں کی کہانیاں اس کے لئے عظیم مسرت کا باعث ہیں اور سنو وہائٹ، سلیپنگ بیوٹی، کنگ تھرش بیرڈ اور برادر میری اب اس کے بچگانہ تصورات کے ہیرو ہیں۔

میرے پیارے کارل کو اس موسم بہار میں جگر کی بہت تکلیف ہو گئی۔ البتہ، تمام رکاوٹوں کے باوجود اس کی کتاب (کیپٹل) تکمیل کی طرف بڑے بڑے ڈگ بھر رہی ہے۔ اگر وہ اپنے شروع کے منصوبے کے مطابق 20یا30 ورقعوں تک محدود رہتی تو یہ پہلے ہی ختم ہو سکتی تھی۔ مگر چونکہ جرمن لوگ ''فربہ'' کتابوں پر یقین رکھتے ہیں...... کارل نے بہت زیادہ تاریخی مواد ڈال دیا ہے، اور لگتا ہے یہ بڑے حجم کے بطور جرمن سرزمین پر ایک بم کی طرح گر جائے گی۔ (اور یہ ''پروشیائی'' ہونے کے اعزاز کے بطور۔ کیا پروشیا کی طرف سے پیش کردہ تماشا سے زیادہ کوئی چیز قابلِ ترس ہو سکتی ہے؟)۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ ان میں سے کونسا والا زیادہ شرمناک ہے: بادشاہ، وزرا، یا غلامانہ ذہنیت والے عوام اور سب سے بڑھ کر بزدل چاپلوس اور خاموش پریس! ۔ دل ساری سیاست سے نفرت میں منہ موڑنے پہ اکساتا ہے۔ اور بلاشبہ میری خواہش ہے کہ ہم منظر کا بالکل ''شائقین'' کے بطور مشاہدہ کرتے، مگر بدقسمتی سے ہمارے لیے یہ ہمیشہ ایک اہم معاملہ رہے گا۔

کارل، ستمبر میں جرمنی جانے کی امید کرتا ہے۔ شاید پھر ہم ڈاکٹر کو بھی دیکھیں گے، اور تمہارے قرب وجوار میں بھی ہوں گے۔ مہربانی کر کے اپنی خیر خیریت کے بارے میں بہت دیر سے پہلے، باخبر کردو۔

ہم سب کی طرف سے دلی سلام اور نیک تمنائیں اور بالخصوص ازطرف

آپ کی ....جینی مارکس

جینی مارکس کا فولڈا میں موجود برٹا مارخیم کے نام خط

ہیمپسٹیڈ

12 اکتوبر، 1863

مائی ڈیئر مسز مارخیم!

مورخہ لکھتے ہوئے، اب مجھے بہت خوف و ہراس کے ساتھ احساس ہوا کہ میں نے آپ کے آخری مہربان خط کا جواب دیے بغیر ایک ماہ سے زائد وقت گزرنے دیا۔ میں نے یہ خط اُس وقت وصول کیا تھا جب ہم ابھی ابھی ہاسٹنگز سے گھر پہنچے تھے، اور بہت سی حقیر اور دنیاوی وجوہات کی بنا پر میں فوری جواب نہ دے سکی ۔ آپ جانتی ہیں کہ خط و کتابت میں اس بات سے زیادہ خطرناک کوئی بات نہیں ہوتی کہ دل کی اولین تحریک کو محسوس کرنے اور یک دم اپنے قلم کو ایک ہلکی چال پہ چلانے اور نب پر سیاہی لگانے کے بجائے، اسے مؤخر کیا جائے ۔ میں آج صرف اپنی وکالت نہیں کر رہی، میں اپنے آقا اور مالک کا ایک لفظ بھی شامل کر رہی ہوں جس کی اس سلسلے میں گناہوں کی فہرست نسبتاً زیادہ کالی ہے، جس کے ساتھ اُس کے ملامت ضمیر کی سرزنش کی جائے۔ اس نے بلاشبہ ڈاکٹر کوگلمین کا خط وصول کیا ہے۔ اور میرے پاس یہ کہنے کے علاوہ، اُس کا جواب لکھنے میں ناکامی کا کوئی بہانہ نہیں ہے کہ، عمومی طور پر، وہ دنیا کے بدترین خط و کتابت کرنے والوں

میں سے ایک ہے اور وہ اپنے قدیم ترین اور بہترین دوستوں کو مہینوں بلکہ سالوں تک انتظار کرواتا ہے ۔ اگر اب وہ ڈاکٹر کوگلمین کے ساتھ وہی سلوک کرتا ہے جو وہ اپنے قدیم ترین اور بہترین دوستوں کے ساتھ کرتا ہے، تو ڈاکٹر کوگلمین کو اس طرح کی سستی کو برداشت کرنے کے لیے بہت اچھا بننا ہوگا۔ اور مائی ڈیئر مسز مارخیم! مجھے یقین ہے کہ آپ اُس کی طرف سے ایک اچھا لفظ ڈال دیں گی ۔ اگر وہ اسے بہت جلد خط نہ لکھے تو میرا خیال ہے اس لیے ہوگا کہ وہ اُسے جلد شخصی طور پر دیکھنے کی امید رکھتا ہے، بالکل جیسا کہ اس کا ارادہ فرینکفرٹ جانے اور آپ سے ملاقات کرنے کا ہے۔ اس لیے کہ ہمیں حال ہی میں معلوم ہوا ہے کہ کارل کی ایک معمر پھوپھی (اس کے مرحوم والد کی واحد بہن) فرینکفرٹ میں رہ رہی ہے۔ وہ اُسے بہت بہت برسوں کے بعد دیکھ کر بہت خوش ہوگی۔

ہیسٹنگز ایک مسرت آمیز اور خوب صورت مقام ہے، جہاں ہم نے اپنا وقت یا تو سمندر کے کنارے گزارا، یا سمندر پہ یا اُس کے اندر۔ اس نے ہم سب پہ زبردست اثر ڈالا، خصوصاً ہماری بیمار ننھی جینی پر، جس کے گال دوبارہ بھر بھی گئے اور سرخی مائل بھی ہو گئے ۔

اس کی کھانسی مکمل طور پر گئی تو نہیں مگر یہ کبھی کبھار دوبارہ آجاتی ہے اور وہ بھی ایک بہت ہی نرم صورت میں۔ اس کی بھوک بھی واپس آئی ہے ۔ بلاٹل گئی، بلاٹل گئی۔ اور میں صرف یہی امید کر سکتی ہوں کہ ہم پچھلے موسمِ سرما کی بہ نسبت ایک کم مصیبت زدہ موسمِ سرما گزاریں ۔

ہم اپنے مادرِ وطن کے واقعات کو غور سے دیکھ رہے ہیں، مگر دنیا میں بہترین ارادے کے ساتھ۔ میں آپ کی رائے سے متفق نہیں ہو سکتی، نہ ہی جوشیلی امیدوں پر اپنی رائے دے سکتی ہوں۔ شاید ماضی قریب کی طویل پریشانی اور ہولناک تجربات نے میرے دماغ کو گدلا کر دیا ہے اور میری بصارت کو اس حد تک دھندلا دیا ہے کہ میں ہر چیز کو سیاہ رنگوں میں دیکھتی ہوں۔ اور چیزوں کو سیاہی مائل پینٹ کرتی ہوں۔

مجھے امید ہے کہ میں جلد دوبارہ آپ سے آپ کی خیر خیریت وصول کروں گی۔ آپ کو اور آپ کے خاندان کو اپنے گرم جوش سلام بھیجنے کے ساتھ ہی میں آج آپ کو الوداع کرتی ہوں۔

ہمیشہ آپ کی ....جینی مارکس

جینی کا خط مانچسٹر میں موجود فریڈرک اینگلز کے نام

لندن

نومبر 1863 کی شروعات

9 گرافٹن ٹیریس

ڈیئر مسٹر اینگلز!

مور آپ کو ''مقدس ترین داؤ دبے'' کا ''فری پریس'' بھیج رہا ہے۔ یہ آپ کو بہت محظوظ کرے گا۔ افسوس، کارل خود لکھ نہیں سکتا۔ پچھلے ہفتے سے وہ بہت بیمار رہا اور صوفہ کا ہو کر رہ گیا ہے۔ دو پھوڑے اس کے گال اور پشت پر نکلے۔ گال والا تو گھریلو ٹوٹکوں سے ٹھیک ہو گیا ہے۔ دوسرے نے جو اُس کی پشت پر ہے، اس طرح کی وسعت لے لی اور اس قدر سوزش میں ہے کہ بے چارہ مور خوف ناک ترین درد برداشت کر رہا ہے۔ اور نہ دن کو آرام ہے نہ رات کو۔ آپ بھی تصور کر سکتے ہیں کہ یہ معاملہ اسے کس طرح افسردہ کرتا ہے۔ لگتا ہے جیسے یہ بدبخت کتاب (کیپٹل) کبھی بھی ختم نہیں ہو گی۔ یہ ہم سب کے لیے ایک ڈراؤنے خواب کی طرح ہے۔ کاش اگر دیو پیکر دریائی عفریت کی مہم کا آغاز ہو جاتا۔

ہم سب کی طرف سے گرم جوش سلام

آپ کی.................جینی مارکس

جینی کا خط مانچسٹر میں موجود فریڈرک اینگلز کے نام

لندن

تقریباً 24 نومبر، 1863

مائی ڈیئر مسٹر اینگلز!

آپ کی طرف سے خیر خبر ملے ہوئے اتنا عرصہ گزرا کہ کارل آپ کی عافیت معلوم کرنے کی شدید خواہش رکھتا ہے۔ ایک ہفتے سے اب وہ لگتا ہے خطرے سے باہر ہے۔ اچھے تیز وائن اور بہت خوراک نے اسے درد اور بہت پیپ بہنے کے باعث کمزوری کے اثر کو برداشت کرنے کے قابل کر دیا ہے۔ بدقسمتی سے وہ بالکل سو نہیں سکتا اور ابھی تک اس کی راتیں بہت خراب ہیں۔ ڈاکٹر شفایابی کی رفتار سے بہت مطمئن ہے۔ اسے امید ہے کہ پیپ 4 سے 6 دن میں بند ہو جائے گی۔ وہ اب کبھی کبھار اٹھ جاتا ہے۔ آج اُسے بیماری والے کمرے سے بیٹھک تک لایا گیا۔

وہ آپ کو اس خط کے ساتھ ''ورکرز سوسائٹی کا سرکلر اور ''چیئر'' کی طرف سے ایک خط بھیج رہا ہے (یہ چھوٹی چیز اس شخص کا دل بہلائے گی'' جو پندرہ سال سے مزدور طبقے کے لیے لڑا، اور مصیبتیں برداشت کیں'' (لاسال کی تقریر سے اقتباس)۔ (لگتا ہے کہ اُس کا مطلب ہے کہ سرخ بالوں والے حسن) سوفی وان ہرٹنر فیلٹ، کے ساتھ شیمپین پینا' ایسے طریقوں سے بھی جو پولیس کے

لئے قابل قبول تھے اور ایسے طریقوں سے بھی جو پولیس کے لیے نا قابلِ قبول تھے۔ جلدی لکھیے۔

ہم سب کی طرف سے گرم جوش سلام

آپ کی

جینی مارکس

جینی کا خط برلن میں موجود ویلہلم لیبخت کے نام

لندن

تقریباً 24 نومبر، 1863

مائی ڈیئر مسٹر لیبخت!

جب میں نے آخری بار آپ کی پیاری بیگم کو خط لکھا تو مجھے فوراً بعد کے دنوں میں آنے والے وحشت ناک دنوں کا معمولی سا اندازہ تھا۔ تین ہفتوں تک میرا محبوب کارل بہت سخت بیمار رہا، اس لیے کہ وہ ایک خطرناک ترین اور دردآور ترین بیماری میں مبتلا تھا۔ یعنی پشت پر ایک پھوڑا۔ مجھے ان چند سطروں میں اضافے کی ضرورت نہیں۔ نہ ہی، اگر میں چاہوں بھی تو، اس ساری تفصیل کو بیان کر سکتی ہوں، جن میں ہم سب ان ہفتوں میں گزر چکے ہیں۔ اس لیے میں زیادہ نہ کہوں گی، اور اپنے محبوب شوہر کی طرف سے (جو ابھی تندرستی کی جانب گامزن ہے) آپ کو منسلکہ سرکلر بھیج رہی ہوں جو کہ ''ورکرز سوسائٹی'' (جنرل ایسوسی ایشن آف جرمن ورکرز) نے جاری کیا ہے۔ پولینڈ کے معاملات سے منسلک دلچسپی سے ہٹ کر، میرا خیال ہے کہ یہ دنیا کو اس لیے بھیجا گیا تا کہ کچھ اشخاص (لاسال) کی طرف سے ''پولیس نواز تحریک'' پہ ایک روک لگا دی جائے۔ ''چیئر'' نے آبادیوں میں تقسیم کرنے کے لیے 50 کاپیاں مانگیں''۔ کارل اسے آپ کو بھیج رہا ہے۔

اب چونکہ میں نے اپنا فریضہ ادا کر دیا تو مجھے بتانے دیں کہ کس طرح ہمارے خاندان کی مصیبتیں شروع ہوئیں۔ کارل پہلے ہی، مہینوں بیمار رہا، کام کرنے میں شدید ترین مشکل محسوس کی، اور کچھ تسکین پانے کی خاطر، عام حالات سے دوگنی تمبا کونوشی کرتا رہا، اور مختلف قسم (نیلے اور قاطعِ صفرا وغیرہ) کی گولیاں کھاتا رہا۔ تقریباً چار ہفتے گزرے کہ اس کے گال پہ ایک چھالا نکلا، گو کہ وہ بہت زیادہ دردناک تھا، ہم نے اسے گھریلو ٹوٹکوں سے ٹھیک کر لیا۔ اس سے قبل کہ وہ مکمل طور پر ختم ہو جاتا، اسی طرح کا ایک دانہ پشت پر نکلا۔ گو کہ یہ بے انتہا دردناک تھا اور سوجن روزانہ بدتر ہوتی گئی، ہم یہ اعتبار کرنے میں احمق نکلے کہ ہم مرہم وغیرہ سے اس سے نجات حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ نیز جرمن خیالات کی مطابقت میں، میرے بیچارے کارل نے خود کو خوراک سے محروم رکھا، حتیٰ کہ جو کی شراب پہ ایک کوارٹ پہ 4d خرچ آتا ہے، اور لیموں شربت پہ گزارہ کرتا رہا ہے۔ بالآخر جب سوجھن میرے مُکے جتنی بڑی ہو گئی اور اس کی ساری پشت کریہہ منظر ہوئی تو میں ایلن کے پاس گئی۔ میں اس شخص کی رنگت کبھی نہیں بھول سکتی، جب اس نے پشت دیکھی۔ اس نے مجھے اور ننھی ٹسی کو کمرے سے باہر نکال دیا، اور لنچن کو کارل کو پکڑنا تھا، جب کہ اس نے ایک گہرا، بہت گہرا چیرا لگایا۔ ایک بڑا زخم جس سے خون تیزی سے نکلنے لگا۔ کارل خاموش اور مضبوط رہا اور بالکل نہ جھجکا۔ پھر گرم مرہم کا دور، جو ہم اب دن رات لگاتے رہے ہیں۔ پچھلے چودہ دنوں سے ہر دو گھنٹہ بعد۔ بہ یک وقت عمومی سے چار گناہ زیادہ خوراک۔ مقصد یہ تھا کہ اس کی توانائی بحال کی جائے جو اس نے ضائع کی تا کہ وہ خوف ناک درد اور پیپ کے بھاری اخراج کے کمزور کرنے کے اثر کو برداشت کر سکے۔ ہم نے پچھلا پندرھواڑہ اسی طرح گزارا۔ لنچن بھی پریشانی اور تھکاوٹ سے بیمار پڑ گئی، مگر آج وہ پھر سے کچھ بہتر ہو گئی ہے۔ خود میں نے کہاں سے توانائی لی، میں بتا نہیں سکتی۔ میں پہلی چند راتوں میں اکیلی اس کے ساتھ بیٹھی رہی، پھر ایک ہفتے تک میں نے لنچن سے باری باری کر لی اور اب میں اس کے کمرے کے فرش پر سوتی ہوں تا کہ ہر وقت موجود رہوں۔

اب جب کہ وہ تندرست ہو رہا ہے تو آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ میں کس طرح محسوس کرتی ہوں۔

وہ آپ دونوں کو اپنے دلی سلام بھیجتا ہے، میری بیچاری بچیاں بھی۔ براہِ کرم لکھیے، آپ

دونوں، جتنی جلدی ممکن ہو۔ وہ خطوط وصول کر کے بہت خوش ہوتا ہے۔ براہِ کرم اس قدر بے ربط لکھنے پر مجھے معاف کر دیں۔

آپ کی پرانی دوست

جینی مارکس

جینی کا بریسلاؤ میں موجود کارل ایلسنر کے نام خط

لندن

وسط جون 1864

1-موڈ نیا ولاز، میٹلینڈ پارک، ہیورسٹاک ہل

ڈیئر سر!

ہم سمجھ رہے ہیں کہ آپ ہی ہمارے مرحوم پیارے دوست ڈبلیو وولف کے تعزیتی مضمون کے مصنف ہیں، جو کہ ''بریسلائور زی تنگ ''میں شائع ہوا۔ میرا خاوند اس کی ایک مفصل سوانح لکھنے کے لیے بے چین ہے، مگر اُس کے پاس ہمارے دوست کی شروعات والی زندگی کے بارے میں بالکل بھی مواد نہیں ہے۔ آپ میرے خاوند کی ایک بڑی خدمت کریں گے اگر جتنی ممکن ہو تفصیل یا جو کچھ بھی آپ وولف کے بارے میں جانتے ہیں بھجوا دیں، بالخصوص اس کے بچپن اور اس کی زندگی کے اوائل کے بارے میں۔ ہم 1845 سے اس کے ساتھ قریب ترین تعلقات میں رہے۔ اس لیے ہمیں اس کی شروع والی زندگی کے بارے میں دلچسپی ہے۔ میرا خاوند جو کہ ابھی ابھی بہت سخت اور بہت ناگوار بیماری سے صحت مند ہو گیا ہے، نے آپ جناب سے کہنے کی ہدایت کی ہے، کہ آپ مرحوم کے ایک پرانے اور بااعتماد دوست کے بطور، ہم پہ یہ مہربانی کریں۔ مجھے

امید ہے کہ آپ ہمارے پیارے پیارے وولف کے بارے میں جو بھی یاد آ جائے جلد از جلد بھجوا دیں گے۔

میری اور میرے خاوند کی طرف سے دلی خلوص۔

آپ کی

جینی مارکس

نی وان ویسٹفالن

جینی کا خط جان فلپ بیکر کے نام

جنوری 1866 (1)

جہاں تک دھرم کا تعلق ہے، پرانے دقیانوسی انگلینڈ میں ایک اہم تحریک فروغ پا رہی ہے۔ ہکسلے (ڈارون کے مکتبہ والے) کی سربراہی میں لایل، باؤرنگ، کارپنٹر وغیرہ جیسے سائنس کے چوٹی کے لوگ سینٹ مارٹل ہال میں لوگوں کے لئے بہت روشن خیال، بہت بے باک، اور آزاد فکر والے لیکچر دیتے ہیں۔ اتوار کی شاموں کو، بالکل اُسی وقت جب بڑے آقا کی چراگاہوں کو ایک زیارت کا سفر کر رہے ہوتے ہیں، ہال کھچا کھچ بھر جاتا ہے اور لوگوں کی گرم جوشی اس قدر ہے کہ اولین اتوار کی شام کو، جب میں اپنے خاندان کے ساتھ وہاں گئی، 2000 سے زیادہ لوگ اس کمرے میں جا نہیں پا رہے تھے، جو کہ کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ پادریوں نے تین بار یہ خوف ناک چیز کرنے دی .... کل شام البتہ، اجتماع کو اطلاع دی گئی کہ اب مزید لیکچرز اس وقت تک نہیں ہو سکتے جب تک کہ عوام کے لیے اتوار شاموں کے خلاف روحانی پادریوں کی طرف سے کیے ہوئے مقدمے کی شنوائی ہوتی ہے۔ اجتماع نے پرزور طریقے سے اپنا غیض وغضب ظاہر کیا اور کیس لڑنے کے لیے سو سے زیادہ پاؤنڈ جمع ہو گئے۔ پادریوں نے مداخلت کر کے کتنی احمقانہ حرکت کی ہے۔ اس پرہیزگار غول کی ناراضگی میں شامیں موسیقی پر اختتام پذیر ہوتی تھیں۔ ہینڈل، موزارٹ' بیتھوون، منڈلسون اور گونوڈ سے اجتماعی طور پر گانے گائے گئے اور انگریزوں کی طرف سے گرم جوشی

سے اُن کا خیر مقدم کیا گیا، جنھیں کہ اب تک صرف ''یسوع، یسوع حلیم اور نرم'' چیخنے دیا گیا تھا یا جنھیں اتواروں کو خود کو شراب کے محلات میں لے جانے پہ مجبور کیا گیا۔

(اگلے دو پیراگراف ''دروور بوٹے کے ایڈیٹروں سے ہیں)

یہ واقعات انگلینڈ میں آزادانہ سوچنے والوں کی بے شمار سوسائٹیوں کے لئے ترغیب مہیا کرتے ہیں (2) جنھوں نے ابھی تک لوگوں کے سامنے آنے میں محتاط موقف اختیار کیا، تاکہ اُن کی تحقیق کو عملی استعمال میں لایا جا سکے۔

یہ زمانوں کی ایک علامت بھی ہے کہ ''فین لوگوں'' (3) کا کاز انگریز مزدور طبقے میں گہری ہم دردی جگاتا ہے، اس لیے کہ یہ ملاؤں پادریوں کی مخالفت کرتا ہے اور اس لیے کہ یہ ریپبلکن ہے۔

حواشی

1۔ جینی کا 29 جنوری 1866 کو سوئٹزرلینڈ میں ''انٹرنیشنل'' کے جرمن سیکشنوں کے لیڈر جوزف فلپ بیکر کو خط میں سوئٹزرلینڈ میں ''انٹرنیشنل ایسوسی ایشن کے ترجمان رسالے ''دروور بوٹے'' کے لیے اطلاعات تھیں جس کا وہ ایڈیٹر تھا۔ اس معاملے میں، اگلے معاملے کی طرح، یہ شاید مارکس تھا (جو اس وقت بیمار تھا) جس نے اپنی بیوی سے اس طرح کی اطلاع بھیجنے کو کہا تھا۔ اس رسالے کی مدد کرنے کی کوشش میں مارکس نے لبنخت، کوگلمین اور اپنے دوسرے دوستوں اور ساتھیوں سے اسے مواد بھیجنے کو کہا۔ یہ چیز'' دروور بوٹے ''میں چھپ گئی۔

2- یہ حوالہ 1860 کی دہائی میں انگلینڈ میں سرگرم دہریہ سوسائٹیوں کا ہے۔اس تحریک پر ایک قابل غور اثر چارلس براڈلاف اور دوسرے بورژوا ریڈیکلوں کا تھا جو ''نیشنل ریفارمر'' کے اردگرد جمع تھے اور مزدوروں میں اصلاح پسند خیالات پھیلا رہے تھے۔

3- فین یز: آئر لینڈ کے انقلابی جو خود کو قدیم آئر لینڈ کے جنگ بازوں کے اِس نام سے پکارتے تھے۔پہلی تنظیم 1850 کی دہائی میں ریاستہائے متحدہ امریکہ میں آئر لینڈ کے تارکین وطن کے اندر نمودار ہوئی اور بعد میں خود آئر لینڈ کے اندر۔خفیہ ''آئرش ریوولیوشنری برادرہڈ'' تنظیم 1860 کی دہائی میں اس نام سے جانی جاتی تھی۔اس کا مقصد مسلح بغاوت کے ذریعے آئرش ریپبلک کا قیام تھا۔

فین یز، آئر لینڈ کے کسانوں کے مفادات کی نمائندگی کرتے تھے۔ وہ زیادہ تر شہری پیٹی بورژوازی اور دانش وروں میں سے تھے۔وہ سازشی داؤ پیچ سے چمٹے ہوئے تھے۔برطانوی حکومت شدید پولیس تشدد سے فین ین تحریک کو دبانے کی کوشش کرتی تھی۔ستمبر 1865 میں اس نے تحریک کے کئی لیڈر گرفتار کر لیے جن میں پابندی لگے اخبار ''دی آئرش پیپل'' کے ایڈیٹرز تھامس کلارک لوبی، جان اولیری، اور جرمیہ اوڈونووان روزا، شامل تھے، اور انہیں لمبے عرصے کی قید کی سزائیں دی گئیں (اوڈونووان روزا کو تاحیات)۔''انٹرنیشنل'' کی سنٹرل کونسل گرفتار فین یز کے دفاع میں نکل کھڑی ہوئی۔ بالخصوص، دو جنوری 1866 میں کونسل نے فوکس کی تحریک پر ''انٹرنیشنل'' کے اخبار ''دی ورک مینز ایڈووکیٹ'' نے مسز اوڈونووان روزا اور مسز کلارک لوبی کی آئرش سیاسی قیدیوں کے لیے فنڈ اکٹھا کرنے کی اُس اپیل کو دوبارہ چھاپنے کا فیصلہ کیا جو کہ آئرش اخباروں میں چھپ چکی تھی۔

جینی مارکس کا خط سگفرڈ میئر کے نام

لندن

فروری 1866 کا اوائل

1- موڈینا ولاز، میٹلینڈ پارک

ڈیئر سر!

پچھلے ہفتے سے میرا خاوند اپنی سابقہ خطرناک اور دردناک شکایت کے ساتھ پڑا ہوا ہے۔ یہ تازہ آفت اُس کے لیے بہت زیادہ بے چین کرنے والی ہے۔اس لیے کہ یہ، اس کی کتاب (کیپٹل) کی نقل بنانے میں مزید مداخلت کرتی ہے، جسے اس نے ابھی ابھی شروع کیا تھا۔اسے بہت افسوس ہے کہ آپ کو اُس کا طویل خط موصول نہ ہوا، اس لیے کہ وہ اس موقع پر لکھنے کے قابل نہیں۔اسے یہ خوف بھی ہے کہ خط پکڑا گیا ہوگا، اس لیے کہ بصورتِ دیگر اسے بہت عرصہ قبل واپس کیا گیا ہوتا۔ پتہ بالکل ٹھیک تھا اور اسے خود میں نے دوسرے کئی خطوط اور اخبارات کے ساتھ ڈاک میں ڈال دیا تھا، وہ سب کے سب پہنچ گئے۔''مینی فیسٹو'' سے متعلق، ایک تاریخی مسودہ ہونے پہ، اس کی خواہش ہے کہ اسے اصل صورت میں چھاپ دیا جائے؛ چھپائی کی غلطیاں اس قدر ظاہر ہیں کہ کوئی بھی انھیں درست کرسکتا ہے۔وہ جتنی جلد ممکن ہوا آپ کو ''انٹرنیشنل ایڈریس'' بھیج دے گا۔

بہ یک وقت وہ مزید خط وکتابت کے لیے آپ سے آپ کا پتہ پوچھ رہا ہے، جب آپ برلن چھوڑ دیں گے تو۔اور کیا مسٹر ووگٹ اپنا دوسرا پتہ نہیں دے سکتا، اس لیے کہ ہم اس کے موجودہ پتہ کو محفوظ خیال نہیں کرتے۔جب آپ خط کا جواب دیں تو براہِ کرم اِس پر جناب ''اے ویلیمز، وغیرہ''، لکھیں۔

میرا خاوند آپ کو گرم جوش ترین سلام بھیجتا ہے۔

آپ کی
جینی مارکس

جینی کا خط ہینوور میں موجود لڈوگ کوگلمین کے نام

لندن

26 فروری، 1866

1- موڈینا ولاز میٹلینڈ پارک

ڈیئر سر!

چار ہفتوں سے میرا خاوند پھر اپنی بہت ہی دردناک اور خطرناک شکایت کے ساتھ پڑا رہا، اور بلاشبہ مجھے بہ مشکل آپ کو بتانے کی ضرورت ہے کہ اِن وقتوں میں ہم کن بڑی اور خوف ناک پریشانیوں میں مبتلا رہے ہیں۔ٹھیک جنوری کے اوائل میں اس نے اپنی پوری کتاب (کیپٹل) کو پرنٹنگ کے لیے تیار کرنا شروع کیا تھا، اور وہ نقول بنانے میں زبردست تیز رفتار پراگریس کر رہا تھا، اس طرح کہ مسودہ کا بہت متاثر کن انداز میں ڈھیر لگا ہوا تھا۔کارل زبردست موڈ میں تھا اور اب تک کے کام پہ بہت خوش تھا کہ اچانک اُسے ایک دانہ نکلا، جلد ہی دو اور نکل آئے۔آخری والا خصوصی طور پر برا تھا اور ڈھیٹ تھا اور مزید برآں اُس غیر مستحسن جگہ پر واقع تھا کہ اس نے اسے چلنے پھرنے یا حرکت کرنے تک سے روک دیا۔آج صبح اُس سے مزید خون رس رہا تھا۔اتنی تیزی سے کہ اسے کچھ آرام آ گیا۔دو دن ہوئے ہم نے سنکھیا کا علاج شروع کیا۔جس سے کارل کو اچھے اثر

کی توقع ہے۔ یہ اس کے لیے واقعتاً بہت خوف ناک بات ہے کہ اس کی کتاب کی تکمیل میں پھر رکاوٹ پڑے۔ رات کو اپنے ہذیان میں وہ ہمیشہ مختلف ابواب کی باتیں بڑبڑاتا ہے جو اس کے دماغ میں گھومتی رہتی ہیں۔ آج صبح میں آپ کا خط اسے بستر میں دے آئی۔ وہ بہت خوش تھا کہ آپ نے خط لکھنے کی مہربانی کی۔ اور اس نے مجھ سے اپنی طرف سے فوراً آپ کو شکریے کا خط لکھنے کا کہا۔

جینی مارکس کا خط ہینوور میں موجود لڈوگ کوگلمین کے نام

لندن

یکم اپریل، 1866

1- موڈیناولاز۔ میٹلینڈ پارک۔

ڈیئر سر!

میں فرض کر لیتی ہوں کہ کل شام دیر گئے جو رجسٹرڈ خط میں نے وصول کیا وہ آپ کی طرف سے تھا۔ بدقسمتی سے اسے میں مارگیٹ میں موجود اپنے خاوند کو کل بھیج سکوں گی۔ اس لیے کہ متقی انگلینڈ میں اتوار کو سارا رسل ورسائل بند ہو جاتا ہے۔ چونکہ اس التوا کی وجہ سے جواب میں دیر ہو جائے گی، میں آپ کو آج ہی فوری طور پر مطلع کرنا چاہتی ہوں کہ خط بحفاظت پہنچ گیا ہے۔ مگر بہ یک وقت میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی مکمل خاموشی پر آپ سے معافی چاہتی ہوں۔ میں آپ کی عظیم ہم دردی اور اثر انگیز دوستی کے لیے، بہت مقروض ہوں جب شہر سے نوجوان آدمی نے آپ کی طرف سے میرے خاوند کا حال پوچھا۔ آپ کو میرے آخری خط بھیجنے کے فوراً بعد کارل شدید بیمار ہو گیا۔ ایک تازہ پھوڑا نکلا اور وہ اس قدر ڈھیٹ اور سوزش پیدا کرنے والا تھا کہ تقریباً تین ہفتوں تک میرا خاوند بہ مشکل حرکت کر سکتا تھا اور وہ مکمل طور پر صوفے کا ہو کر رہ گیا۔ چونکہ ہم

سب کو اچھی طرح سے معلوم ہے کہ یہ شکایت کس قدر خطرناک ہے، اگر یہ کئی سالوں تک بار بار ہوتی رہے، آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ہمارے لیے شب و روز کس قدر دل شکستگی میں رہے۔

مانچسٹر میں ڈاکٹر کی ہدایت پر اس نے سنکھیا کا علاج شروع کرنے، نیز پھوڑا ٹھیک ہونے کے بعد کچھ ہفتہ سمندر کنارے رہنے کا فیصلہ کرلیا۔ وہ اب دو ہفتے سے مارگیٹ میں ہے جو ایک ساحلی صحت افزا مقام ہے جو یہاں سے کافی قریب ہے۔ اور ہمیں لگتا ہے کہ وہاں اس کی صحت کافی حد تک بحال ہوگئی ہے۔ وہ نئی توانائی کے ساتھ اگلے ہفتے واپس آ کر اپنی تصنیف (کیپٹل) کی تکمیل پر کام شروع کرے گا، جس میں اس قدر زیادہ رکاوٹیں پیدا ہوتی رہیں۔

کل اس نے مجھے اپنی تصویر بھیجی۔ اور جب کہ آپ شاید اس شخص کی ایک تاباں تصویر کی تحسین کر سکیں گے جس کے ساتھ آپ نے اس قدر دوستی دکھائی، گو کہ آپ اسے شخصی طور پر نہیں جانتے، میں وہ تصویر آپ کو اس خط کے ساتھ روانہ کر رہی ہوں۔

میری تعظیمات کے ساتھ، گو کہ ہم باہم واقف نہیں ہیں۔

آپ کی مخلص

جینی مارکس

جینی کا خط مانچسٹر میں موجود فریڈرک اینگلز کے نام

لندن،

پیر، ایک بجے۔ 24 دسمبر 1866

مائی ڈیئر مسٹر اینگلز!

سامان ابھی ابھی پہنچا ہے، اور بوتلوں کو لائن میں رکھا گیا ہے، سفید رائن شراب سب سے پہلے۔ ہم آپ کی ساری دوستی کے لیے آپ کا شکریہ کس طرح ادا کریں۔ اتوار کو پہنچنے والے دس پاؤنڈ کرسمس کے ایام کے تند و تیز ترین طوفانوں کو موڑ دیں گے اور ہمیں ایک پُر مسرت کرسمس منانے کے قابل بنائیں گے۔ وائن کا اس سال خصوصی طور پر خیر مقدم کیا گیا، اس لیے کہ گھر میں نوجوان فرانسیسی (پال لافارگ) کی موجودگی میں ہم نمود رکھنا چاہتے ہیں۔

اگر ہیمبرگ کا پبلشر کتاب (کیپٹل) کو واقعی اتنی جلد چھاپ سکے جتنی کہ وہ کہہ رہا ہے، تو یہ ہر حال میں ایسٹر تک چھپ جائے گی۔ مسودہ رکھا ہوا ہے اور اس کی نقول تیار ہیں اور اس کا اتنے اونچے ڈھیر کی صورت ہونا مسرت دیتا ہے۔ میرے دماغ سے ایک بہت بڑا بوجھ ہلکا ہو گیا ہے؛ ہمارے پاس اُس کے سوا بہت سی مشکلات اور پریشانیاں ہیں، بالخصوص جب لڑکیاں محبت میں گرفتار ہوتی ہیں اور اُن کی منگنیاں ہوتی ہیں، اور مزید برآں فرانسیسی اور میڈیکل سٹوڈنٹوں سے۔

میں ہر چیز کو دوسروں کی طرح گلاب رنگ دیکھنے کی خواہش رکھتی ہوں، مگر اپنی پریشانیوں کے ساتھ طویل برسوں نے مجھے زودحِس بنا دیا ہے، اور جب کہ ایک مسرور روح کو ہر چیز گلفام لگتی ہے، مجھے مستقبل اکثر تاریک لگتا ہے۔

ایک بار پھر سفید رائن شراب اور اس کے پورے ٹرین کے لئے ہزار بار شکریہ۔

آپ کی

جینی مارکس

جینی مارکس کا خط جنیوا میں موجود جوہان فلپ بیکر کے نام

لندن

5 اکتوبر، 1867

1- موڈیناولاز، میٹلینڈ پارک

مائی ڈیئر مسٹر بیکر!

امید ہے کہ میرا خط مل چکا ہوگا۔ آپ، پہلے خط کے فوراً بعد دوسرا خط دیکھ کر یقیناً حیران ہوں گے۔ میرے خاوند کو باکونن کا پتہ چاہیے اور مجھے پکا یقین ہے کہ آپ جنیوا میں بہ آسانی یہ پیدا کرسکیں گے، شاید بذریعہ ہرزن ۔ وہ اسے اپنی کتاب (کیپٹل) بھیجنا چاہتا ہے اور دوسرے معاملات پر اُسے لکھنا چاہتا ہے۔

ہم سب کی طرف سے گرم جوش سلام بالخصوص ازطرف

آپ کی

جینی مارکس

جینی مارکس کا خط ہینوور میں موجود لڈوگ کُوگلمین کے نام

لندن

24 دسمبر، 1867

1-موڈیناولاز۔میٹلینڈ پارک

مائی ڈیئر مسٹر کُوگلمین!

آپ اُس مسرت اور حیرت کا اندازہ نہیں کر سکتے جو کل آپ نے ہمیں بخشی۔ اور میں واقعی نہیں جانتی کہ میں آپ کی ساری دوستی اور ہمدردی کا شکریہ کس طرح ادا کروں۔ بالخصوص بوڑھے فادر زیئ اُس کو اب آپ کے تازہ ترین نظر آنے والی عزت، جواب ہمارے گھر میں ''بے بی جیزس'' کا مقام رکھتا ہے۔ اس سال پھر ہماری کرسمس تقریبات کو اس حقیقت نے ماند کر دیا کہ میرا خاوند ایک بار پھر پرانی بیماری کے ہاتھوں ناکارہ ہو گیا۔ اب دو مزید دانے نکلے، جن میں سے ایک نے جو کافی بڑا ہے اور ایک دردناک ترین جگہ پر ہے، کارل کو ایک پہلو پر لیٹنے پر مجبور کر دیا۔ مجھے امید ہے کہ ہم جلد اس بیماری سے نکلیں گے، اور اگلے خط میں آپ کا مزید کسی عارضی پرائیویٹ رازداری سے ٹکراؤ نہ ہوگا۔

کل ہم سب گھر میں تھے اور سیڑھیوں سے نیچے بیٹھے تھے جو کہ انگریز گھر میں، باورچی

خانے کا علاقہ ہوتا ہے۔ ہم کرسمس پڈنگ بنانے میں مصروف تھے۔ ہم کشمش کے بیج نکال رہے تھے (یہ بہت ناقابلِ قبول اور چپکنے والا کام ہے)۔ بادام اور سنگترہ اور لیموں کے چھلکے کوٹ رہے تھے، باریکی سے بیل کی چربی کے باریک ٹکڑے بنا رہے تھے، اور انڈوں اور آٹے کو گوندھ کر ملغوبہ سے سب سے انوکھا مرکب بنا رہے تھے۔ اس دوران اچانک دروازے پہ گھنٹی بجی۔ باہر ایک سواری رکی، پراسرار قدموں کی آوازیں اوپر نیچے جا رہی تھیں، گھر کو کھسر پھسروں اور سرسراہٹ نے بھر لیا تھا۔ آخر کار اوپر سے ایک آواز آئی: ''ایک عظیم مجسمہ آ گیا ہے''۔ اگر یہ ''آگ، آگ، گھر کو آگ لگ گئی'' ہوتا تو ''فین یز'' آئے ہیں، ہم بڑے تعجب یا کنفیوژن میں سیڑھیاں چڑھنے میں نہ جھجکتے۔ اور وہاں یہ ہماری گھورتی، مسرور آنکھوں کے سامنے اپنے سارے عظیم الشان جلال کے ساتھ کھڑا تھا، اپنی مثالی پاکیزگی میں، خود پرانا مشتری سیارہ tonans، بغیر کسی داغ کے نہ تباہ شدہ (پائے کا ایک چھوٹا سا کنارہ ذرا سا ٹوٹا ہوا ہے)۔ اسی دوران، کنفیوژن کسی قدر کم ہوئی، ہم نے پھر منسلک مہربان لفظ پڑھے جو آپ نے بورخیم کے ذریعے بھیجے۔ آپ کے لیے عمیق ترین ممنونیت کے وقفے کے بعد ہم نے یک دم بحث شروع کی کہ اس نئے ''پیارے دیوتا جو آسمان میں ہے اور زمین پر ہے'' کے لیے کون سا طاقچہ سب سے موزوں ہوگا۔ ہم نے ابھی تک اس عظیم سوال کو حل نہیں کیا اور ہم بہت سی آزمائشیں کریں گے قبل اس کے کہ وہ پُر افتخار سر اپنے اعزاز کا مقام پائے گا۔

میں کارل کی کتاب (کیپٹل) کی طرف آپ کی عظیم دلچسپی اور انتھک کوششوں کے لیے بھی آپ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ ایسا لگتا ہے کہ جرمنوں کی ترجیحی تالیاں مکمل اور حتمی خاموش ہیں۔ آپ نے سارے نوحہ کناں لوگوں کو تازہ دل دیا ہے۔

ڈیئر مسٹر کوگلمین، آپ میرا یقین کر سکتے ہیں جب میں آپ کو بتاتی ہوں کہ چند ہی کتابیں ہو سکتی ہیں جو اس سے زیادہ مشکل حالات میں لکھی گئی ہوں، اور مجھے یقین ہے کہ میں اس کی ایک خفیہ تاریخ لکھ سکوں گی جو بہت ساری، بے حد و حساب بہت ساری ناگفتہ مشکلات اور پریشانیاں اور اذیتیں بتا سکے گی۔ اگر مزدوروں کو اُن قربانیوں کا معمولی سا علم بھی ہوتا جو اس تصنیف کی تکمیل کے لیے ضروری تھیں، (جو صرف اُن کے لیے لکھی گئی) تو وہ شاید ذرا زیادہ دلچسپی

دکھاتے۔ لاسالی لگتا ہے کتاب کو ذہن نشین کرنے کو تیز رفتار ترین تھے، تاکہ وہ اس کی ناموزوں عبارتوں کا اخراج کر سکیں۔ البتہ ان سے کوئی نقصان نہ ہوگا۔

مگر آخر میں، مجھے آپ سے ایک شکایت کرنی ہے۔ آپ مجھے اس قدر رسمی طور پر کیوں مخاطب کرتے ہیں، حتیٰ کہ میرے لیے ''اعلیٰ حضرت'' کا خطاب استعمال کرتے ہیں، جب کہ میں مبارزہ میں ایک پرانی شریک ساتھی ہوں، تحریک میں اس طرح کی ایک عمر رسیدہ، ایسی ایمان دار ہم سفر اور ہم قدم؟۔ اس موسمِ گرما میں، میں آپ اور آپ کی پیاری بیگم اور فرانز چن سے ملنے کی کتنی خواہش مند ہوں جس کے بارے میرا خاوند بہت ساری عمدہ اور اچھی باتیں کرنے سے خود کو نہیں روک سکتا۔ میں گیارہ برس بعد ایک بار پھر جرمنی دیکھنے کی بہت خواہش رکھتی ہوں۔ میں پچھلے سال اکثر ناساز رہی ہوں، اور مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ زندگی کا سامنا کرنے میں میں نے اپنا ''ایمان''، اپنی جرأت کافی کھو دی ہے۔ میں نے اکثر خود کو زندہ دل رکھنے میں مشکل محسوس کی ہے۔ البتہ، میری بچیاں ایک طویل سفر پہ جا رہی تھیں (انہیں لافارگ کے والدین نے بورڈیکس میں قیام کی دعوت دی تھی) تو میرے لیے اُسی زمانے میں خود سفر پر جانا ناممکن تھا۔ اسی لیے میں اگلے سال کے لیے اشتیاق بھری امید رکھتی ہوں۔

کارل اپنے گرم ترین سلام آپ کی بیگم اور آپ کو بھیجتا ہے، جن میں بچیاں خلوص کے ساتھ اپنے سلام شامل کرتی ہیں، اور میں دور سے آپ کی طرف اور آپ کی پیاری بیوی کی طرف اپنا ہاتھ بڑھاتی ہوں۔

آپ کی
جینی مارکس
(عزت مآب نہیں)

جینی کا خط جوہان فلپ کے نام

(اقتباس)

ہم یہاں لندن میں ایک دوست کی طرف سے ایک خط کا اقتباس دے رہے ہیں۔ یہ خط دوسری باتوں کے ساتھ ساتھ لاؤسان میں ورکنگ مینز کانگریس اور جنیوا میں ''پیس کانگریس'' (1)، نیز مارکس کی تازہ ترین تصنیف کا تذکرہ کرتا ہے:

''آپ بالکل یقین نہیں کریں گے کہ لاؤسان کانگریس نے یہاں کے سارے اخبارات میں بہت زبردست ہیجان برپا کر دیا ہے۔ ایک بار جب ''دی ٹائمز'' نے روزانہ رپورٹیں (ایکاریئس سے) چھاپ کر راہ برابر کر دی تو، دوسرے اخباروں نے محنت کے موضوع پر نہ صرف چھوٹی خبریں چھاپنے کو اب اپنے وقار سے کم تر نہ سمجھا بلکہ حتیٰ کہ طویل ایڈیٹوریلز بھی لکھ ڈالے۔ کانگریس پہ تبصرے نہ صرف سارے روزناموں میں موجود تھے بلکہ ہفت روزہ رسالوں میں بھی۔ اس موقع کو، فطری طور پر ایک کثیف اور طنزیہ انداز میں لیا گیا۔ بہر حال، ہر چیز کا ایک مسرت انگریز پہلو ہوتا ہے، نیز ایک زیادہ باوقار بھی، اس لیے ہماری اچھی ''ورکنگ منز کانگریس'' اپنے باتونی فرانسیسی شخص کے ساتھ ایک استثنا کیوں ہو؟۔ ہر چیز کے باوجود، البتہ، اسے عمومی طور پر بہت

مناسب انداز میں پیش کیا گیا اور سنجیدہ لیا گیا۔ حتیٰ کہ مانچسٹر مکتب (2) کے ترجمان، ''مانچسٹر ایگزامنر'' اور خود جان برائیٹ نے اسے اہم اور عہد ساز قرار دیا۔ جب اس کا اس کے سوتیلے بھائی یعنی ''پیس کانگریس'' سے مقابلہ کیا گیا، تو فوقیت ہمیشہ بڑے بھائی کے حصے میں آئی جسے تقدیر کی دھمکی آمیز ٹریجڈی کے بطور دیکھا جاتا ہے، جبکہ دوسرے کو محض مضحکہ خیز اور مزاحیہ خاکے کے بطور۔

''اگر آپ پہلے ہی کارل مارکس کی کتاب (کیپٹل، جلد نمبر 1) حاصل کر چکے ہیں، اور اگر میری طرح ابھی تک اولین ابواب کی جدلیاتی لطافت و نزاکت پر ہی ہیں، تو میں آپ کو پہلے، سرمایہ کے ابتدائی ارتکاز اور کالونائزیشن کی جدید تھیوری پڑھنے کا مشورہ دوں گی۔ مجھے یقین ہے کہ، میری طرح، آپ بھی اس حصے سے عظیم اطمینان حاصل کریں گے۔ مارکس بلا شبہ ہاتھ میں کوئی مخصوص علاج نہیں رکھتا جس کے لیے کہ بورژوا دنیا (جو خود اب سوشلسٹ بھی کہلاتی ہے) اس قدر شدت کے ساتھ واویلا کرتی ہے۔ اس کے پاس ہمارے معاشرے کے خون رِستے اور گہرے زخم کو مندمل کرنے کے لیے کوئی گولیاں نہیں ہیں، مرہم نہیں ہیں اور پھاہے نہیں ہیں۔ مگر مجھے لگتا ہے کہ خود کو قدرتی تاریخی ابھار اور جدید سماج کی بڑھوتری پر مبنی کر کے اس نے نتائج اور اُن کا عملی استعمال دکھایا ہے، بشمول حتیٰ کہ بہادر ترین نتائج کے، اور یہ کہ اعداد و شمار اور جدلیاتی دلائل کے ذریعے حیرت زدہ فلسطی کو اگلے مسائل کی سر چکرانے والی بلندیوں تک لے جانا ایک معمولی بات نہ تھی۔

''طاقت، نئے سماج سے حاملہ ہر پرانے سماج کی دایہ ہے۔ یہ بذاتِ خود ایک معاشی قوت ہے.......... ریاستہائے متحدہ امریکہ میں بغیر کسی پیدائش کے سرٹیفکیٹ کے جو بہت بڑا سرمایہ آج نمودار ہوتا ہے وہ گذشتہ روز انگلینڈ میں، بچوں کا سرمائے میں تبدیل شدہ خون تھا..........اگر پیسہ ''ایک گال پہ پیدائشی خون کے دھبے کے ساتھ دنیا میں آتا ہے'' تو سرمایہ سر سے پیر تک ہر مسام سے خون اور گند بہاتا ہوا آتا ہے۔ یا ''سرمایہ دارانہ نجی ملکیت کی موت کی گھنٹی بجتی ہے، وغیرہ'' سے آخر تک کا سارا پیراگراف۔

مجھے کھلے عام تسلیم کر لینا چاہیے کہ مجھے اس سادہ رقت انگیزی کی کیفیت نے جکڑا تھا اور یہ کہ مجھ پر تاریخ دن کے اجالے کی طرح واضح ہو گئی''۔

حواشی

1- انٹرنیشنل ''لاؤسان کانگریس'' 2-8 ستمبر 1867 کو منعقد ہوئی۔ مارکس نے تیاریوں میں تو حصہ لیا مگر چونکہ وہ ''کیپیٹل'' کی پہلی جلد کے پروف پڑھنے میں مصروف تھا۔ وہ اس میں شرکت کے قابل نہ تھا۔ اس نے 13 اگست 1867 کو ''جنرل کونسل'' کی میٹنگ سے اپنی امیدواری واپس لے لی۔

کانگریس میں (برطانیہ، فرانس، جرمنی، بلجیم اور سوئٹزرلینڈ نامی) چھ ممالک سے 64 مندوبین شریک ہوئے۔ جنرل کونسل کی سالانہ رپورٹ کے علاوہ کانگریس نے مقامی سیکشنوں کی رپورٹیں سنیں جن سے ظاہر ہوا کہ پرولتاری عوام الناس پر انٹرنیشنل کا اثر و رسوخ بڑھ گیا اور مختلف ممالک میں اس کی تنظیموں کی بڑھتی ہوئی قوت میں اضافہ ہو رہا تھا۔ پرودھونی ذہنیت کے مندوبین بالخصوص فرانسیسیوں نے انٹرنیشنل کی سرگرمی کا رخ اور اس کے پروگرام کے اصولوں کو بدلنے کی کوشش کی۔ جنرل کونسل کے مندوبین کی کوششوں کے باوجود انہوں نے کانگریس پر اپنا ایجنڈا مسلط کیا اور جنیوا کانگریس قراردادوں کو پرودھونی روح میں بدلنا چاہا۔ وہ اپنی کئی قراردادیں منظور کرانے میں کامیاب ہوئے بالخصوص کواپریشن اور کریڈیٹ پہ، جنھیں کہ پرودھونی لوگ اصلاح کے ذریعے سماج کو بدلنے میں اہم ترین عناصر سمجھتے تھے۔

البتہ پرودھونی لوگ اپنا اہم ترین مقصد پورا کرنے میں ناکام ہوئے۔ کانگریس نے معاشی جدوجہد اور ہڑتالوں پہ جنیوا کانگریس قراردادوں کی تائید کی۔ سیاسی جدوجہد سے پرہیز کرنے کے پرودھونی ڈوگما سے امتیازی طور پر، سیاسی آزادی پر لاؤسان کانگریس کی قرارداد نے زور دیا کہ مزدوروں کی سماجی نجات سیاسی آزادی کا اٹوٹ حصہ ہے۔ اسی طرح پرودھونی لوگ انٹرنیشنل کی قیادت پر قبضہ کرنے میں ناکام ہوئے۔ کانگریس نے اپنی پچھلی بناوٹ اور ترکیب میں جنرل کونسل کو دوبارہ منتخب کیا اور لندن کو اس کا مرکز برقرار رکھا۔

1۔ ''لیگ آف پیس اینڈ فریڈم'' 1867 میں قائم کردہ ایک خاموش و پرسکون تنظیم تھی جس میں وکٹر ہیوگو، گیوسپ گیری بالڈی اور دوسرے ڈیموکریٹ فعال تھے۔ عوام الناس کے فوجی انداز مخالف جذبات بولتے ہوئے، لیگ کے لیڈروں نے جنگوں کے سماجی سرچشموں کو واضح نہیں کیا، اور اکثر فوجی انداز مخالف سرگرمی کو محض اعلانات تک محدود رکھا۔ لیگ کی افتتاحی کانگریس 9 ستمبر کو

جنیوا میں ہونا تھی اور اسے ارادتاً انٹرنیشنل کی لاؤسان کانگریس کے اختتام (2-8 ستمبر 1867) کے ساتھ ہم زمان کیا گیا۔13 اگست کی جنرل کونسل میٹنگ میں مارکس لیگ کی کانگریس میں انٹرنیشنل کی آفیشل شرکت کے خلاف بولا، اس لیے کہ اس کا مطلب اس کے بورژوا پروگرام کے ساتھ یکجہتی نکلتا۔مگر اس نے سفارش کی کہ انٹرنیشنل کی بات چیت میں ماہر ممبروں کو خود اپنی حیثیت میں کانگریس میں شرکت کرنی چاہیے تاکہ کانگریس سے انقلابی و جمہوری فیصلے کرائے جائیں۔اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے مارکس نے یہ قرارداد پیش کی، جو کہ کونسل نے منظور کی ۔ جنرل کونسل کی کاروائی رجسٹر میں یہ تقریر اور قرارداد اخبار'' دی بی ھا ئیو ''سے ایک تراشے کے بطور موجود ہیں جس نے کونسل اجلاس پہ ایک رپورٹ شائع کی تھی۔ لاؤسان کانگریس نے جنرل کونسل کی قرارداد کو نظر انداز کیا، اور پیٹی بورژوا عناصر سے متاثر ہو کر''لیگ آف پیس اینڈ فریڈم'' کی کانگریس میں حصہ لینے کا آفیشل فیصلہ کیا۔البتہ لیگ کی کانگریس (جس میں جنرل کونسل کے کئی اور انٹرنیشنل کے کچھ ممبروں نے شرکت کی) نے امن کے لیے جدوجہد کے پرولتاری اور تجریدی، خاموش و پرسکون نقطہ ہائے نظر کے درمیان بڑے اختلافات دکھائے۔لیگ سے متعلق مارکس کے داؤ پیچ کی 1868 میں انٹرنیشنل کی برسیلز کانگریس نے مکمل منظوری دی جس نے لیگ کے ساتھ آفیشل الحاق کی مخالفت کی۔ البتہ مزدور طبقے کو ساری پروگریسو ملٹری فورس مخالف قوتوں کے ساتھ مشترک جدوجہد کرنے کو کہا۔

''لیگ آف پیس اینڈ فریڈم'' کی بورژوا صُلح جو افتتاحی کانگریس اصل میں 5 ستمبر 1867 کو جنیوا میں ہونی تھی۔ لیگ کی آرگنائزنگ کمیٹی جس نے کہ بورژوا ریڈیکل اور ڈیموکریٹک راہنماؤں جان سٹورٹ مل، ریکلس برادران اور دوسروں کی مدد حاصل کی تھی ،بھی لیگ میں یورپی پرولتاریہ اور اس کی بین الاقوامی تنظیم کے نمائندوں کے کام پر تکیہ کرتے تھے۔نتیجتاً کمیٹی نے انٹرنیشنل کے سیکشنوں اور اس کے راہنماؤں (بشمول مارکس) کو کانگریس میں شرکت کرنے کی دعوت دی۔ بہ یک وقت کانگریس کے افتتاح کو 9 ستمبر تک ملتوی کرنے کا فیصلہ ہوا تاکہ انٹرنیشنل کے (2-8 ستمبر کو منعقد ہونے والی لاؤسان کانگریس) کے مندوبین کو شرکت کے قابل بنایا جائے۔

''لیگ آف پیس اینڈ فریڈم'' کی طرف ''انٹرنیشنل'' کے رویے کے بارے میں جنرل کونسل اور مقامی سیکشنوں دونوں میں بحث کی گئی۔ لیگ کی سرگرمیوں کی بلا مشروط حمایت کرنے والوں، بالخصوص برطانوی ٹریڈ یونینوں کے لیڈروں کے برخلاف مارکس نے 13 اگست 1867 کی اپنی تقریر سے، اور جو قرارداد اس نے تجویز کی تھی، اُس سے اس طرح کی بورژوا ڈیموکریٹک تحریک

سے متعلق ''انٹرنیشنل'' کی حکمتِ عملی کے اصول وضع کیے۔اِن اصولوں نے اس شرط پر جنگ کے خطرے کے خلاف ڈیموکریٹوں کے ساتھ مشترکہ جدوجہد پہ غور کیا کہ پرولتاریہ تنظیم اپنی طبقاتی آزادی برقرار رکھے گی، اور بورژوا صلح جو واہموں کے برخلاف، جنگ و امن کے مسائل پر ایک انقلابی پرولتاری رویہ اپنا لے گی۔

4 ستمبر 1867 کو اینگلز کے نام ایک خط میں مارکس نے اپنی تقریر کی طرف وسیع ریسپانس کے بارے میں لکھا۔اس نے اپنی تقریروں کے بے حد جامع ریکارڈ کی طرف بھی اشارہ کیا (کونسل میٹنگ پر 17 اگست 1867 پہ'' دی بی ھائیو اخبار ''میں شائع شدہ ایکاریس کی رپورٹ جو کہ کاروائی رجسٹر پر چسپاں کی گئی)۔اس نے کہا کہ یہ ریکارڈ اس کی تقریر کا محض تخمینہ والا تصور دیتا تھا، جو کہ آدھ گھنٹہ تک جاری رہی۔

2- مانچسٹر مکتب: سیاسی معیشت میں ایک رجحان جو صنعتی بورژوازی کے مفادات کا اظہار کرتا تھا۔یہ فری ٹریڈ اور معیشت میں ریاست کی عدم مداخلت کی طرفداری کرتا تھا۔فری ٹریڈ کا مضبوط مرکز مانچسٹر تھا جہاں اس تحریک کی قیادت دو ٹکسٹائل مینوفکچرر کوبڈن اور برائٹ کرتے تھے، جنھوں نے 1838 میں''اینٹی کارن قانون لیگ'' (مکئی مخالف قانون لیگ) قائم کیا تھا۔1840 اور 1850 کی دہائیوں میں فری ٹریڈرز ایک آزاد سیاسی گروپ تھے، جنھوں نے بعد میں لبرل پارٹی کا بایاں بازو بنایا۔

جینی مارکس کا خط جنیوا میں موجود فلپ بیکر کے نام

لندن

10 جنوری 1868 کے بعد

1- موڈینا ولاز، میٹلینڈ پارک

مائی ڈیئر مسٹر بیکر!

آپ اپنے پچھلے مہربان خط کا جلد جواب نہ دینے پر مجھ سے ناراض مت ہوں۔ بدقسمتی سے، میری خاموشی کی وجہ ایک خوشی والی نہ تھی۔ میرا خاوند اپنے پرانے، شدید اور دردناک مرض کے ہاتھوں ناکارہ ہو گیا اور اس کے ہاتھ پاؤں زنجیروں سے جکڑے گئے، جو کہ اس بیماری کے مسلسل بار بار دوبارہ آنے سے خطرناک بنتا جا رہا ہے۔ ایک بار پھر بے کاری پہ مسلسل ناکارہ ہونے سے زیادہ اُسے کوئی چیز مغموم نہیں کرتی ، بالخصوص اب جب کہ بہت سارا کام پڑا ہے ، دوسرے حصے (کیپٹل) کا مطالبہ ہو رہا ہے، اور مختصر یہ کہ، جب دنیا ایک بار پھر جلنا اور شعلہ بار ہونا شروع ہوتی ہے، گو کہ وقتی طور پر ''یونانی آگ'' سے اور نہ کہ ''سرخ مرغے'' سے (جرمنی میں کسان جنگ میں انقلابی عمل کی علامت)۔ غنڈوں اور لوفروں کی جیبوں میں نقدی ہے، اور ان کے خون میں تندرستی ہے، اور وہ لوگ جو نئی دنیا سے تعلق رکھتے ہیں، جنھوں نے اپنے جسم اور روحیں اس پر وقف

کی ہیں، بیمار ہیں (غریب ہیں اور لہٰذا بہت اور واقعتاً ہتھکڑیوں میں جکڑے ہوئے)۔ ''شیم شیم'' جس طرح کہ انگریز اپنے جلسوں میں پکارتے ہیں۔

آپ یقین نہیں کریں گے کہ میرا خاوند اکثر آپ کے بارے میں سوچتا ہے، پرخلوص وقار اور تعریف کے ساتھ۔ وہ آپ کے چھوٹے اخبار کو بالکل بہترین اور مؤثر ترین سمجھتا ہے، اور ہر وقت ہم اپنے دیسی بچوں کے سکول کے بارے میں سنتے ہیں تو وہ کہتا ہے: ''کاش جرمنوں کے پاس بوڑھے پرانے بیکر کی طرح کے زیادہ آدمی ہوتے !!''۔ بطور عارضی سیکرٹری کے، میں نے ابھی ابھی شلّی کو لکھا ہے اور اسے اُس شخص کا خط بھیجا ہے، جس نے ترجمہ کرنے کی پیشکش کی ہے۔ دیکھیے نا، مسٹر ہیس نے بھی شلّی کے توسط سے مترجم کے بطور اپنی پیشکش کی ہے اور خواہش کی ہے کہ 'فرانسیسی ڈاک' میں کچھ ابتدائی 'خط و کتابت' شروع کرے۔ مگر ہم نے ان دونوں شریف آدمیوں کی طرف سے بہت عرصے سے نہ کچھ سنا نہ دیکھا، مگر خط سے معلوم ہوتا ہے جس کا ذکر میں نے ابھی ابھی کیا ہے، کہ یہ معاملہ ایک کامیابی ہوگی۔ فلسفے میں اپنی تعلیم کی وجہ سے، اور جدلیاتی چھلانگوں اور توازنوں کے فن میں اس کی بصیرت کی وجہ سے ہیس بہت سے دوسرے مترجموں پہ قابلِ ترجیح ہے جو صرف لفظی ہوں گے مگر دوسری طرف ہمارا عارفانہ ربی ربّوتی اکثر قابل اعتماد نہیں ہے (یہودی مذہبی قوانین کے مطابق کافی حلال نہیں ہے)، اور اکثر بے پرواہ ہے، اس لئے اُس کی خاطر دوسری پیشکشوں کو مسترد کرنا غلط ہوگا۔ شلّی اب ناظم الامور ہوگا، اور دیکھے گا کہ کون صحیح شخص ہے۔

''امن کا ہلوں'' پر آپ کا پچھلا مضمون عمدہ تھا، اور خدا کی قسم بہترین تھا جو ہم نے ابھی تک دیکھے ہیں۔

''گاوَیج''، ابھی تک یہاں اپنے بے پرواہ پروپیگنڈہ پر گھوم پھر رہا ہے۔ اور بورخیم اسے سفرخرچ کے 100 فرانک دینے سے زیادہ چابک دست رہا ہے۔ اگر اسی طرح سکے، اس کی جیب میں خارش اور جل کر ایک سوراخ بنا رہے ہوں تو اسے چاہیے کہ انہیں گرنے دے اور کہیں اور جلنے دے۔ میرا خیال ہے کہ ان حواریوں کو مدد کرنے سے زیادہ بہتر اور کام ہیں۔ ایمانڈ سے مانچسٹر میں اینگلز بالکل اور طرح سے نمٹا ہے۔ آپ کی تفریح کے لیے اس کے متعلق اینگلز کے خط سے ایک

پیراگراف یہ ہے:

''مزید برآں، کل سابقہ ڈکٹیٹر گاؤیچ مجھ سے ملنے آیا، جو کہ مضحکہ خیز 'پیس لیگ' کے لیے سفر کر رہا ہے اور جس نے میری شام غارت کر دی۔ خوش قسمتی سے شارلیمر (ایک بہت اہم کیمسٹ، 'ہمارے لوگوں' میں سے ایک)، بھی موجود تھا اور اس نے اپنی زندگی کو فیڈرل ریپبلک کے اِس فاسل سے حیران کر دیا، وہ کسی ایسی چیز کو ممکن نہیں سمجھتا تھا۔ یہ احمق اُنھی جملوں کی بے احتیاط دہرائی کے ذریعے دس گنا زیادہ احمق بن گیا ہے، اور عقلِ سلیم کی دنیا سے رابطے کے سارے نقاط کھو چکا ہے۔ (اصل سوچنے کا تو ذکر نہیں)۔ سوئٹزرلینڈ اور باڈن کے علاقے کے سوا اس طرح کے لوگوں کے لیے دنیا میں کچھ اور نہیں ہے۔ اس سب کے لیے اس نے، مدد کی اس کی درخواست پر میرے پہلے جواب کے سچ سے خود کو جلد قائل کر لیا: یہ کہ جتنی دور ہم رہتے ہیں اور ہم ایک دوسرے سے کم کام رکھیں، اتنا ہی ہمارے لیے بہتر ہوگا۔ اس نے تسلیم کیا کہ ووگٹ کے معاملے میں بلائنڈ نے ایک بزدل کے بطور سلوک کیا، مگر کہا کہ وہ بہر حال ایک عمدہ شخص ہے اور آپ اور بلائنڈ میں مصالحت کرنے کی دھمکی دے دی! ۔ ووگٹ (سیاست دان نہیں ہے، بلکہ ایک عمدہ شخص ہے، سراپا ایمان دار جو دن کے وقت میں مواد پر غور کیے بغیر جلدی جلدی لکھتا تھا) اگر باہم دونوں ایک گھنٹہ اکٹھا گزارتے تو ہم دو بھائیوں کی طرح ہو جائیں گے۔ اس نے اسے ایک بوناپارٹسٹ تسلیم کیا، مگر تنخواہ دار بوناپارٹسٹ نہیں۔ جس پر میں نے جواب دیا کہ سارے بوناپارٹسٹ تنخواہ دار ہیں۔ کوئی بغیر معاوضہ کے بوناپارٹسٹ نہیں ہوتا، اور اگر وہ مجھے ایک بھی بوناپارٹسٹ بلا معاوضہ دکھا دے تو میں یہ امکان تسلیم کروں گا کہ ووگٹ کو پیسہ نہیں ملتا، وگرنہ میں نہیں مانوں گا۔ اس سے وہ بہت حیران ہوا، مگر آخر کار اس نے ایک شخص ڈھونڈ نکالا: لڈوگ بیمبرگر۔ حادثاتی طور پر، اس نے کہا کہ ووگٹ لگاتار برے حالات میں رہا ہے، اس کی بیوی برنیز اور برلینڈ سے ایک کسان لڑکی تھی، جس سے اس نے ثواب کی خاطر شادی کی تھی۔ فن کار دھوکے باز ووگٹ نے لگتا ہے اپنی حماقت کی آنکھوں پہ دھندلاہٹ کا پردہ ڈالا ہے۔ مگر جب شورلیمر اور میں نے اس کے سامنے وضاحت کی کہ ووگٹ نے کوئی بھی چیز بطور نیچرل سائنس دان پیدا نہیں کی، تو اُس کا غصہ دیکھنے والا تھا۔ کیا وہ مقبول نہیں تھا؟

کیا وہ اس کا اہل نہ تھا؟''۔

لہٰذا اینگلز، یوں گاؤیچ خالی ہاتھ چلا گیا۔ اب وہ دوسرے شہروں میں قسمت آزمائی کر رہا ہے۔ کیا آپ نے باکونن کے بارے میں کچھ سنا، یا دیکھا؟ ۔ میرے خاوند نے اسے بطور ایک پرانے ہیگلینز کے اپنی کتاب (کیپـــــٹـــل) بھیجی ہے۔ کیا اُسے یہ ملی ہے؟ آپ واقعی سارے روسیوں پر بھروسہ نہیں کر سکتے۔ اگر وہ روس میں 'واٹرچن' سے وابستہ نہیں ہوتے، تو وہ 'ہرزن کے واٹرچن' سے وابستہ ہو جاتے ہیں، جو آخر میں اسی چیز پر آ جاتا ہے۔ ایک، چھ اور دوسرا، نیم درجن۔

چیزیں یہاں اچھی نظر آتی ہیں، انگریز دہشت میں خود اپنے آپ سے دور بھاگ رہے ہیں۔ اور اگر کوئی شخص ایک کارک دھماکہ بھی سنتا ہے، تو اُسے ایک یونانی آگ تصور کرتا ہے، اور اگر جان بُل ایک معصوم فاسفورس ماچس کی تیلی دیکھتا ہے تو وہ سمجھتا ہے کہ یہ گلیسرین، نکوٹین اور خدا جانے کس کس بارود سے بھرا ہوا ہے، اور بھاگنے لگتا ہے، اور جلد ہی ہر شخص بھاگنے لگتا ہے، اور آخر میں جینوئن سپاہی جھوٹے سپاہیوں (نام نہاد خصوصیوں) کے آگے آگے بھاگ رہے ہوتے ہیں جو کہ اپنے سیسے والے ڈنڈوں سے گلیوں میں نظم و نسق برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ آئرلینڈ نے سارے سیاسی پروگرام میں سبقت حاصل کی ہے، انگریز پہلے ہی اپنے جلسوں میں آئرلینڈ کے حق میں نعرے لگا رہے ہیں، اور یہ تقریباً میٹھی آئرش شاعری سات سو سالہ ''مصیبت زدگی'' پہ ماتم کرنا قابلِ احترام بن چکا ہے (اس پر رونا)، اور یہ سب کچھ ایک فاسفورس ماچس کی ایک تیلی اور ایک رسی سے مکمل کی گئی ہے۔ شریف آدمیوں کو اُن کی مکاری سے خوفزدہ کرنا کتنا آسان ہے؟ ۔ طبعی ذریعوں کے مختصر خوف نے صدیوں کی اخلاقی دھمکیوں سے زیادہ کام کیا ہے..........

(مسودہ کا سلسلہ ٹوٹتا ہے)

****